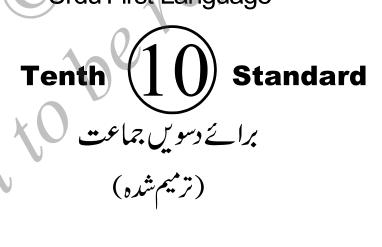


Urdu First Language



KARNATAKA TEXT BOOK SOCIETY (R)

100 Ft. Ring Road, Banashankari III Stage Bengaluru - 560 085

_		
لمساط	•	. •
, ,	, L	كصا
()** (ص
	•	•

	الميني	تصالح	
چيرمين		🛣 ۋاكىرچىلىمەفردوس، اسوىلىڭ پروفىس	
	560	صُدرشعبهٔ اردو، گورنمنٹ آ ریسی _ کالج ، بنگلورو-001	
رکن		🖈 جناب محمة ظفر اللّه شريف – اردونتي، ايم-ا بي -ايّه	
		گورنمنٹ پری یونیورٹی کالج ،ساگر - 577401	
رکن		🖈 ڈاکٹرکوژپروین،	
		نىيىش بائى سكول، درگاه رود ، كلبرگى	
رکن		🖈 حافظ ممر كفايت اللهءايم اليه	
	560 046-	قوت الاسلام ہائی سکول، بوربینک روڈ بنسن ٹاؤن، بنگلورو	
رکن		ثار المفرزان فرت محتثم ثار المفرزان فرت محتثم ثار المحتثم ا	
0,7		انجمن بری یو نیورش کالح، کستی رود ، هشکل -581320	
رکن	1	اب ک پری پیوری های، اگردونه، ک -361320 ☆ جناب شفیع الله خال، اُردونش، ایم دا کے ۔ بی ہایڈ	
	571	کرنے ہوئی ہوئیں۔ گورنمنٹ پری یو نیورٹ کالح (گرکز)، چامراج نگر -313	
تنقيح كار	3/1	ور ت پن ویدون موطف پر دفیسر 🖈 جناب افر وزاحمد، مؤطف پر دفیسر	
<i>300</i>	ے ہار جہ جباب، کر ورا ہیر، موطف پرویسر نمبر 205، چوتھامین،ساتواں کراس، بنی منٹ ہی ایک ایک میسورو-15		
مصور			
	. 0,	ایگر بیٹورکل بورڈ ایگر بیٹورکل بورڈ	
		· · · · · · · · · · · · · · · · · · ·	
ڈ اکٹر مەنورز مانی بیگ م،سابق صدرشعبەأردوبنگلورويونيور _ش ی بنگلوروپ			
ڈ اکٹر جہاں آ را بیگم، سٰابق صدر شعبه اُر دوکرنا ٹک اسٹیٹ او بن بو نیورٹی میسورو۔			
صلاح کار			
40	🖈 شری موڈ مبٹری تایا 🕏	🖈 شری ناگیندرا کمار	
	کوآ رڈینیٹر	مينيجنگ ڈائز کٹر	
نگلورو	كرنا كك ثكسك بك سوسائتي با	كرنا تك تكسيف بكب سوسائتي بثكلورو	
>	🖈 شری یا نگر ور نگا	🛣 شریمتی سی۔نا گامنی	
	رى: سىنئراسشىنە ۋائركىر	ۇيىقى ۋاىر <i>كىر</i>	
نگلورو	كرنا تكُ تُكسٹ بك سوساً مُثَى با	كرنا تك تكسث كبسوسائي بنگلورو	

Preface

The Textbook Society, Karnataka has been engaged in producing new textbooks according to the new syllabi which in turn are designed on NCF - 2005 since June 2010. Textbooks are prepared in 12 languages; seven of them serve as the media of instruction. From standard 1 to 4 there is the EVS, mathematics and 5th to 10th there are three core subjects namely mathematics, science and social science.

NCF - 2005 has a number of special features and they are:

- > connecting knowledge to life activities
- > learning to shift from rote methods
- > enriching the curriculum beyond textbooks
- > learning experiences for the construction of knowledge
- making examinations flexible and integrating them with classroom experiences
- > caring concerns within the democratic policy of the country
- > making education relevant to the present and future needs.
- > softening the subject boundaries- integrated knowledge and the joy of learning.
- > the child is the constructor of knowledge

The new books are produced based on three fundamental approaches namely.

Constructive approach, Spiral Approach and Integrated approach

The learner is encouraged to think, engage in activities, master skills and competencies. The materials presented in these books are integrated with values. The new books are not examination oriented in their nature. On the other hand they help the learner in the all round development of his/her personality, thus help him/her become a healthy member of a healthy society and a productive citizen of this great country, India.

The most important objectives of teaching language are listening, speaking,

reading, writing and reference work. These skills have been given a lot of importance in all the language textbooks. Along with the inculcation of these skills, fundamental grammar, opportunities for learners to appreciate beauty and imbibe universal life values have been integrated in language textbooks. When learners master these competencies, they would stop studying textbooks for the sake of passing examinations. In order to help learners master these competencies, a number of paired and group activities, assignments and project work have been included in the textbooks. It is expected that these activities would help learner master communicative skills. Ultimately, it is expected that students master the art of learning to learn and make use of these competencies in real life. Textbooks for students X have a special significance. As any other new textbook they help learners' master skills and competencies and at the same time there is going to be a public examination based on them.

The Textbook Society expresses grateful thanks to the chairpersons, writers, scrutinisers, artists, staff of DIETs and CTEs and the members of the Editorial Board and printers in helping the Text Book Society in producing these textbooks. A few works of some writers and poets have been included in these textbooks. The textbook society is extremely grateful to them for giving their consent for the inclusion of these pieces in the textbooks.

Prof. G S Mudambadithaya

Coordinator

Curriculum Revision and Textbook Preparation

Karnataka Textbook Society®

Bengaluru - 85

Nagendra Kumar Managing Director Karnataka Textbook Society® Bengaluru - 85

عرض ِ مدُ عا

اسباق میں پہی بارفر ہنگ کے محت طلبہ ولغت کی افا دیت سے صفی جھایا گیا ہے۔ دوجا داسباق میں الفاظ لوقعوی اعتبار سے متعلق مثق بھی دی گئی ہے۔ ادب فہمی اور انجی کی سیات میں اس سے متعلق مثق بھی دی گئی ہے۔ ادب فہمی اور انجی کی سیات میں اس سے متعلق مثق بھی دی گئی ہے۔ ادب فہمی اور انجی کی جانب توجہ دلائی گئی ہے۔ طلبہ کی تفہی صلاحیت کی جائی کے لئے اس اور ادبی ذوق کوفر وغ دینے کے لئے اس نوعیت کے سوالات ترتیب دیئے گئے ہیں۔ سوالات کا تیسرا حصہ طلبہ کی خود آ موزی کے مگل کے لئے مختف کیا گیا ہے۔ ٹلسٹ بکہ میٹی کی ہدایت کے مطابق زیادہ سانی مثقوں ، اور سرگرمیوں کو شامل کیا گیا ہے۔ 2005ء کے دری خاکے میں تخلیق مزان (Cerative Sprit) اور تعمیری طریقہ عمل کے انتخاص خیال رکھا گیا ہے۔ تعمیری طریقہ عملی مثقوں اور مملی سرگرمیوں کے علاوہ اضافی معلومات پرخصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اس لئے مثقوں میں ان نکات کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ اس کے لئے تھمی مثقوں اور مرمیوں کے علاوہ اضافی معلومات پرخصوصی توجہ دی گئی ہے۔ جہاں تک قواعد کی تدریس کا تعلق ہے عام روایتی تعارفی تو اعد کی بیا ہے۔ اس غرض سے مثقوں کے سالات کی توعید میں تبدر ملی کی گئی ہے۔ اس غرض سے مثالیس دے کر جملوں کے اقسام کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس غرض سے مشقوں کے سوالات کی توعیت میں تبدر ملی کی گئی ہے تا کہ طام متعلقہ سبق سے مثالیس دے کر جملوں کے اقسام کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس غرض سے مشقوں کے سوالات کی توعیت میں تبدر ملی کی گئی ہے تا کہ طلم متعلقہ سبق سے مثالیس دے کر جملوں کے اقسام کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس غرض سے مشقوں کے سوالات کی توعیت میں تبدر ملی کی گئی ہے تا کہ طلم کی تعلوں کے اقسام کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس غرض سے مشقوں کے سوالات کی توعیت میں تبدر ملی کی گئی ہے تا کہ طلم کے سوالات کی توعید میں تبدر ملی کی گئی ہے تا کہ طلم کی سے متاب کے سوئی سے متاب کی سے متاب

طلبہ میں سننے، بولنے، پڑھنے اور ککھنے کی بنیادی صلاحیتیں ٹانوی جماعتوں تک فروغ پاتی ہیں۔ ہائی اسکول کی سطح پر زبان وادب کی مذرایس پر توجہ دینالازمی ہے۔ زبان کی تفہیم اور ترسیل کے لئے بہتر نصاب کی مذوین کے ساتھ ساتھ موثر طریقہ تدریس بھی نہایت ضروری ہے۔ طلبہ کوحرف شناسی ، زبان دانی ، قواعد شناسی ، ادب شناسی ، آزادانہ غور وفکر ، تبادلہ خیال اور مافی الشمیر کے اظہار پر قدرت حاصل کرنے کے قابل بنانا استاد کا اولین فریضہ ہے۔ اولین فریضہ ہے۔

اساتذہ سے امید کی جاتی ہے کہ وہ تدریس کی منصوبہ بندی میں مذکورہ بالا نکات کواہمیت دیں۔طلبہ نہ صرف ہمارے مذہبی ، تہذیبی اور سما بھی مسائل کو مجھنے کے قابل بنیں، بلکہ ان میں ادبی فن پاروں سے لطف اندوز ہونے کی اہلیت بھی پیدا ہو۔

غرض نو بہارِادب(برائے دسویں جماعت) کودککش، دلچیپ، فکرانگیز اورمنفر دبنانے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے۔ ہم کرنا ٹک ٹکسٹ بکس سوسائٹی بنگلورو کے ارباب مجاز کے شکر گزار ہیں، جن کے تعاون اورمفیدمشوروں سے بیکام پایئے تنکیل کو پہنچا۔ **صدر وارا کین**

نصابی میٹی برائے دسویں جماعت، زبان اول

مجالسِ نظر افى برائے نصابی كتاب

صدرِ مجالس:

تجلسِ نظر فانی برائے ریاستی نصابی کتاب، کرنا ٹک ٹیکسٹ بک سوسائٹی (رجسٹر ڈ) بنگلورو-محبلس نظر فانی پروفیسر برگورراما چندر پا،

صدر:

چىرىين، دْ پارځمنځ آ ف پى جى اسٹلەيزاينلەر يسر چان اردو، كوئمپو يو نيورش، سهيا درى كالج، شيواموگا-203 577 پروفیسرسی۔سیڈلیل احمہ،

ڈ اکٹر سید ثناء اللہ ،

محتر مهوحيره نسرين،

جناب سليمان خمار،

جناب اخترسهيل،

محتر مهسائره با نو،

محتر مه حبيبه خانم ،

محرّمہ مہرالنساء یکم کے مکاندار،

محتر مهثمع پروین سوداگر،

اراكين:

اسوسیٹ پروفیسراینڈ چیر مین، ڈپارٹمنٹ آف اردو، سہیا دری سائنس کالج، شیواموگا-3 ایجوکیشن آفیسر، ڈائز کٹریٹ برائے اردواور دیگراقلیتی لسانی مدارس، بنگلورو۔

ايل اللي بي جي -83 جال گر، و جيئ پوره - 101 686

معاون معلم، فارو تيه بوائس ہائی اسکول، تلک گلر،ميسورو-001

ار د ومعلّمه، 'گورنمنٹ ار د و ہائی اسکول جمکھنڈی منلع باگل کوٹ ۔

معاون معلّمہ، گورنمنٹ مسلم رسیڈنشیل اسکول، سری رنگا پیٹن منطع منڈیا۔ معاون معلّمہ، گورنمنٹ اردولوئز برائمری اسکول، یم کے محلّہ، رام نگر۔ 159 562

معاون معلّمه، گورنمنٹ اردولوئر پرائمری اسکول، گاندهی پور ضلع ہاوبری-110 581

اعلى مجلس نظر ثانى

وظيفه ياب يروفيس نبر 113 سيكر 14، جيون بهيما نكر، بنگورو- 007 560

پر و فیسر، گورنمنٹ فرسٹ گریڈ کالج ، پلہنکا ، بنگلور و - 4 9 0 0 6 6

پر وفیسرنو رالدین ، پروفیسرمحمراعظم شاہد،

ميرصلاح كار:

مینجنگ ڈائرکٹر،کرنا ٹکٹیکسٹ بکسوسائی (رجسٹرڈ) بنگلورو-85 ایریٹن ٹائرکٹر کا ٹائل ٹیک کاپ کیا ہے۔

اسشنٹ ڈائز کٹر، کرنا ٹکٹیکسٹ بکسوسائٹی (رجسڑڈ) بنگلورو-85

سينئر اسشنٺ ڈائرکٹر، کرنا ٹک ٹیکسٹ بک سوسائٹی (رجٹر ڈ) بنگلورو-85

شری نرسمهیا ،

شرىمتى سى با گامنى،

پروگرام کوآر ڈینیٹر:

شری پانڈورنگا،

ಪರಿಷ್ಕರಣೆ ಕುರಿತು

ಒಂದರಿಂದ ಹತ್ತನೇ ತರಗತಿಯ ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕಗಳ ಬಗ್ಗೆ ಪ್ರಕಟಗೊಂಡ ಸಾರ್ವಜನಿಕ ಅಭಿಪ್ರಾಯಗಳನ್ನು ಗಮನಿಸಿ ಮಾನ್ಯ ಮುಖ್ಯಮಂತ್ರಿಯವರೂ ಅರ್ಥಸಚಿವರೂ ಆಗಿರುವ ಶ್ರೀ ಸಿದ್ದರಾಮಯ್ಯನವರು ತಮ್ಮ ೨೦೧೪–೧೫ ರ ಬಜೆಟ್ ನಲ್ಲಿ ತಜ್ಞರ ಸಮಿತಿಯನ್ನು ರಚಿಸುವ ಘೋಷಣೆ ಮಾಡಿದರು. ತಜ್ಞರು ಅನುಸರಿಸಬೇಕಾದ ಮೂಲ ಆಶಯವನ್ನು ಹೀಗೆ ಹೇಳಿದರು: "ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕಗಳನ್ನು ಸಾಮಾಜಿಕ ಸಾಮರಸ್ಯ, ನೈತಿಕಮೌಲ್ಯಗಳು, ವ್ಯಕ್ತಿತ್ವವಿಕಸನ, ವೈಜ್ಞಾನಿಕ ಮತ್ತು ವೈಚಾರಿಕ ಮನೋಭಾವ, ಜಾತ್ಯತೀತತೆ ಮತ್ತು ರಾಷ್ಟ್ರೀಯ ಬದ್ಧತೆಗಳಿಗೆ ಅನುವಾಗುವಂತೆ ತಜ್ಞರ ಸಮಿತಿಯನ್ನು ಪುನರ್ ರಚಿಸಲಾಗುವುದು" ಇದು ಬಜೆಟ್ ಭಾಷಣದಲ್ಲಿ ಸಾದರಪಡಿಸಿದ ಆಶಯ.

ಆನಂತರ ಶಿಕ್ಷಣ ಇಲಾಖೆಯು ಒಂದರಿಂದ ಹತ್ತನೇ ತರಗತಿಯವರೆಗಿನ ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕಗಳ ಪರಿಷ್ಕರಣೆಗಾಗಿ ೨೭ ಸಮಿತಿಗಳನ್ನು ರಚಿಸಿ ದಿನಾಂಕ: ೨೪.೧೧.೨೦೧೪ ರಂದು ಆದೇಶಹೊರಡಿಸಿತು. ಈ ಸಮಿತಿಗಳು ವಿಷಯವಾರು ಮತ್ತು ತರಗತಿವಾರು ಮಾನದಂಡಕ್ಕನುಗುಣವಾಗಿ ರಚಿತವಾದವು. ವಿವಿಧ ಪಠ್ಯವಿಷಯಗಳಿಗೆ ಸಂಬಂಧಿಸಿದ ತಜ್ಞರು, ಅಧ್ಯಾಪಕರು ಈ ಸಮಿತಿಗಳಲ್ಲಿದ್ದಾರೆ. ಈಗಾಗಲೇ ಲಿಖಿತವಾಗಿ ಬಂದಿರುವ ಅನೇಕ ಆಕ್ಷೇಪಗಳು ಮತ್ತು ವಿಶ್ಲೇಷಣೆಗಳನ್ನು ಪರಿಶೀಲಿಸಿ, ತಮ್ಪ ಒಪ್ಪುಗಳ ಬಗ್ಗೆ ನಿರ್ಣಯಿಸಿ ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕಗಳನ್ನು ಪರಿಷ್ಕರಿಸುವ ಹೊಣೆಹೊತ್ತ ಈ ಸಮಿತಿಗಳಿಗೆ 'ಅಗತ್ಯವಿದ್ದಲ್ಲಿ ಪಠ್ಯವಸ್ತುವನ್ನು ಪರಿಷ್ಕರಿಸಿ ನಂತರ ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕಗಳನ್ನು ಪರಿಷ್ಕರಿಸುವ' ಸ್ವಾತಂತ್ರ್ಯವನ್ನು ೨೪.೧೧.೨೦೧೪ರ ಆದೇಶದಲ್ಲೇ ನೀಡಲಾಗಿತ್ತು. ಆನಂತರ ೧೯.೦೯.೨೦೧೫ ರಂದು ಹೊಸ ಆದೇಶ ಹೊರಡಿಸಿ 'ಅಗತ್ಯವಿದ್ದಲ್ಲಿ ಮನರ್ ರಚಿಸುವ' ಸ್ವಾತಂತ್ರ್ಯವನ್ನು ನೀಡಲಾಯಿತು. ಹೀಗೆ ಸಮಗ್ರ ಪರಿಷ್ಕರಣೆಗೊಂಡ ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕಗಳನ್ನು ೨೦೧೬–೧೭ ರ ಬದಲು ೨೦೧೭–೧೮ನೇ ಶೈಕ್ಷಣಿಕ ವರ್ಷದಲ್ಲಿ ಜಾರಿಗೊಳಿಸಲಾಗುವುದೆಂದು ಇದೇ ಆದೇಶದಲ್ಲಿ ತಿಳಿಸಲಾಯಿತು.

ಅನೇಕ ವ್ಯಕ್ತಿಗಳೂ ಸಂಘಟನೆಗಳೂ ಸ್ವಯಂಪ್ರೇರಿತರಾಗಿ ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕಗಳ ಮಾಹಿತಿದೋಷ, ಆಶಯದೋಷಗಳನ್ನು ಪಟ್ಟಿಮಾಡಿ ಶಿಕ್ಷಣ ಸಚಿವರಿಗೆ, ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕ ಸಂಘಕ್ಕೆ ಕಳುಹಿಸಿದ್ದರು. ಅವುಗಳ ಪರಿಶೀಲನೆಮಾಡಿದ್ದಲ್ಲದೆ, ಸಮಿತಿಗಳಾಚೆಗೆ ಅನೇಕ ಸಂವಾದಗಳನ್ನು ಏರ್ಪಡಿಸಿ ವಿಚಾರ ವಿನಿಮಯ ಮಾಡಿಕೊಂಡಿದ್ದೇವೆ. ಪ್ರಾಥಮಿಕ ಮತ್ತು ಪ್ರೌಢಶಾಲಾ ಅಧ್ಯಾಪಕರ ಸಂಘಗಳ ಜೊತೆ ಚರ್ಚಿಸಿದ್ದಲ್ಲದೆ ಪ್ರಶ್ನಾವಳಿ ಸಿದ್ಧಪಡಿಸಿ ಅಧ್ಯಾಪಕರಿಗೆ ನೀಡಿ ಅಭಿಪ್ರಾಯಗಳನ್ನು ಸಂಗ್ರಹಿಸಲಾಗಿದೆ. ಅಧ್ಯಾಪಕರು, ವಿಷಯಪರಿವೀಕ್ಷಕರು ಮತ್ತು ಡಯಟ್ ಪ್ರಾಂಶುಪಾಲರ ಪ್ರತ್ಯೇಕ ಸಭೆಗಳನ್ನು ನಡೆಸಿ ವಿಶ್ಲೇಷಣಾತ್ಮಕ ಅಭಿಮತಗಳನ್ನು ಪಡೆಯಲಾಗಿದೆ. ವಿಜ್ಞಾನ, ಸಮಾಜವಿಜ್ಞಾನ, ಗಣಿತ, ಭಾಷೆ ಸಾಹಿತ್ಯಗಳಿಗೆ ಸಂಬಂಧಿಸಿದ ತಜ್ಜರಿಗೆ ಮೊದಲೇ ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕಗಳನ್ನು ಕಳುಹಿಸಿ ಆನಂತರ ಸಭೆ ನಡೆಸಿ ಚರ್ಚಿಸಲಾಗಿದೆ.

ಬಹುಮುಖ್ಯವಾದ ಇನ್ನೊಂದು ಸಂಗತಿಯನ್ನು ಇಲ್ಲಿ ಹೇಳಬೇಕು. ಕೇಂದ್ರೀಯ ಶಾಲಾ (ಎನ್.ಸಿ.ಇ.ಆರ್.ಟಿ) ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕಗಳ ಜೊತೆ ರಾಜ್ಯದ ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕಗಳನ್ನು ತೌಲನಿಕವಾಗಿ ಅಧ್ಯಯನ ಮಾಡಿ ಸಲಹೆಗಳನ್ನು ನೀಡಲು ವಿಜ್ಞಾನ, ಗಣಿತ ಮತ್ತು ಸಮಾಜವಿಜ್ಞಾನಕ್ಕೆ ಸಂಬಂಧಿಸಿದಂತೆ ತಜ್ಞರ ಮೂರು ಸಮಿತಿಗಳನ್ನು ರಚಿಸಲಾಯಿತು. ಈ ಸಮಿತಿಗಳು ನೀಡಿದ ತೌಲನಿಕ ವಿಶ್ಲೇಷಣೆ ಮತ್ತು ಸಲಹೆಗಳನ್ನು ಆಧರಿಸಿ ರಾಜ್ಯ ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕಗಳ ಗುಣಮಟ್ಟವನ್ನು ಹೆಚ್ಚಿಸಲಾಗಿದೆ. ಕೇಂದ್ರೀಯ ಶಾಲಾ ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕಗಳಿಗಿಂತ ನಮ್ಮ ರಾಜ್ಯದ ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕಗಳ ಗುಣಮಟ್ಟ ಕಡಿಮೆಯಾಗದಂತೆ ಕಾಯ್ದುಕೊಳ್ಳಲಾಗಿದೆ. ಜೊತೆಗೆ ಆಂಧ್ರ, ತಮಿಳುನಾಡು, ಮಹಾರಾಷ್ಟ್ರ ರಾಜ್ಯಗಳ ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕಗಳ ಜೊತೆ ನಮ್ಮ ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕಗಳನ್ನು ಪರಿಶೀಲಿಸಲಾಗಿದೆ.

ಇನ್ನೊಂದು ಸ್ಪಷ್ಟನೆಯನ್ನು ನೀಡಲು ಬಯಸುತ್ತೇನೆ. ನಮ್ಮ ಸಮಿತಿಗಳು ಮಾಡಿರುವುದು ಪರಿಷ್ಕರಣೆಯೇ ಹೊರತು ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕಗಳ ಸಮಗ್ರ ರಚನೆಯಲ್ಲ. ಆದ್ದರಿಂದ ಈಗಾಗಲೇ ರಚಿತವಾಗಿರುವ ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕಗಳ ಸ್ವರೂಪಕ್ಕೆ ಎಲ್ಲಿಯೂ ಧಕ್ಕೆಯುಂಟುಮಾಡಿಲ್ಲ. ಲಿಂಗತ್ವ ಸಮಾನತೆ, ಪ್ರಾದೇಶಿಕ ಪ್ರಾತಿನಿಧ್ಯ, ರಾಷ್ಟ್ರೀಯ ಸಮಗ್ರತೆ, ಸಮಾನತೆ, ಸಾಮಾಜಿಕ ಸಾಮರಸ್ಯಗಳ ಹಿನ್ನೆಲೆಯಲ್ಲಿ ಕೆಲವು ಪರಿಷ್ಕರಣೆಗಳು ನಡೆದಿವೆ. ಹೀಗೆ ಪರಿಷ್ಕರಿಸುವಾಗ ರಾಷ್ಟ್ರೀಯ ಪಠ್ಯಕ್ರಮ ಚೌಕಟ್ಟು ಮತ್ತು ರಾಜ್ಯ ಪಠ್ಯಕ್ರಮ ಚೌಕಟ್ಟುಗಳನ್ನು ಮೀರಿಲ್ಲವೆಂದು ತಿಳಿಸಬಯಸುತ್ತೇವೆ, ಜೊತೆಗೆ ನಮ್ಮ ಸಂವಿಧಾನದ ಆಶಯಗಳನ್ನು ಅನುಸರಿಸಲಾಗಿದೆ. ಸಮಿತಿಗಳು ಮಾಡಿದ ಪರಿಷ್ಕರಣೆಯನ್ನು ಮತ್ತೊಮ್ಮೆ ಪರಿಶೀಲಿಸಲು ವಿಷಯವಾರು ಉನ್ನತ ಪರಿಶೀಲನ ಸಮಿತಿಗಳನ್ನು ರಚಿಸಿ ಅಭಿಪ್ರಾಯಪಡೆದು ಅಳವಡಿಸಲಾಗಿದೆ.

ಹೀಗೆ ಕ್ರಮಬದ್ಧವಾಗಿ ನಡೆದ ಕೆಲಸಕ್ಕೆ ತಮ್ಮನ್ನು ತಾವು ಸಂಪೂರ್ಣ ತೊಡಗಿಸಿಕೊಂಡ ೨೭ ಸಮಿತಿಗಳ ಅಧ್ಯಕ್ಷರು ಮತ್ತು ಸದಸ್ಯರನ್ನು ಹಾಗೂ ಉನ್ನತ ಪರಿಶೀಲನಾ ಸಮಿತಿಯ ಸಮಸ್ತರನ್ನು ಕೃತಜ್ಞತೆಯಿಂದ ನೆನೆಯುತ್ತೇವೆ. ಅಂತೆಯೇ ಸಮಿತಿಗಳ ಕೆಲಸ ಸುಗಮವಾಗಿ ನಡೆಯುವಂತೆ ವ್ಯವಸ್ಥೆಮಾಡಲು ಕಾರ್ಯಕ್ರಮ ಅಧಿಕಾರಿಗಳಾಗಿ ನಿಷ್ಠೆಯಿಂದ ದುಡಿದ ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕ ಸಂಘದ ಎಲ್ಲಾ ಅಧಿಕಾರಿಗಳನ್ನೂ ನೆನೆಯುತ್ತೇವೆ. ಸಹಕರಿಸಿದ ಸಿಬ್ಬಂದಿಗೂ ನಮ್ಮ ವಂದನೆಗಳು. ಅಭಿಪ್ರಾಯ ನೀಡಿ ಸಹಕರಿಸಿದ ಸರ್ವ ಸಂಘಟನೆಗಳು ಮತ್ತು ತಜ್ಜರಿಗೆ ಧನ್ಯವಾದಗಳು.

(ನರಸಿಂಹಯ್ಯ) ವ್ಯವಸ್ಥಾಪಕ ನಿರ್ದೇಶಕರು ಕರ್ನಾಟಕ ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕ ಸಂಘ (ರಿ) ಬೆಂಗಳೂರು–೮೫

(ಪ್ರೊ. ಬರಗೂರು ರಾಮಚಂದ್ರಪ್ಪ)
ಸರ್ವಾಧ್ಯಕ್ಷರು
ರಾಜ್ಯ ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕ ಪರಿಷ್ಕರಣ ಸಮಿತಿ
ಕರ್ನಾಟಕ ಪಠ್ಯಮಸ್ತಕ ಸಂಘ (ರಿ)
ಬೆಂಗಳೂರು–೮೫

فهرست مضامین

				
صفحتبر	تخلیق کار	اصناف	مضامين	نمبرشار
1	ڈاکٹ <i>ر صغر</i> یٰ عالم	(نظم)	R	1
6	سيد سليمان ندوي	(خطبه)	حجة الوداع	2
15	ماهرالقادري	(نظم)	لغت	3
19	ادا جعفری	(خودنوشت سوانح سے اقتباس)	بدایوں کے شام وسحر	4
27	شوق قدوائی	(نظم)	آ در بهار	5
31	محدر فيع انصاري	(مضمون)	جواہرلال نهر وکی اُر دودو تی	6
39	جوش کیے آبادی	(نظم)	رشوت	7
44	مولانا ابوالكلام آزاد	(تقریر)	قول فيصل	8
52	حسن شوقی، غالب، اصغر گونڈ وی	غرل	غزلين(حصهالف)	9
66	فرانق گور کھیوری	(نظم)	<i>جگ</i> نو	10
70	زېره بمال	(افسانہ)	در شی	11
80	ميرانيس	(نظم)	مرثيه	12
85	ل پطرس بخاری	(مزاحیه مضمون)	سوریے جوکل آنکھ میری کھلی	13
96	سليمان خمار	(آزادظم)	سرحدول كاجال	14
99	نصابی تمینی	(معلوماتی مضمون)	زعفران	15
107	دلا ور فگار	(مزاحیه ظم)	مچھر کا الٹی میٹم	16
111	نصابی تمیٹی	(مضمون)	طوطئ هند_امیرخسرو	17
120	اقبآل، مجاز، حميدالماس، خليل مامون	غزل (نظم)	غزلیں(حصہب)	18
134	شاد عظیم آبادی ، تلوک چند محروم،	(نظم)	رباعيات	19
	بنگل اتساہی، اعجآزا حشی،			
138	نظر ثانی سمیٹی	-	سوالی پر چه کانمونه	20

سبق:1





تخلیق: لفظ''حر''مدح سے شتق ہے۔ مدح کے معنی تعریف کے ہیں۔ خدا کی تعریف میں کھی گئ ظم کو حمد کہتے ہیں۔ خدا کی تعریف میں کھی گئ ظم کو حمد کہتے ہیں۔اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات ظاہر کرنے والے اساء اور اس کی نعمتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ شاع بخشش کا طلب گار ہوتا ہے۔ حمد عموماً غزل کی ہیئت میں کھی جاتی ہے۔اکٹر شعراء اپنے مجموعہ کلام کی ابتدا حمد سے کرتے ہیں۔

ذیل کی حمد میں شاعرہ نے مخصوص ومنفر دائداز میں ربِ ذواکجلال کی حمد وثنا کی ہے۔ پہلے شعر میں خالقِ کا ئنات کی ابدیت۔ دوسر ہے شعر میں اس کی نعمتوں کا بیان، تیسر ہے شعر میں عشقِ الٰہی اور چوتھے شعر میں اللہ تعالی کے اسااور صفات کا ذکر ہے اور مقطع میں یوم دین کے مالک سے بخشش کی گذارش ہے۔

تخلیق کار: نام صغری بیگم، قلمی نام صغری عالم - 18 رجنوری 1938ء کوشلع کلبرگی کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ ابتدائی تعلیم کلبرگی میں پائی، یہیں درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے ہوئے خانگی طور پر ایم اے، نی ایڈاور نی . بچیڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔

ڈاکٹر صغری عالم ہماری ریاست کی نامور شاعرہ ہیں۔''حیطہ صدف''''ہیت الحروف'''صف ریحان' '' قوسِ قُرْح'''' حنائے غزل' ان کے شعری مجموعے ہیں۔'' کونِ میزان' تنقیدی مجموعہ ہے۔ان کے نعتیہ و حمد یہ کلام کے مجموعے محرِ اب دعااور باب جبرئیل،عشقِ اللی اور عشقِ محمدی کا ثبوت ہیں۔انھوں نے دو ہے بھی کھے۔موصوفہ کی نثری تصانیف بھی شائع ہموئی ہیں۔صغری عالم کوان کی تدریسی اوراد بی خدمات پر مختلف اعزازات سے نوازا گیا۔10 رمارچ 2010ء کوان کا انتقال ہوا۔ صدائے کن سے ابد تک شاب تیرا ہے
عیاں بھی تو ہے اور پنہاں حجاب تیرا ہے
سی بھی در سے اجالوں کی بھیک کیا مائگیں
اندھیری شب بھی تری آفتاب تیرا ہے
ضنم ترے ہیں خدا ناشناس بھی تیرے
نمازِ عشق کا ہر اک نصاب تیرا ہے
رضا تری ہے، غفورالرحیم بھی تو ہے
فضب و قہر بھی تیرا، ثواب تیرا ہے
دم وداع ہے صغری کو بخش دے یارب
تو یوم دین کا مالک، حساب تیرا ہے

فرہنگ: I (الف) الفاظ ومعانی:

(نوط:الفاظ کے معنی سے پہلے توسین میں دیئے گئے اشارات یعنی ع، ف سے عربی، فارسی اور مث سے مونث، مذسے مذکراور صف سے صفت مراد ہے۔)
صدا = (ع۔مث) گوئے، گنبد کی آواز ابد = (ع۔مذ) بیشگی، دوام عیاں = (ع۔صف) ظاہر، علانہ یہ نمودار جاب = (ع۔مذ) پردہ، اوٹ، حیا، شرم، لحاظ پنہاں = (ف۔صف) چھپاہوا، پوشیدہ یوم = (ع۔مذ) روز، دن، تاریخ ضم = (ع۔مذ) بُت، دلبر، پیارا فضب = (ع۔مذ) قهر، فضہ کن = (ع۔مذ) بُت، دلبر، پیارا فضب = (ع۔مذ) قبر، فظر محاضر) ہوجا (اللہ تعالی کو جب کا ننات کا پیدا کرنا منظور ہوا تو یہ لفظ فر مایا) صغری = (ع۔مذ) متعین شدہ درس، سرمایہ، یونجی، وہ مال جس پرز کو قدینا واجب ہے۔ نصاب = (ع۔مذ) متعین شدہ درس، سرمایہ، یونجی، وہ مال جس پرز کو قدینا واجب ہے۔

(ب) مركبات: صدائے کن = خدا کی آواز جواس نے دنیا بنانے کے لئے دی تھی ناشناس = ناواقف غفورالرحيم = خدا كے اساوصفات (معاف كرنے والا اور رحم كرنے والا) دم وداع = آخری وقت (موت کی گھڑی) II (الف) ایک جملے میں جواب لکھئے۔ الله تعالى كى س صدا عد نياؤ جود مين آئى؟ ٢) شاعره کسی اور در سے أجالا کيون نہيں مانگنا جا ہتی ہيں؟ ۳) نمازِ عشق کے نصاب کا کیامطلب ہے؟ ۲) دم وداع شاعرہ کس سے بخشش کی طلب گارہے؟ ۵) حمد کے چوتھ شعر میں اللہ کے کس نام کا ذکر ہے؟ (ب)اس حمر کا خلاصہ لکھئے۔ ر بی کاروں کا سرے۔ ااا(الف) اشعار کا مطلب لکھئے۔ ۲) صنم ترے ہیں، خدا ناشناس بھی تیرے نمانے عشق کا ہر اک نصاب تیرا ہے ک) رضا تیری ہے، غفورالرحیم بھی تو ہے غضب و قہر بھی تیرا، ثواب تیرا ہے (ب) اس حمد كوزبانى ياد كيجيئه IV (الف) موزول جواب کی نشاند ہی کیجئے۔ ٨) لفظ "حر" كس لفظ سيم شتق ہے؟ (الف) مدعا (ب) مدح (ج)مداوا (د) مراد

	تیراہے۔ شاب سے مراد	۹) ''صدائے کن سےابدتک شباب
(ج) چانداورسورج (د) جوانی	(ب) خدا كاجلوه	(الف) دين ودُنيا
		۱۰) خداناشناس کامطلب ہے۔
(ج) بے وقوف (د) معصوم	لے (ب) جاہل	(الف) ایمان نهر کھنےوا
		(۱) ''يوم دين' سے مراد ہے۔
(ج)خوشی کادن (د) ملاقات کادن	(ب) حشر کادن	(الف) وحشت كادن
		۱۲) نماز عشق کے معنی ہیں؟
(ج) نماز حاجت (د) عبادت کا حکم	(ب) عبارت کی دیوانگی	(الف) نماز سے محبت
		۱۳) عموماً شعراء مجموعه کلام کی ابتدا
(ج) حمد (د) قصیده		
	10)	(ب) اضداد لکھئے۔
اشناس x	ند x	ب ابد x عیاں
x &,		
× 0	X	•
x V	تيسر ك لفظ كاجور لكھئے۔	(ج) پہلے دولفظوں کی مناسبت سے
· · · · · · · · · · · · · · · · · · ·	کی تعریف :: م	صالله (1) نعت : حضورهایسیا
يْبان :	· ::	(2) ازل : ابد
 کن <i>پ میز</i> ان:	م پرمجموعه ::	(3) بابِ جبرئيل : نعتيه وحمد بـ
صدا :	::	(4) سدا : ہمیشہ

		()
:15)	الفاظسا	(,)
.0	• D •	(//

ذیل میں دیئے گئے گفظوں میں شامل حروف کی مدد سے تین الفاظ بنایئے۔

مثال: شاب = شب، باب، اب نماز = =

ينهان = = ينهان

= 41

نثرونظم كافرق

- ہمارا ہندوستان سارے جہاں سے اچھاہے۔
- سارے جہاں سے اچھا ہندوستال ہمارا

مذکورہ بالا پہلی مثال نثر کی ہے اور دوسری مثال نظم یعنی شاعری کی ۔ دونوں میں کیساں الفاظ ہونے کے باوجودان کی ترتیب میں کیسانیت نہیں ہے۔اس کا مطلب میہوا کہ نظم الفاظ کی مخصوص ترتیب اور موزونیت کا نام ہے جس سے شاعری میں آ ہنگ اور وزن بیدا ہوتا ہے۔

شاعری میں اوزان اوران کاعلم ہی علم عُرُ وض کہلا تا ہے۔ یعنی علم عُرُ وض وہ علم ہے جس کے ذریعے شعر کا وزن یاار کان کی تکرار معلوم کی جاتی ہے۔ار کان کی تکرار سے پیدا ہونے والے مخصوص وزن کو بحر کہتے ہیں۔

(ارکان:وہمقررہالفاظ جن سے بحربنتی ہے)

(بح:ارکان کی تکرار سے جب کوئی وزن پیدا ہوتا ہے تو اُسے بحر کہتے ہیں)

مرگرمی: اردو کے مشہور شعراء کا حمد بیکلام جمع کیجئے۔



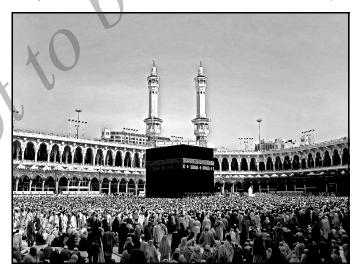
سبق:2

ججة الوداع

سيدسليمان ندوي

تخلیق: یہ ضمون سیرسلیمان ندوی کی سیرت پاک پر کھی گئی کتاب ''رحمتِ عالم'' کا حصہ ہے۔جس میں حضور کے ججۃ الوداع کا خطبہ پیش کیا گیا ہے،اس خطبہ میں معاملاتِ زندگی ،حقوق باہمی ، آ دابِ معاشرت، حسن سلوک اوررواداری کے جواصول پیش کئے گئے ہیں وہ اپنی نظیر آپ ہیں۔خطبہ کا ہر لفظ اور ہر جملہ، ساری انسانیت کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

تخلیق کار: سیرسلیمان ندوی ریاست بہار کے پٹنہ ضلع کے ایک جھوٹے سے گاؤں" دسنہ" میں 1884ء کو پیدا ہوئے۔ وہ ایک جیوٹے سے گاؤں" دسنہ" میں 1884ء کو پیدا ہوئے۔ وہ ایک جید عالم ہمؤرخ اور محقق ہونے کے علاوہ ایک بلند پایہ نقاد بھی تھے۔ علامہ شبلی کے شاگر دشے شبلی کی لکھی ہوئی تصنیف" سیرت النبی" کو پایئے تھیں تک پہنچایا۔ سیرسلیمان ندوی کا طرز تحریر سادہ اور دکش ہے، رسالہ معارف، اعظم گڈھ کے برسوں ایڈیٹر رہے۔ تقسیم ہند کے بعد پاکستان چلے گئے اور وہیں 1953ء میں انتقال کیا۔ ارض القرآن، رحمتِ عالم، حیاتِ شبلی، خطباتِ مدراس، نقوش سلیمانی اور سیرتِ عائش آپ کی یادگار تصانیف ہیں۔



ذیقعدہ 10 ھیں ہرطرف منادی ہوئی کہرسول اللہ علیہ وسلم اس سال جج کے ارادے سے مکہ معظمہ تشریف لے جائیں گے۔ بیخبر دفعتاً پورے عرب میں پھیل گئی اور سارا عرب ساتھ چلنے کے لئے اُمنڈ آیا، ویقعدہ کی 26 رہاری کی آری کے بعد مدینے سے باہر نگلے۔ دیفعدہ کی 26 رہاری کو آپ نے خسل فر مایا اور چا در تہد باندھی اور ظہر کی نماز کے بعد مدینے سے باہر نگلے۔ مدینے سے چھ میل پر دُو الحلیفہ 'کے مقام پر رات گزاری اور دوسرے دن دوبارہ خسل فر ماکر دور کعت نماز اداکی اور احرام باندھ کر تصوا' نامی اوئٹی پر سوار ہوئے۔ حضرت جابر گہتے ہیں کہ ہم نے نظر اٹھا کے دیکھا تو آگے پیچھے، دائیں بائیں جہاں تک نظر کام کرتی تھی آ دمیوں کا جنگل نظر آتا تھا۔ جب آ س حضرت صلی اللہ علیہ وہا کے فرمات تو بہی نغر ہائیں جہاں تک نظر کام کرتی تھی آدمیوں کا جنگل نظر آتا تھا۔ جب آ س حضرت صلی اللہ علیہ وہا کہ منزل آپ تو تو بہی نغر ہائیں ۔ اس طرح منزل بہمنزل آپ تو تو بہی نغر ہوئے دیکھا تو آیا تو فر مایا، اے خدا! اس گھر کو تا ور شرف دے کہ بعد کا طواف کیا ، اور مقام اہر آئیں گئر ہے ہوکر دور کعت نماز اداکی اور صفا' کی بہاڑی پر چڑھ کر فرمایا:۔

'' خدا کے سواکوئی معبود نہیں ،اس کا کوئی شریک نہیں ،اسی کی بادشاہی اور اسی کی حمد ہے۔ وہی مارتا اور چلا تا ہے۔وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ،کوئی خدانہیں گر وہی اکیلا خدا ،اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اپنے بندے کی مدد کی اورا کیلے سارے جھوں کوشکست دی''

عمرے سے فارغ ہوکرآپ نے دوسرے صحابیوں کواحرام کھول دینے کی ہدایت فرمائی۔ اسی وقت حضرت علیٰ مرتضٰی یمنی حاجیوں کے ساتھ مکہ پنچے۔ جعرات کے روز آٹھویں ذی الحجہ کوآپ نے سارے مسلمانوں کے ساتھ منی 'میں قیام فرمایا۔ دوسرے دن نویں ذی الحجہ کوشح کی نماز پڑھ کر'منی 'سے روانہ ہوئے۔ عام مسلمانوں کے ساتھ 'عرفات' آ کر گھہرے، دو پہر ڈھل گئ تو'قصوا' پرسوار ہوکر میدان میں آئے اور اسی اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے جج کا خطبہ دیا۔ آج پہلا دن تھا کہ اسلام اپنے جاہ وجلال کے ساتھ نمودار ہوا اور جاہلیت کے سارے بے ہودہ مراسم مٹادئے گئے، آئے نے فرمایا:

''ہاں! جاہلیت کے سارے دستوراور رسم ورواج میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہیں۔ جاہلیک کے سارے خون کے بدلے ختم کردیئے گئے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون رہیعہ بن ' حارث کے بیٹے کے انتقامی خون کے بدلہ لینے کاحق چھوڑتا ہوں (یعنی دشمن کومعاف کرتا ہوں) جاہلیت کے سودمٹا تا ہوں۔وہ اپنے خاندان کا یعنی عباس ؓ بن عبدالمطلب کا ہے۔'' تمام عرب میں سودی کارو بار کا ایک جال بچھا تھا جس سے عرب کے غریب مزدور اور کاشت کاریہودی
مہا جنوں اور عرب سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں بھینے تھے اور ہمیشہ کے لئے وہ ان کے غلام ہوجاتے تھے۔ آج
اس جال کا تار تارا لگ کیا جا تا ہے اور اس کے لئے بھی سب سے پہلے اپنے خاندان کا نمونہ پیش کیا جارہا ہے۔
نیز فرمایا: ''عورتوں کے معاملے میں خداسے ڈرو، تمھا راحق عورتوں پر ہے، اور عورتوں کا تم
پر ہے۔ اپنے غلاموں کے حق میں انصاف کرو۔ جوخود کھا وُ وہ ان کو کھلا وُ۔ اور جوخود پہنووہ ان
کو پہنا وُر آپس میں تمھاری جان اور تمھا را مال ایک دوسرے کے لئے قیامت تک اتنا ہی
عزب میں امن وامان نہ تھا، جان و مال کی کوئی قیت نہ تھی اس لئے امن وسلامتی کا با دشاہ ساری دنیا کوسلے کا

''ہرمسلمان دوسر ہے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں۔'' ''ہاں! کسی عربی کوکسی عجمی پر اور کسی عجمی کوکسی عربی پر کوئی بڑائی نہیں ہتم سب ایک آ دم کے بیٹے ہواور آ دم ٹی سے بنا تھا۔''

... ا - - د میں تم میں ایک چیز چھوڑ جاتا ہوں۔اگرتم نے اس کومضبوط پکڑ لیا تو پھر بھی گراہ نہ ہوگے اور وہ خدا کی کتاب ہے۔''

ر بی فرما کرآپ نے مجمع کی طرف خطاب کیا) "تم سے خدا کے ہاں ، میری نسبت یو چھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟"

ایک لاکھ زبانوں نے ایک ساتھ گواہی دی: "ہم کہیں گے کہ آپ نے خدا کا پیغام پہنچادیا اور اپنا فرض ادا کردیا۔" بین کرآپ نے آسان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین بار فرمایا: "اے خدا تو گواہ رہے"

عین اس وقت جب آپُنبوت کایہ آخری فرض ادا کررہے تھے، (قرآن کی آیت نازل ہوئی) جس کا ترجمہ یہ ہے۔ '' آج میں نے تھارے لئے تھارے دین کو پورا کردیا، اورا پی نعمت تم پر پوری کردی۔ اور تھارے لئے اسلام کے دین کوچن لیا۔''

خطبہ سے فارغ ہوئے تو حضرت بلالؓ نے اذاں دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہراور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا فرمائی۔نماز سے فارغ ہوکر ناقہ پر سوار مسلمانوں کے ساتھ موقف تشریف لائے۔اور وہاں کھڑے

ہوکر دیر تک قبلے کی طرف منہ کئے ہوئے دعاوزاری میں مصروف رہے۔ جب آفتاب ڈو بنے لگا تو چلنے کی تیاری کی۔ دفعتاً ایک لاکھ آدمیوں کے سمندر میں تلاظم برپاہو گیا۔ آپ آگے بڑھتے جاتے تھے اور ہاتھ سے اشارہ کرتے، زبان سے فرماتے جاتے تھے۔ ''لوگو! امن اور سکون کے ساتھ، لوگو! امن اور سکون کے ساتھ۔'' مغرب کا وقت تنگ ہور ہاتھا کہ سارا قافلہ مزدلفہ کے مقام پر پہنچا۔ یہاں پہلے مغرب، پھرعشاء کی نماز ادا ہوئی۔ شعرب فور سے خطاب کر کے فرمایا:

'' مذہب میں خدا کی مقرر کی ہوئی حد ہے آگے نہ بڑھنا،تم سے پہلی قومیں اس سے برباد ہوئیں'''' جج کے مسئلے سکے او، میں نہیں جانتا کہ پھر حج کر سکوں گا۔''

یہاں سے نکل کرآپ میں تشریف لائے۔آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناقہ پر سوار تھے۔آپ نے آئکھیں اُٹھا کر اس عظیم الشان مجمع کو دیکھا تو نبوت کے 23 مسال کے کارنامے نگا ہوں کے سامنے تھے۔ زمین سے آسان تک قبول اور اعتراف کا نور پھیلا تھا۔اب ایک نگی شریعت، ایک نئے نظام اور ایک نئے عہد کا آغاز تھا۔ اس عالم میں مجھ کی زبان سے یہ فقر لے اوا ہوئے۔

"بال! الله نے آسان اور زمین کو جب پیدا کیا تھا آج زمانہ پھر پھرا کراسی فطرت پرآگیا۔
تمھاری جانیں اور تمھاری ملکتینیں آپس میں ایک دوسرے کے لئے و لیی ہی عزت کے قابل
بیں جیسے آج کا دن، اس عزت کے مہینے میں اور اس عزت والی آبادی میں، ہاں دیکھنا!
میرے بعد گمراہ نہ ہوجانا کہ خود ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ تم کو خدا کے سامنے
حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمھارے کا موں کی بابت بو چھے گا، اگر تم پر ایک کالانکھا غلام بھی
سردار بنادیا جائے جوتم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کا کہا ماننا۔ اپنے پروردگار کی
پرستش کرنا، پانچوں وقوں کی نمازیں پڑھنا، رمضان کے مہینے کاروزہ رکھنا اور میرے حکموں کو
ماننا تم اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہوگے۔"

'' ہاں! اب شیطان اس سے نا امید ہوگیا کہ تمہارے اس شہر میں اس کی پرستش پھر کھی ہوگا۔'' ہوگی۔ہاں! چھوٹی چھوٹی باتوں میں اس کے کہنے میں آ جاؤ گے اور وہ اس سے خوش ہوگا۔'' سے کہہ کرآپ نے مجمع کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:'' کیا میں نے اپنا پیغام پہنچادیا؟'' ہر طرف سے آوازیں آنے لگیں۔'' ہاں! بے شک فرمایا:'' خداوندا گواہ رہنا۔'' سے کہہ کر ارشاد فرمایا: ''جو یہاں موجود ہے وہ اس پیغام کواس تک پہنچادے جو یہاں نہیں۔ یہ گویا تبلیغ کا وہ فریضہ تھا جو ہر مسلمان کی زندگی کا جز ہے۔ان سب کے بعد آپ نے تمام مسلمانوں کوالوداع کہا۔'' حج کے دوسرے کاموں سے فرصت کرکے 14 رذی الحجہ کو فجر کی نماز خانۂ کعبہ میں پڑھ کر سارا قافلہ اپنے اپنے مقام کوروانہ ہو گیا۔اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصاد کے جھرمٹ میں مدینہ کی راہ لی۔

فرہنگ:

I (الف) الفاظ ومعانى:

(ب) مترادفات:

ر) بنده = غلام (2) بدله = انتقام (3) خون = لهو (4) خانه = گر (4) مهينه (4) مهينه (4)

ناقه = (ع_من) اونٹنی قافلہ = (ع_من) کاروال، جماعت

(ج) اضداد:

آغاز x انجام دعا x بددعا آقا x غلام امن x جنگ

II (الف) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملہ میں لکھئے۔

- ا) کس مقام پر حضور یض عابی سے خطاب فرمایا؟
 - ۲) حضورً نے کس ناقہ پرسوار ہوکر حج ادا کیا؟
- ٣) حضورً كس تاريخ كوجج كے لئے روانہ ہوئے؟
- (م) ججة الوداع كے موقعه برمسلمانوں كى تعداد كتنى تھى؟
- ۵) مزدلفه میں قیام کے دوران حضور یک کون کوسی نمازیں ایک ساتھ اداکیں؟
 - ۲) حضورتے ورتوں کے بارے میں کیاار شادفر مایا؟
 - خطبه مجة الوداع كے بعد كس صحافي نے اذال دى؟

(ب) درج ذیل سوالات کے جوابات دوتین جملوں میں لکھئے۔

- ٨) نوين ذي الحجكوعازمين حج نے كيا كيا؟
- ۹) غلام اور خدام کے حسن سلوک کے بار میں آپ نے کیاار شادفر مایا ؟
 - 1) امراءاور حکام کی فرمال برداری کے بارے میں حضور کا کیا حکم ہے؟
 - اا) ایام جاہلیت کے رسم ورواج کے تعلق سے حضور نے کیاار شادفر مایا؟

(ج) درج ذیل سوالات کے قصیلی جوابات لکھئے۔

- ۱۲) ججة الوداع کےموقعہ بردئے گئے خطبہ میں حضور ٹے حسن معاشرت سے تعلق کیاارشادفر مایا؟
 - ۱۳) حضور ًنے جمۃ الوداع کی تیاریاں کس طرح کیں؟

III(الف) مندرجه ذیل جملول کی بحواله متن وضاحت سیجئے۔

- ۱۴) " ہم کہیں گے کہ آپ نے خدا کا پیغام پہنچادیا اور اپنافرض ادا کر دیا۔"
 - ۱۵) "اےخداتو گواہرہ۔"
 - ١٦) " کسی عربی کوکسی عجمی پراورکسی عجمی کوکسی عربی پرکوئی برا ائی نہیں۔"

	مکون کےساتھ ۔' '	ر کےساتھ ،لوگو!امن وس	ےا) ''لوگو!امن وسکون <u>۔</u>
	۔ بی ہنچادے جو یہاں نہیں۔'' اب پہنچادے جو یہاں نہیں۔''		
	-0.04,2-1	· • · • · · · · · · · · · · · · · · · ·	(ب) جمع لکھئے۔
1: (5	·• (4 • • (2	(2	
لِ 5) خطبہ	'		(1 عم
	ي كان الله الله الله الله الله الله الله ال	اظ کامعنوی فرق ک <u>ل</u> و	(ج) ان ذو معنی الف
4) مهر، مهر	(3 کتر، کتر	ol (2	(1) غېد، غېد
معنى منقوط لفظ لكھئے۔	ھئے اور خط کشیدہ لفظوں کے ہم	منقوط عبارت كوبريه	(د) مندرجه ذيل غير
' <u>س دور</u> کے اہل علم سے	مجر ہوں، ماخی ہوں، احمد ہوں، ا	کلام ہوئے اور کہا''	''رسول التُّدُّلُو گول <u>سے ہم</u>
سی <u>طمع</u> کے لئے اس <u>دور</u>			لوگوں کومعلوم ہوا ہے کہاک <u>رسول</u>
			کے گ <u>ا لڑکوں</u> کے اسم محمدر کھے گئے
	الفظ كاجور لكھئے۔	ناسبت سے نیسر _	(ھ) پہلے دولفظوں کی م
	:: قصوا	ایک مقام کانام	(1) مزولفه :
	: \\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\	انجام	(2) آغاز
	:: آیت ::	صحاب	(3) صحافي :
	زین :: مدینہ کے باشند کے :	کرنے والے: مہاج	(4) مکن <i>ه سے مدین</i> ه انجرت
X	46	3	
10	,		
40.			۱) رات گزاری ـ ۲۰ ماری ک
\		,	۲) منادی ہوئی۔ پیدی زین کی قص نا
			۳) نمازادا کی اور قصوا او ۴) خدا کا پیغام پہنچادیااور
ت پوری طرح سمجھ میں	لفاظ کا ایبا مجموعہ ہے جس سے با		• • •

آرہی ہے،لہذا''الفاظ کا ایبا مجموعہ جس سے پوری طرح بات سمجھ میں آ جائے جملہ کہلاتا ہے''۔ اویر دی گئی مثالوں سے معلوم ہوا کہ پہلے دو جملے ایک جیسے ہیں، جومفرد جملے کہلاتے ہیں۔ تیسرااور چوتھا جملہ دو، دو جملوں کوملا کر بنایا گیا ہے وہ مرکب جملہ کہلاتا ہے ۔ الہذاصورت کے لحاظ سے جملے کی دوشمیں ہیں۔ یعنی ۱) مفرد جمله ۲) مرکب جمله 1) مفرد جملہ وہ جملہ ہے، جوایک ہی منداورمندالیہ سے بناہو۔ جیسے: ر) رات گزاری ۲) منادی ہوئی 2) مرکب جملہ وہ جملہ ہے جو دومفر دجملوں سے بنا ہو۔جیسے: ا) نمازادا کی اور قصواا نٹنی پر سوار ہوئے۔ ۲) خدا کا پیغام پہنچادیااورا پنافرض ادا کر دیا۔ (مندیاخبر: جملے کاوہ حصّہ جس میں کسی شخص یا چیز کے بارے میں کہاجائے وہ مندیاخبر کہلاتاہے) (مندالیه یامبتداء: جملے کاوہ حصّه جس میں کسی شخص یا چیز کا ذکر ہووہ مندالیہ یامبتداء کہلا تا ہے) درج ذیل مرسوال کے لئے جارمتباول دئے گئے ہیں، ان میں سے سب سے مناسب جواب چن کر لکھئے: (1) الفاظ كالمجموعة جس سے يورى بات سمجھ ميں آ جائے كہلاتا ہے۔ (الف) جمله (ب) مجموعه کلام (د) محاوره (2) ''رات گزاری'' یہ جملہ مفرد جملہ کہلا تاہے، کیونکہ (ب) "رات واحد بے (الف) اس میں صرف دوالفاظ ہیں (ج) اس میں صرف ایک منداور ایک مندالیہ ہے (د) مختصر بات کہی گئے ہے (3) صورت کے لحاظ سے جملہ کی دوشمیں بیر ہیں۔ (الف) جملہ و فعلیہ اور جملہ واسمیہ رالف) جملہ و فعلیہ اور جملہ واسمیہ (ج) جملهءمركب اورجمله و فعليه (د) جمله ءمفرداور جمله ءمركب (4) ''خدا كابيغام پنجاديا اورا پنافرض ادا كرديا۔''يدمركب جمله كهلا تاہے، كيونكه (الف) اس میں ایک منداورایک مندالیہ ہے۔ (ب) اس میں بہت سے الفاظ ہیں۔

(د) ہیدومفردجملوں سے بناہے۔ (ج) بیطویل جملہ ہے۔ (5) اِن میں مرکب جملہ ہے۔

(الف) "عورتول كےمعاملے میں خداسے ڈرو" (ب) "تمھاراحق عورتوں برہے، اورعورتوں كاتم برہے۔" (ج) ''اینے غلاموں کے حق میں انصاف کرو۔''(د) ''جوخود کھاؤوہ اُن کو کھلاؤ۔''

سرگری: الدواع میں جو شیحتیں فرمائی ہیں انھیں اپنے الفاظ میں لکھئے۔ المحضور نے خطبۂ حجمۃ الوداع میں جو شیحتیں فرمائی ہیں انھیجت اور تقاریر کواپنے الفاظ 🛣 خطبهٔ جمعه، ودیگردینی جلسوں میں سنے ہوئے وعظ نصیحت اور تقاریر کواپنے الفاظ میں لکھ کرہم جماعت ساتھيوں کوسنا ہئے۔

اضافی معلومات:

لغت سے دوستی: لغت الفاظ کے صحیح استعال کا ذریعہ ہے۔ لغت لینی فرہنگ جسےانگریزی میں "Dictionary" کہتے ہیں۔اس میں الفاظ سے متعلق مختلف تفصیلات دی جاتی ہیں۔اس میں الفاظ کے معنی ہی درج نہیں ہوتے بلکہ محاوروں اور کہاوتوں کے معنی تلفظ اوران کے ماخذ کی تفصیل دی جاتی ہے۔ جیسے (ع=عربی،ف=فارسی،س=سنسکرت،ت=ترکی،) تلفظ کی ادائیگی کا طریقه اور قواعد کے اعتبار سے اس کی تفصیل بتائی جاتی ہے جیسے لفظ'' کتاب'' کیے۔ كتاب = (كِ ـتا ـب ـ) (ع ـ ا ـ مث) يهلي قوسين مين لفظ كا تلفظ هوتا ب، دوسر حقوسين مين لفظ كي تفصيل

درج ہوتی ہے۔ جیسے ع سے مرادعر بی ،الف، سے مراداسم اور مث سے مؤنث، اور مذ، سے مذکر مراد ہے، لغت میں الفاظ کوحروف ِ جہی کے اعتبار سے ترتیب دیا جاتا ہے۔اسم کے علاوہ صفت کا ذکر ہوتا ہے اوراس کی تفصیل اپنے استاد ہے معلوم کیجئے ۔اس سبق کے الفاظ لغت کے اعتبار سے دیئے گئے ہیں اس برغور کیجئے ۔ ***

سبق:3



لعرين

مابرالقادري

تخلیق: ایری ظمجس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور سرت کی تعریف وتو صیف ہو، وہ نعت کہلاتی ہے۔
اس صنف کا تعلق حب رسول سے ہوتا ہے۔ شاعر نعت میں ہر ورکا ئنات مجھ کے اوصاف جمیدہ اور مجزات کا ذکر کرتا ہے۔
تخلیق کا ر: نام منظور حسین قا در کی، اور قامی نام ماہر القا در کی، 1906ء میں ضلع کیسر کلال بلند شہر یو پی میں
پیدا ہوئے۔ تلاش معاش کی خاطر حیدر آباد کا رُخ کیا بھر پاکستان منتقل ہوئے اور وہیں 1978ء میں انتقال ہوا۔
وہ بچپین ہی سے شعر گوئی کی جانب ماکل رہے۔ حیدر آباد کے ادبی ماحول اور مشاہیر کی صحبتوں نے ان کی شخصیت
میں چار چاندلگائے۔ اسی زمانے میں انھوں نے مشہور و مقبول نعتیہ کم ' ظہور قدی' (سلام اُس پر کہ جس نے بے
میں چار چاندلگائے۔ اسی زمانے میں انھوں نے مشہور و اور کی اور چست تراکیب ان کے کلام کا جو ہر ہیں۔ شاعر کی
کے علاوہ ان کے بے لاگ تبصرے ادبی طبتے میں مقبول ہیں۔ انھوں نے ایک عرصے تک ماہنامہ ' فاران' کی
ادارت کا فریضہ بھی نبھایا۔ اس کے علاوہ ' جذبات ماہر' ، ''محسوسات ماہر'' اور ' ذکر جیل '' اُن کے مجموعے کلام

کھ کفر نے فتنے کھیلائے، کچھ ظلم نے شعلے کھڑ کا کے سینوں میں عداوت جاگ اٹھی، انسان سے انسال ٹکرالے پامال کیا برباد کیا، کمزور کو طاقت والوں نے جب ظلم وستم حد سے گذرے تشریف محمد لے آئے رحمت کی گھٹائیں لہرائیں، دنیا کی امیدیں بر آئیں ارکرام و عطا کی بارش کی، اخلاق کے موتی برسائے ارکرام و عطا کی بارش کی، اخلاق کے موتی برسائے

تہذیب کی شمعیں روٹن کیں، اونٹول کے پڑانے والے نے کانٹوں کو گلوں کی قیمت دی، ذرّوں کے مقدر چپکائے اللہ سے رشتہ کو جوڑا ، باطل کے طلسموں کو توڑا جو وقت کے دھارے کو موڑا ، طوفاں میں سفینے تیرائے تلوار بھی دی قرآں بھی دیا، دنیا بھی عطا کی عقبی بھی مرنے کو شہادت فرمایا، بے چین دلوں کے کام آئے عورت کو حیا کی چپان دلوں کے کام آئے شیشوں میں نزاکت پیدا کی، کردار کے جوہر چپکائے تو حید کا دھارا رک نہ سکا، اسلام کا پرچم جھک نہ سکا تو حید کا دھارا رک نہ سکا، اسلام کا پرچم جھک نہ سکا کفار بہت کچھ جھنے ملائے، شیطان ہزاروں بل کھائے اے نام محمر صلی عالی، مآہر کے لئے تو سب پچھ ہے ہوئٹوں یہ تبسم بھی آیا آئکھوں میں بھی آندو بھر آئے ہوئٹوں یہ تبسم بھی آیا آئکھوں میں بھی آندو بھر آئے

فرہنگ:

I الفاظ ومعانى:

 $|\lambda_{0}| = (3_{-1} - i \lambda)^{-1} + i \lambda^{-1} + i \lambda^{-1}$

عداوت = (ا_مث) رشمنی غيرت = (اـمث) لحاظ، شرم، حيا فتنه = (اـمذ) فساد II (الف) مندرجه ذيل سوالات كايك جمل مين جواب لكسير ا) سینے میں نفرت کے جھڑ کنے کا انجام کیا ہوتا ہے؟ الله علاقت والول نے كمزوروں كے ساتھ كياسلوك كيا؟ س) اونٹوں کو چرانے والے سے مراد کون ہیں؟ ۴) حضور گی آمد سے عور توں کی حالت میں کیا تبدیلی آئی؟ ۵) شیطان کے بل کھانے کی کیا وجہ تھی؟ ۲) حضور نے ''مرنے'' سے تعلق کیا فرمایا؟ ۷) اخلاق کے موتی کس نے برسائے؟ (ب) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں ا ۸) آپ کی آمد ہے بل دنیا کا کیاعالم تھا؟ 9) ہم پر حضور گی کیا کیا عطاہے؟

10) حضور گانام آتے ہی شاعر کیسامحسوں کرتا ہے؟

11 (الف) اشعار کی تشریح سیجئے۔

11) تہذیب کی شمعیں روشن کیں، اونوں کے پڑانے والے نے '') ''ہدیب کا میں میں میں میں میں ہوت ہے۔ کانٹوں کو گلوں کی قیت دی، ذروں کے مقدر چپکائے ۱۲) ''نلوار بھی دی قرآں بھی دیا، دُنیا بھی عطا کی عقبی بھی مرنے کو شہادت فر مایا، بے چین دلوں کے کام آئے ۱۳) عورت کو حیا کی جادر دی، اور غیرت کا غازہ بخشا شیشوں میں نزاکت پیدا کی، کردار کے جوہر چپکائے یسوں ۔ ر (ب) جمع بنا پیئے۔ کافر، کرم،

(ج) ان تراکیب کونعت کے حوالے سے کمل کیجئے۔

رحت کی، اکرام وعطاکی، اخلاق کے، تهذيب كى، وقت كا، حيا كى، غیرت کا، کردار کے، توحیرکا

(د) مصرعول کے خط کشیدہ الفاظ کے متراد فات لکھئے۔

مها) سینوں می<u>ں عداوت</u> جاگ اٹھی ،انسان سے انسال ٹکرائے

10) رحت کی گھٹائیں لہرائیں، دُنیا کی امیدیں بر آئیں

١٦) جو وقت کے دھارے کوموڑا، طوفال میں سفینے تیرائے

ا تو حید کا دھارا رُک نہ سکا، اسلام کا پریم جھک نہ سکا

(ھ) اس نعت کے ابتدائی جارا شعاریا دیجیجے۔

اضا فی معلو مات به

) صومات۔ جاگ۔ بھاگ ذرق ں۔ در"وں موڑا۔ توڑا عطا۔ خطا رُک۔ جھک مذکورہ الفاظ کی جوڑیاں ہم وزن ہیں۔ ہم وزن الفاظ کوقوا فی کہتے ہیں۔ قوا فی قافیے کی جمع ہے عموماً قافیے مصرعوں کے آخر میں آتے ہیں۔ مگرشاعر بھی مصرعوں کے درمیان قافیوں اور وقفوں کا استعال کرتا ہے۔ شعر کی صحیح قر اُت اور اس کا تاثر قائم رکھنے کے لیے وقفوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ذیل میں اندرونی قافیوں اور وقفوں کی مثالیں دی گئی ہیںان اشعار کو بچے انداز سے پڑھئے۔

ی مایس رس میں اور میں اور کا میں اور کا میں اور کا کے کھی گھر نے فقنے بھی<u>رائے،</u> کچھ ظلم نے شعلے بھڑ کائے کے سینوں میں عداوت جاگ آٹھی، انسان سے انسان <u>گرائے</u>
ﷺ تلوار بھی دی، قرآل بھی <u>دیا، دُنیا</u> بھی <u>عطا</u> کی، عقبی بھی مرنے کو شہادت فرمایا، بے چین دلوں کے کام آئے

سرگرمی: (الف) اس نعبت میں موجود قافیوں کی فہرست بنایئے۔ (ب) نعتوں کی بیاض تیار کیھئے۔

سبق:4



بدایوں کے شام وسحر

-اداجعفری

تخلیق: خودنوشت سوانح ایک نثری صنف ہے۔جس کے معنی اپنی سوانح یعنی زندگی کے حالات لکھناہے۔ چند ہمتیوں کی زندگی عام ڈگر سے ہٹ کر ہوتی ہے۔ان کی زندگی کے حالات،ان کی کامیابی،ان کی ناکامیاں دوسروں سے مختلف ہوتی ہیں۔سوانح نگار زندگی کے واقعات میںسب کوشر بک کرنے کا خواہش مند ہوتا ہے،اس کی یہی خواہش سوانح کھنے کامحرک بنتی ہے۔وہ ان واقعات کونہایت دل چسپ انداز میں بیان کرتا ہے۔

خودنوشت سوائح یا دوں کا ایک البم ہوتی ہے جس کے مطالعہ سے قاری بھی لطف اندوز ہوتا ہے۔ جوش کی ''یادوں کی برات'' قر ۃ العین حیدرکی'' کارِ جہاں دراز ہے'' اورمتاز مفتی کی' علی پور کاایلی'' اردو کی مشہور خودنوشت سوانح ہیں۔ یہ اقتباس اداجعفری کی خودنوشت سوانح ''جورہی سو بے خبری رہی'' سے ماخوذ ہے جس میں ان کے بجین،ان کے خاندانی حالات،ان کی تربیت اوراس زمانے کی مخصوص تہذیب کا ذکر ہے۔

تخلی**ق کار**: آداجعفری کی ولا دت، بدایول شهر میں، 22 اگست 1926 ءکو ہوئی ان کا نام عزیز جہاں ہے اور وہ ادا تخلص کرتی ہیں۔اد بی دنیا میں وہ ادا جعفری کے نام سے مشہور ہیں۔ بدایوں اِن کا آبائی وطن ہے، شادی کے بعد وہ کراچی منتقل ہوئیں ۔24 برس کی عمر میں ان کا پہلاشعری مجموعہ' میں ساز ڈھونڈ تی رہی'' کے نام سے شائع ہوا۔اس کے بعدان کے تین شعری مجموعے: 'غزالاں تم تو واقف ہو'' 'مشہرِ سخن بہانہ ہے'' اور' شہر درد''منظرعام برآئے۔ وہ اُردو کی مقبول شاعرہ کے علاوہ اچھی نشر نگار بھی ہیں۔آپ کا انتقال12 مارچ 2015ء کو کراچی میں ہوا۔

غالباً 82ء تھا جب میں نے جیلانی بانو سے خاص طور پر بدایوں کی خیریت دریافت کی ۔ بول تو ہندوستان ہے آنے والے ہرمہمان کے ساتھ بدایوں کی خوشبو آہی جاتی ہے لیکن ان کا آبائی وطن بدایوں ہے۔اُن کے بزرگوں نے حیدرآباد دکن میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

معلوم ہوا کہ دستورساز زمانہ کے خلاف یہی شہروتت کے ساتھ بڑھنے اور پھیلنے بکھر نے کی بحائے اسے ہی حدودمیں کچھاورسمٹ کررہ گیا ہے۔میراخیال تھا کہ بدایوں اب تک ایک خوبصورت صنعتی شہر کا درجہ تو حاصل کر ہی جکا ہوگا۔اجالےہی اجالےہوں گے۔دکھ ہوا کہ وہ تو اور بھی دھندلا گیا ہے۔شایداس شہر کا مزاج اس کا سبب رہا ہو۔ جوبدایوں میں نے دیکھا اور جتنا بھی دیکھا اس میں قدامت پسندی تھی۔ بے لچک اصولوں کی پابندی تھی اور ایک طرح کی بے ساختہ سی خود ساختگی۔ ورنہ بہ شہر ہے جوایک زمانے میں ثقافت کا مرکز رہا تھا۔ اس کی خاک سرمہ کشم بصیرت تھی۔ اب جواس کی رونقیں بڑھنے کے بجائے تھٹیں تو اس کا تو ایک سبب اس کے نہ ہمی پس منظر کا گہرارنگ بھی رہا ہوگا۔ پرانے لوگ گھروں کوچھوڑ کرچلے گئے اور نئے آنے والوں کے لئے بیما حول نامانوس تھا۔ یہال رہنے بسنے میں ان کے لئے کوئی کشش نہیں تھی۔

میں ایک بار 49ء میں اور دوسری بار 55ء میں یا 56ء میں ہندوستان گئی تھی۔ دہلی ہکھنو ، آگرہ اور بدایوں۔
اس کے بعد ہے آج تک باوجود دعوت ناموں کے نہیں گئی۔ ہندوستان کے سی بھی شہر جاؤں اور بدایوں نہ جاؤں اس کے بعد سے آج تک باوچو دووت ناموں کے نہیں گئی۔ ہندوستان کے سی بھی شہر جاؤں اور بدایوں نہ جاؤں گوارانہیں اور ایک بارچھ خوبصورت یا دوں کو مجروح ،سسکتا ہواد کیھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ میں جب گئی ہوں اس وقت تک وہ گھر موجود تھا لیکن اس گھر کے مکین وہاں نہیں تھے۔ صرف دیوان خانے میں چندرشتہ داررہ گئے تھے۔ اب تو وہ رشتہ دار بھی نہیں رہے اور دہ گھر بھی نہیں رہا۔ کسی نے بتایا کہ جس جگہ بڑی حویلی تھی وہاں اب کئی فلیٹ تعمیر ہوچھ بیں۔ جلتے وقت دیواروں بر ہاتھ کا کس چھوڑا تھا وہ بھی نہیں رہا تو اب کس کے پاس جاؤں۔

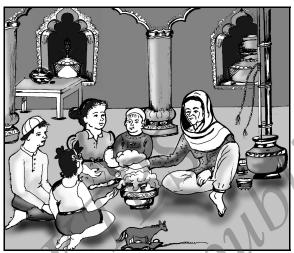
ماضی کا دَورکتنی ہی دشوار یوں میں گزرا ہوگتنی ہی محرومیاں اور مجبوریاں اس وقت مقدر بن گئی ہوں ، یا دوں کے آئینے میں ہو کی ہرتصویر حسین بھی ہو جاتی ہے اور عزیز بھی ۔اب بھی بڑی حویلی کا ذکر آ جائے تو محبوں کی بہت قیمتی تھیں ، آج اور بیش قیمت معلوم ہوتی ہیں ۔ساری پھوار میں بھیگ جاتی ہوں ۔ وہ محبتیں جواس وقت بھی بہت قیمتی تھیں ، آج اور بیش قیمت معلوم ہوتی ہیں ۔ساری پابندیاں جن پردل دُ کھا کرتا تھا بے حقیقت نظر آتی ہیں ۔ وہ شب وروز جن سے اس زمانے میں شکا بیتیں بھی ہوئیں آج آتی دور سے دیکھتی ہوں تو دل کشا اور دلر بانظر آتے ہیں ۔ ۔

وہ روز و شب بھی کہ جن سے شکانیتیں تھیں بہت

اب اتنی دور سے دیکھا تو دل کشا ٹہر لیے

بڑی حویلی کے دیوٹ پرایک دیا اور بھی تھا۔ وہ ہماری امّال تھیں۔ گھر کے چھوٹے بڑے سب انھیں امّال کہتے تھے۔ مجھے یا زنہیں انّی نے بھی اپنے بچوں پر غصہ کیا ہو۔ لیکن امّال کی ڈانٹ ہم سب نے کھائی ہے۔ نابینا تھیں لیکن بڑی آن بان سے رہتیں۔ کہنے کو وہ ملاز متھیں مگرتمام نو کروں اور سب بچوں پران کا حکم چلتا تھا۔ خاص طور پر بچّوں کی تربیت وہ اپنا بہت بڑا فرض بچھتی تھیں۔ انھوں نے میری والدہ کی پرورش کی تھی۔ پوری زندگی اسی ایک چوکھٹ پر گزار دی۔ اب بڑھا ہے میں ان کا ہم طرح سے خیال رکھنا ہی نہیں، ادب کرنا بھی ہم پر لازم تھا۔ سانولارنگ 'دبلی تیلی ہڈیوں پر کھال چیکی ہوئی بھی لانبا قدر ہا ہوگا مگر جب سے میں نے دیکھالاٹھی کے سانولارنگ 'دبلی تیلی ہڈیوں پر کھال چیکی ہوئی بھی لانبا قدر ہا ہوگا مگر جب سے میں نے دیکھالاٹھی کے

سہارے جھک کرچلتی تھیں۔عمر میں اس خاندان کے ہر فردسے بڑی تھیں اوراپنی اس بڑائی سے بخو بی واقف۔وہ کچھ بھی کہددیں گھر میں ایسا کوئی نہیں تھا جو پاپٹ کراخییں جواب دے۔ تخواہ ہر مہینے بڑے طنطنے سے وصول بلکہ قبول کرتیں۔



ائی کوبٹیا کہتیں تھیں۔ان کی تنہ ہے ہے بیخاتی کے لئے بھی مشکل تھا۔ نو کرانیاں ان سے ڈری ہمی رہتی تھیں لیکن بیچ کسی نہ کسی طرح حساب چکاتے رہتے ۔ بھی ان کی لاٹھی چھیادی ، بھی بڑوں کی آئھ بیچا کران کی گھڑی پوٹیلی کھول دی۔ ہماری شرارتیں ٹال بھی جاتیں لیکن ہمارا ایک قصور ایسا تھا جو نا قابلِ درگزر ہی رہا۔ سردیوں کے موسم میں وہ اپنے بیٹے سے گا دُن کا خالص کھی منگوا تیں اور اس میں زر درنگ کی چھوٹی دہنی مرچیں ڈال کر کسی نوکرانی کو تھم دے کراپنے دبد ہے کی نگرانی میں پکواتیں۔ پیملافوہ ایک منٹی کی ہانڈی میں ڈال کر پین ڈال کر کسی نوکرانی کو تھم دے کراپنے دبد ہے کی نگرانی میں پکواتیں۔ پیملافوں کی مدد سے جے ہوئے گئی کا ایک حصہ نکال کر کھا تیں۔ایک بارہم لوگوں سے کسی بات پرخوش ہوکر اس ناشتے کا راز بتادیا کہ اس کے کھانے سے کوئی بیاری پاس نہیں کھٹاتی ساتھ ہی بڑی تختی سے تاکید کی کہ اگر کسی نے اس ہانڈی کو ہاتھ بھی لگا تو اچھا نہیں ہوگا ظاہر ہے کہ یہ چیلنے تھا اور بیچ ہمہ وقت ہر چیلنے تجول کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔صحت اور بیاری سے نہیں ہوگا ظاہر ہے کہ یہ تھا اور بیچ ہمہ وقت ہر چیلنے تول کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔صحت اور بیاری سے ہمیں کوئی غرض نہیں تھی۔ بات دھم کی آن پڑی تھی ،موقع پاتے ہی ہانڈی میں سے مُٹھیاں بھر بھر کر یہ مقد س خدایا دوابر آمد کرلی گئی گر جب انہا ہے شوق میں اس لذیز حلوے کو کھایا گیاتو مرچوں نے وہ صال کیا کہ اس چوری

کی اطلاع دینے یا اتنی سے شکایت کرنے کی انھیں ضرورت نہیں پڑی۔ ہمارے چہرے خود ہی اعلانِ جرم ،اور اعترافِ جرم دونوں کا اشتہار بنے ہوئے تھے۔ وہ وفت تو خیر جیسے تیسے گزر گیالیکن آئندہ کے لئے ہم استے مختاط ضرور ہو گئے کہ جب بھی امّال سے ان کی کسی زیاد تی کا بدلہ لینا ہوتا ان کا مرچوں کا حلوہ پُڑاتے ضرور تھ کیکن دوبارہ اسے کھایا بھی نہیں۔

آخری عمر میں جب نقابت کی وجہ سے لاٹھی کے سہار ہے بھی چلنا مشکل ہو گیا تو اپنے بیٹے کو بلاکر روتی دھوتی سب کودعا ئیں دیتی گاؤں چلی گئیں۔گھر سے ان کی پنشن مقرر کی گئیکن انھوں نے کہا کہ وہ کفن اپنے بیٹے کی کمائی کا پہننا چاہتی ہیں۔

بدایوں میں ٹونک والا خاندان کےعلاوہ بھی گئی بڑے زمیندار گھرانے تھے،صاحبِ ثروت اورصاحبِ علم و فضل بھی مگر مجھے تو یہی بے نام دنشان ہتایاں یاد ہیں جنھیں میں نے کھلی کتاب کی طرح پڑھا۔ جن کے چہروں پر صبرو رضا کی تنویریں بھی تھیں اور جن کے طریقوں میں اہل حیا کی تعبیریں۔

بڑی حویلی سے میں جنوری 47ء میں رخصت ہوئی اور بدایوں سے مارچ48ء میں۔بدایوں اور بڑی حویلی جہاں اونچی اونچی چھتوں کے نیچے چھاؤں ہی چھاؤں تھی اور سرخ اینٹوں سفید پتھروں والے آئگن میں دھوپ ہی دھوپ۔

فرہنگ

I (الف) الفاظ ومعانى:

آبائی = (صف) جس کاتعلق اجداد سے ہو

برآمد = (ا۔مذ) باہر نکالنا پُھوار = (ا۔مث) ہلکا ہلکا میں ہہ، ہلکی ہلکی بونداباندی

ثقافت = (ا۔مث) تہذیب تنویر = (ا۔مث) الجالا

تنیہہ = (ا۔مث) نصیحت، تاکید خودساخته = (صف) خود سے بنائی گئ

مجروح = (صف) گھائل، زخمی دریافت = (ف۔مذ) کسی موجود شے کا پیتہ لگانا

دیوٹ = (ا۔مذ) گھائل، زخمی طفنہ = (صف) رعب، دبد بہ، بربط کی آواز

کشش = (ا۔مذ) جیونا نقابت = (ا۔صف) کمزوری

مخاط = (ع صف) احتياط كيابهوا، موشيار dاق = (اـنر)محراب (ب) مركبات: اعترافِ جرم = (ا۔مذ) جرم كوقبول كرنے والا اہل حيا = (مذ) شرم والے لوگ،عزت دار بیش قیمت = (صف) نهایت قیمتی

پس منظر = (ا ۔ ند) (مراد ماضی) کسی منظر، تصویر یا بیان کاوہ حصہ جس سے ہرپہلونمایاں ہو۔

نامانوس = اجنبي بینا = اندها ساحب ژوت = دولت مند نابينا

دل کشا = دل خوش کرنے والا

د ستورساز = قانون بنانے والا قدامت پیندی = قدیم رسم ورواج کی یابندی

بےنام ونشان = جس کا نام ونشان نہ ہو

(ج) اضداد:

خوبصورت× بدصورت شب × روز

II (الف) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھئے۔

- ۱) آداجعفری نے بدایوں کی خیریت کس سے دریافت کی؟
 - ۲) کس شہر کوسوانح نگارنے ثقافت کا مرکز کہاہے؟
 - m) بڑی حویلی کے دیوٹ پرایک دیا کسے قرار دیا گیاہے؟

 - ۵) جنس جگه جویلی تقی و ہاں اب کیا تغییر ہو چکے ہیں؟
 - ۲) بدایوں کے مشہور زمیندار خاندان کا نام کیاہے؟

(ب) درج ذیل سوالات کے جوابات دونین جملوں میں لکھئے۔

- 4) بدایوں پہلے کیساشہرتھا؟
- ۸) امال کی شکل اور قد کے مارے میں لکھتے؟

۹) بڑی حو بلی کا ذکر مصنفہ کو بیش قیت کیوں لگتا ہے؟

(ج) درج ذیل سوالات کے جوابات تین جار جملوں میں لکھتے۔

امال ملغوبه سطرح تناركرواتی تھیں؟

بدایوں کی کونسی ہستیاں مصنفہ کو یادین اور کیوں؟

۱۲) آخری عمر میں امال نے کیا کیا؟ (د) تفصیلی جوابات لکھتے۔

ن اداجعفری بدا بول کیوں جانانہیں جا ہی تھیں؟

روس رہ ہوں یوں ہوں میں ہوں ہے۔ ماضی کے دور کی دشوار یوں کے باوجود مصنفہ کے کیااحساسات ہیں؟

ای بیوں پر کھی کی بانڈی کو ہاتھ نہ لگانے کی تنبیبہ کا کیااثر ہوا؟

الل (الف) بحواله متن وضاحت سيجئه (الف) "درکھ ہوا کہ وہ تو اور بھی دھندلا گیا ہے۔''

۱۷) "نیادوں کے آئینے میں ہجی ہوئی ہر تصویر حسین بھی ہوجاتی ہے اور عزیز بھی

''اگر کسی نے اس ہانڈی کو ہاتھ بھی لگایا تواجھانہیں ہوگا۔'' ''اس کے کھانے سے کوئی بیاری پاسنہیں پھٹکتی۔'' (1)

د در محصّیاں بھر بھر کریہ مقدس غذایا دوابر آمد کر کی گئے۔'' ۲۰ محصّیاں بھر بھر کریہ مقدس غذایا دوابر آمد کر کی گئی۔''

(ب) خانه يُرى يَحِيِّهِ

(**ب) خانہ پُر کی بیجئے۔** ۲۱) بدایوں وہی شہرہے جوایک زمانے میں۔۔۔۔۔کام کز تھا۔

۲۲) چلتے وقت _____ پر ہاتھ کا جولمس چھوڑ اتھاوہ بھی نہیں رہا۔

۲۳) امال۔۔۔۔۔کےسہارے جھک کرچلتی تھیں۔ " یہ

۲۴) اتمی کوامّال۔۔۔۔۔۔ہتی تھیں۔

۲۵) وه گفن اینے ۔۔۔۔۔۔کی کمائی کا پہننا جا ہتی ہیں۔

قواعد

مفرد جملوں کی شمیں: مفرد جملے کی دوشمیں ہیں۔ (1) جملہ اسمیہ (2) جملہ فعلیہ (1) جملهُ اسميه:

ان جملول كوغور سے يڑھئے:

() بدایون قدامت پیندشهر ہے۔ ۲) امان ملازمتھیں۔

۳) خودنوشت سوانح ایک نثری صنف ہے۔

(1) مَرُكُورِه بِالامثالُولُ مِين بدايون،امان اورخودنوشت سوائح منداليه بين ـشهر،ملاز مهاورنثري صنف

مند ہیں۔مندالیہاورمنددونوں اسم ہیں۔ ''ایبا جملہ جس میںمندالیہاورمنددونوں اسم ہوں جملہ اسمیہ کہلا تا ہے۔''

درج بالاجملوں میں ہے تھیں اور ہے، فعل ناقص ہیں، مندالیہ کومبتدااور مند کوخبر کہتے ہیں۔

''امان ملازمة حيس''اس جملے ميں امان مبتدا، ملازمه۔ خبر، تحسين فعل ناقص ہے۔

جملے میںا گرفعل ناقص ہوتو وہ جملہ،اسمیہ کہلا تا ہے۔

(2) جملهُ فعليه:

ان جملوں کوغور سے پڑھئے:

ان معول نوتور سے پڑھئے: ۱) بچوں نے ان کی پوٹی کھولی۔ ۲) امال اکٹھی کے سہار سے چلتی تھیں۔ ۳) ناصر گھوم گھام کرآیا۔

''جملہ فعلیہ وہ جملہ ہے جس میں مندالیہ اسم اور مندفعل ہوتا ہے۔'' ندکورہ مثالوں میں بچوں ،اماں ، ناصر ،مندالیہ اوراسم ہیں۔ سب جادیب

کھولی، چلتی، آیاسب فغل ہیں۔ جس جملہ میں فعل لازم یافعل متعدی ہووہ جملہ، فعلیہ کہلاتا ہے۔

(فعلِ لازم: وفعل ہے، جوصرف فاعل کےساتھ مل کر پورامطلب ادا کرےاور مفعول کی ضرورت نہ

مثلا: (۱) کی بیٹھی ہے۔(۲) بچیر روتا ہے۔)

(فعل متعدی: و فغل ہے، جس کے لئے فاعل کے علاوہ مفعول کی ضرورت پڑے۔

مثلًا: (۱) شیر نے گئے کو مارا۔ (۲) میں نے دوگاڑیاں خریدیں۔)

درج ذیل مرسوال کے لئے جارمتبادل دئے گئے میں ان میں سے سب سے مناسب جواب چن کر لکھئے: (1) مفرد جملے کی قشمیں ہیں۔ (الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ جس جملے میں مسنداورمسندالیہاسم ہووہ جملہ کہلا تاہے۔ (الف) جملة مفرد (ب) جملة مركب (ج) جملة اسميه (د) جملة فعليه (3) ''امال گھر کی ملازمتھیں''اس جملہ میں مندہے۔ (الف) امال (ب) ملازمہ (ج) گھر کی (د) تھیں ر مبنی جد ت پسندشہرہے۔'اس جملے میں فعل ناقص ہیہ۔ (الف) ممبئی (ب) جدّت پیند (ج) شهر (د) ہے ''بچّ اسکول کی طرف چلے'' قواعد کے اعتبار سے اس جملے میں فعل ہے۔ (الف) بچ (ر) اسکول (ج) کی طرف (ر) چلے اِن جملوں میں جملہ فعلیہ ہے۔ (ب) اُردوشیریں زبان ہے۔ ر (الف) ہندوستان مختلف تہذیبوں کا گہوارہ ہے۔ (ج) ندیان زمین کوسیراب کرتی ہیں۔ (د) نوجوان ملک کی طاقت ہیں۔ سابق صدرجمهوربیدًا کٹراہ. یی جے عبدالکلام کی خودنوشت سوائح "Wings of Fire" '' برواز'' کے نام سے اُردومیں شائع ہوئی ہے۔اسکول لائبر ربی میں ہوتواس کا مطالعہ سیجئے۔ سرگرمی: کسی کینک یاتعلیمی سفر (Educational Tour) کی رُ وداد قامبند کیجیجے۔ مندرجهذبل الفاظ كولغت كےمطابق ترتيب دیجئے۔

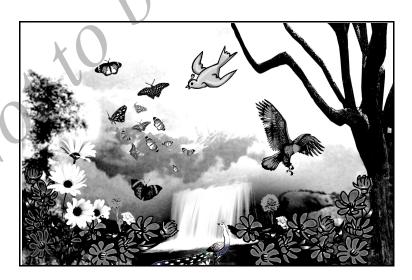
کنگر، دکش، مشعل، رواداری، عهد، دفعتاً، آهوزاری، پیغام، جنت، قصوا، شریعت، طواف، تلاهم، بندے، کمزور، جروال، شمع، عابد، طبیعت، اول، برداشت، قدرت، پروانه، رخصت

سبق:5

آمدِ بہار...نظم

شوق قند وا كي

مخلیق: نظم کے معنیٰ ''پر و نے '' کے ہیں، نظم وہ منظوم کلام ہے جس میں کوئی خیال یا موضوع کور تیب و سنظیم کے ساتھ پیش کیا جا تا ہے۔ اس میں آزاد کی خیال کی پوری گنجائش ہوتی ہے۔ قدرتی مناظر، حب وطن، قو می بیجہتی جیسے موضوعات پر نظمیں لکھنے کا چلن عام ہے۔ اس نظم میں موسم بہار کی آمد کے خوشما منظر کی تصویر شی کی گئ ہے۔ بہار کے آنے سے سارا ماحول بدل جا تا ہے۔ بنستی ہوئی کلیاں، ابرا کرچلتی ہوئی شیم، سرخ لباس پہنے پھول اور چڑ یوں کی صدا کیں گویا بہار کا اعلان ہیں۔ اس نظم میں دل لبھانے والے خوبصورت منظر کا ذکر کیا گیا ہے۔ مخلیق کار: احمد علی نام، قلمی نام شوق قدوائی ہے وہ جگورضلع بارہ بنگی (امر پر دیش) کے رہنے والے تھے۔ انھوں نے قدرتی مناظر کے علاوہ تلیوں اور چڑ یوں پر بڑی دلچسپ نظمیں کھی ہیں، وہ موزوں الفاظ اور آسان انھوں نے قدرتی مناظر کے علاوہ تلیوں اور چڑ یوں پر بڑی دلچسپ نظمیں کھی ہیں، وہ موزوں الفاظ اور آسان زبان میں الی تصویر کھینچتے ہیں کہ اس چیزیا منظر کا ساراحسن آنکھوں کے آگے گوم جا تا ہے۔ شوق قدوائی کا'' نیچرل زبان میں ایک اہم مقام ہے۔



ہُوا چاروں طرف اقصائے عالم میں پکار آئی بہار آئی، بہار آئی، بہار آئی، بہار آئی

ہوا ئے صبح اس کے ساتھ پیکھا جھلتی آتی ہے ہنی پڑتی ہیں کلیاں جب یہ ان کو منہ دکھاتی ہے

پہاڑوں سے بہایا اُس نے برفِ صاف پکھلا کر

روال ہو کر، وہی پانی، سمندر میں ملا جاکر

شمیم باغ نے سکھا چلن اِترا کے چلنے کا زمانہ آگیا پردے سے سبزے کے نکلنے کا

دلصن کی شکل، ہر گُل نے، لباسِ سرخ بہنا ہے شجر کے جسم پر، کیا خوشنما، پھولوں کا گہنا ہے

تعجب کیا جو ہیت سے خزال کے رخ پہ زردی ہے کہ وہ فوج اس یہ غالب آئی جس کی سرخ وردی ہے

> پلاتی ہے شجر کو اوس اپنا دودھ لا لا کر محبت سے ہو ا منہ چومتی ہے بار بار آکر

جڑیں اندر ہی اندر کھیل کر قوّت کیڑتی ہیں زمیں ان کو جکڑتی ہے، زمیںکو وہ جکڑتی ہیں

چن اور دشت میں ہے ہر طرف انبار پھولوں کا جدهر دیکھو زمیں پہنے ہوئے ہے ہار پھولوں کا

بیں روش چاندنی کے پھول یا تاریے حکیتے ہیں کھلے ہیں، پھول لالے کے، یہ انگارے دکتے ہیں

ہزاروں رنگ کی چڑیاں، ہیں شکلیں خوشما جن کی ادائیں داربا جن کی، صدائیں نغمہ زا جن کی

بہار آنے سے خوش ہیں، ہر طرف اتراتی پھرتی ہیں ہواتو ناچتی پھرتی ہے، چِویاں گاتی پھرتی ہیں

فرہنگ:

I الفاظ ومعانى:

II (الف) ایک جملے میں جوابات لکھنے۔ ۱) ہوا چاروں طرف کیا پکارتی آئی ج

- ۲) کلیاں کب ہنس پڑتی ہیں؟ ۳) اوس کونسا کام انجام دیتی ہے؟
- م) خزال کے رخ پرزردی کیوں چھائی ہے؟ ۵) لالہ کے پھولوں کود مکھ کر کیا محسوس ہوتا ہے؟ (ب) دونین جملوں میں جواب دیجئے۔

- ٢) بہارك آنے سے پہاڑوں میں كيا تبديلي آئى؟
 - ے) درخت پھولوں کے گہنے کب پہنتے ہیں؟ ۷) درخت پھولوں کے گہنے کب پہنتے ہیں؟
 - ۸) بہار کے موسم میں چڑیاں کیا کرتی ہیں؟

(ج) " آمدِ بہار "نظم کا خلاصه اپنے الفاظ میں لکھتے۔
ا (الف) اضداد لکھئے۔ ہار، بہار، زمین، روثن، خوشنما
ہار، بہار، زمین، روشن، خوشنما
(ب) تذکیروتا نیٹ کی نشاندہی کیجئے۔
شمیم، دلھن، پنکھا، ہوا، بہار، شجر، اوس
رج) ذیل کے مصرعوں کومناسب الفاظ سے کمل سیجئے۔
۹) ہنٹی پڑتی ہیں ۔۔۔۔۔۔جب بیان کومنہ دکھاتی ہے (گلیاں، کلیاں)
۱۰) روال ډوکر دېمې يا نېمين ملا جا کر (سمندر، دريا)
۱۱) چهن اور دشت مین برطرف انبارکا (پتون، پھولوں)
۱۲) ہنراروں رنگ کی چڑیاں ہیں شکلیںجن کی (بدنما، خوشنما)
۱۳) ہوا تو ناچتی پھرتی ہے چڑیاںپھرتی ہیں (کھاتی، گاتی)
سرگری:
• قدرتی مناظر ہے متعلق مختلف شعراء کی نظموں کا مطالعہ سیجئے۔
· · ·
• ننژ ہویانظم لفظ کی تکرار سے بیان پُراثر ہوجا تا ہے۔جیسے ال نظم کے دوسر نے مصرعے میں فقرہ'' بہارآئی'' کی چاربار سے میں میں میں میں نیٹر کی سے دیا ہے۔
تکرار ہے۔ جو بہارآنے کی خوش کا اعلان ہے۔ایک محاورہ ہے"دل باغ باغ ہونا"اس کے معنی بہت خوش ہونا۔
قوسین میں دیئے گئے الفاظ کی تکرار سے بیا قتباس مکمل سیجئے ۔
(سوندهی، روم، اُمنڈ، رِمجهم، بار، شینڈی، باغ، ہلکی، سائیں)
دیکھوہوابکرنے لگی اور بادل بھیکرآنے لگے۔ لوبرسات ہونے لگی۔
ہرطرف مٹی کیخوشبومہ کئے گئی ۔ چلو چل کر برسات کا مزالوٹیں ۔اییاموقع
،ر ر سے ای جاتے ہیں اور ہے گاہے۔ سنہیں آتا ۔ آ ہا۔۔۔۔۔۔نشے میں ڈو بنے لگاہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یپھوار کا مزہ ہی کچھاور ہے۔اس
سهانے موسم کالطف اُٹھاتے ہوئے دلهوگیا۔
سہائے تنوم کا نظف اٹھائے ہوئے دلہو نیا۔ ☆☆☆

جوا ہرلال نہرو کی اُردودوستی

محدد فيع انصارى

تخلیق: غیرافسانوی انداز میں کھی جانے والی تحریم ضمون کہلاتی ہے۔ یہ ضمون اردوزبان کی مقبولیت سے متعلق ہے۔ اُردوزبان سے محبت اوراس کی مقبولیت سے متعلق بے شارنظمیں اور مضامین کھے گئے ہیں۔ محمد رفع انصاری کا یہ ضمون ہمارے پہلے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہروکی اُردودوسی کی یاددلاتا ہے۔ جواہر لال نہرو نہرونی سیاست دان تھے بلکہ وہ اُردو کے سیچ عاشق تھے۔ اُنھوں نے اُردو کے ساتھ کی جانے والی ناانصافیوں کے خلاف ہمیشہ آواز بلندگی۔

تخلیق کار: محمر فیع انصاری کم جون 1951ء کو بھیونڈی ضلع تھانہ میں پیدا ہوئے۔رئیس ہائی اسکول اور جو نیر کالج بھیونڈی میں درس و تدریس کے فرائض انجام دینے کے بعد حال ہی میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ وہ صفحون نگار، شاعر اور کالم نویس بھی ہیں۔ اُن کے دومزا چید مضامین کے مجموع 'مخمیازہ' اور'' رفع دفع' شائع ہو چکے ہیں۔ بچوں کی نظموں پر شتمل دو مجموع ''زمین کے تاریخ' اور'' جگ جگ جیو'' منظر عام پر آئے ہیں۔ آپ کا قامی سفر جاری ہے۔

پنڈت جواہر لال نہروکواُردو سے دلی لگاؤ تھا۔ ان کے والدموتی لال نہرواردواور فاری سے بہت اچھی واقفیت رکھتے تھے۔ اُردو، نہرو جی کی والدہ، اہلیہ، دادی اور نانی کی مادری زبان تھی جبکہ خود نہرو جی نے احمد نگر کی اسیری کے دوران مولا نا ابوالکلام آزاد سے اُردوکا درس لیا تھا۔ پنڈت جواہر لال کی بیٹی اندرا ان سے ہمیشہ خط میں اُردو اشعار کی فرمائش کیا کرتی تھیں۔ احمد نگر جیل سے لکھے گئے اپنے ایک خط میں وہ اندرا جی کو لکھتے ہیں۔ ''تم نے ہر خط میں جھے اُردوکا شعر لکھنے کو کہا تھا لیکن میں نے اس پڑمل نہیں کیا کہ اُردویا ہندی کے خطوط سنسروا لے روک لیتے ہیں۔ میں جھے اُردوکا شعر لکھنے کو کہا تھا لیکن میں نے اس پڑمل نہیں کیا کہ اُردویا ہندی کے خطوط سنسروا لے روک لیتے ہیں۔ وہ ان میں پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غالب کے اشعار قدر سے مشکل ہوتے ہیں۔ ان کے مقابلے میں اُردو کی ہلکی پھلکی شاعری زیادہ مفیدر ہے گی۔ ذیل میں دو اشعار لکھ رہا ہوں۔ ایک غالب کا ہے اور دوسرا فلم طباطبائی کا۔'

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

اس طرح طئے کی ہیں ہم نے منزلیں ایر گئے، اُٹھ کر چلے

ا شعار لکھنے کے بعد عموماً انگریزی میں ترجمہ بھی کرتے تھے۔ نہرو جی کی اہلیہ کملا نہروکوجھی اُردو سے بڑا شغف تھا۔ جن دنوں اُردو کے مشہور محقق قاضی عبدالودود سوئٹڑ رلینڈ کے ایک نرسنگ ہوم میں زیرِ علاج تھے، ان ہی دِنوں کملا نہرو بھی و بیل بغرضِ علاج مقیم تھیں۔ قاضی صاحب کے مطابق کملا نہرو اُردو جانتی تھیں اور بر آمدے میں آرام کری پردراز اُردوکی کتابیں پڑھا کرتی تھیں۔

فرات گور کھپوری کسی زمانے میں نہروجی کے سکریٹری تھے۔جس زمانے میں رگھوپتی سہائے فراتی گور کھپوری اللہ آباد یو نیورٹی میں انگریزی کے استاد تھے، ان ہی دِنوں کا ایک واقعہ ڈاکٹر مجرحسن نے اپنے مضمون' نہرواور میں' میں تحریر کیا ہے۔

'' جوا ہر لال نہر و کی جیل یا تر اُ کا سلسلہ جاری تھا۔ جیل سے حیوٹ کر آئے تو

ملنے والوں میں ایک صاحب کا کارڈ سامنے آیا، لکھا تھا آر سہائے فراق ۔نہروجی نے ذہن پر زور ڈالا، کچھ یاد نہ آیا۔اتنے میں فراق صاحب داخل ہوئے۔ جواہر لال نہرو نے تپاک سے خیر مقدم کیا ''ارے رگھویتی تم ہو۔ فراق کب سے ہوگئے۔۔۔؟

فراق صاحب نے مخصر لفظوں میں جواہر لال نہرو کی جیل یاترا کے دوران شاعری کرنے کا حال سایا، بولے''اس بارجیل گیا تو تم رگھو پتی سہائے سے آر۔سہائے فراق ہوگئے، اگلی بارجیل گیا تو تم فقط ''بائے فراق''رہ جاؤگے۔''

یہ جان کرشا ید بہت لوگوں کو تعجب ہو کہ پنڈت نہرو' لال''کو' الف'' سے نہیں بلکہ' ع'' سے لکھتے ہے۔ ظفر پیا می اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ مصر کے جمال عبدالناصر کے دورہ ہند کے موقع پرایک محفل میں نہرو جی نے جمال عبدالناصر سے جب یہ کہا کہ میرے نام کے تینوں الفاظ جوا ہر، لعل اور نہروعر بی یا فارسی سے آئے ہیں تو جمال عبدالناصر نے یہن کرجواب دیا کہ بیالفاظ فارسی نہیں خالص عربی ہیں۔

ینڈ ت جواہر لال نہر و کی اُردو دوستی کا یہ نا قابل فراموش واقعہ بھی ہماری نئینسل تک پہنچنا ضروری ہے۔ جمہوریۃ ہندگی آئین ساز اسمبلی میں زبان کے سوال پر بحث چل رہی تھی ۔سوال بہ تھا کہ کن زبانوں کوآٹھویں جدول میں رکھ کرقومی زبان کا درجہ دیا جائے۔ پیڈت نہرو نے جن زبانوں کی فہرست پیش کی ان میں اُردوجھی تھی کاس پر جبل پور کے ایک کانگریس سیٹھ گووند داس نے چلا کر بوچھا'' اُردو بھلاکس کی مادری زبان ہوسکتی ہے' ؟ پیڈت نہرونے اسی جھلا ہٹ کے لیجے میں چیخ کر جواب دیا'' اُر دومیری اور میری دا دی کی زبان ہے۔'' اُرد و کے فروغ کے لیے ہمیشہ انھوں نے مخلصا نہ کوششیں کیں اور اس باب میں فرقہ پرستوں اورمتعصبوں کوتر کی بہتر کی جواب دیتے رہے۔ نروری 1958ء کوانجمن ترقی اُردو ہند کی گل ہند اُر دو کا نفرنس کے افتتا کی اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا تھا۔ ۔'' مجھے اردو کے بارے میں بالکل فکرنہیں۔ وہ ایک جان دار زبان ہے۔اسے دبانا یا ختم کرنا ناممکن ہے۔لیکن تنگ دلی کے مظاہرے پر مجھے اکثر افسوس ہوتا ہے۔میری خواہش ہے کیار دوتر قی کریے ، پھلے پھولے۔'' وہ ادبیوں اور شاعروں سے بہت قریب تھے۔خاص طور پر اردو کے شاعروں اورادیبوں کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔ جوش ملیج آبادی سے تو اُن کی دوستی بڑی گہری تھی۔ جوش صاحب جب بھی جا ہتے ،انھیں پیڈت جی کے ساتھ ملا قات کے لیے وقت مل جا تا۔ دونوں میں چوٹیں بھی چلتیں اور ہنسی ٹھٹھا بھی ہوتے آپ نہ صرف شعرا کی سریرستی کرتے بلکہ مشاعروں میں شرکت بھی کرتے اور بھی اپنی رہائش گاہ تری مورتی میں شعری نشستوں کا اہتمام بھی کرتے۔ 1948ء میں شخ محمہ عبداللہ اور بخشی غلام محمہ نے ذاتی دلچیسی لے کر سری نگر میں ایک مشاعرے کا اہتمام کیا تھا۔ بقول جگن ناتھ آزا داس مشاعرے کی صدارت اور نظامت دونوں کے فرائض نہرو جی نے انجام دئے۔فہرست سامنے رکھ کر کیے بعد دیگرے ایک ایک شاعر کوزحمتِ کلام دیے رہے۔ اس سلسلے کا ایک دلچسپ واقعہ بھی بیان کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ واقعہ کنور سکھے بیدی سحر اکثر ا پیغے دوستوں کو سناتے تھے۔جشن جمہور کا مشاعر ہ بیٹر ت نہر و کی صدارت میں لال قلعہ میں منعقد تھا۔ کنورمہندر سنگھ بیدی نظامت کرر ہے تھے۔ جوش ملیح آبادی کا نام یکارا گیا توانھوں نے بڑے جوش وخروش کے ساتھا پنی نظم'' ماتم آ زادی'' سنائی نظم کیاتھی ملک کی آ زادی اُورحکومت پر براہِ راست حملہ تھا۔ ً کھدر پہن پہن کے بدا طوارآ گئے د ریر سفید پوش سیه کا رآ گئے

چلنے لگی لغت پہ چھڑی انقام کی چھانی گئیں تمام جو لفظیں تھیں کام کی رخمان ہی کی بات چلی اور نہ رام کی گڈی سے تھنچ گئی جو زباں تھی عوام کی

وہ جو تمام راہزنوں کا امام ہے وہ شخص آج خضر علیہ السلام ہے

حگام مجرموں کے ہیں دامن سیئے ہوئے می آئی ڈی ہے بادۂ غفلت پیئے ہوئے داروغہ جی ہیں قول بدوں کو دیے ہوئے چوروں سے کوتوال ہے سازش کئے ہوئے

ہوئے ہوئے برطانیہ کے خاص غلامانِ خانہ زاد برطانیہ کے خاص غلامانِ خانہ زاد دیتے تھے لاٹھیوں سے جو گئب وطن کی داد جن کی ہرایک ضرب ہے اب تک سروں کو یاد وہ آئی سی لیں اب بھی ہیں خوش وقت و بامراد

شیطان ایک رات میں انسان بن گئے جتنے نمک حرام تھے کپتان بن گئے

ان بن کیے وحشت روا، عناد روا، دشمنی روا ہلچل روا، خروش روا، سنسنی روا رشوت روا، فساد روا، رہزنی روا

انسان کا لہو تو پیو اذِن عام ہے انگور کی شراب کا پینا حرام ہے

وہ تازہ انقلاب ہوا آگ پر سوار وہ سنسائی آنچ وہ اُڑنے گے شرار وہ ملطاں ہوا غبار اوہ شلطاں ہوا عبار اے بے خبر وہ آگ گئی آگ ہو شیار

جوش صاحب پورے کم مراق کے ساتھ نظم پڑھے جارہ ہے تھے۔ جُمع ہا تعلیا رہوکرایک ایک شعر پر بے تعاشا دادد سے رہا تھا۔ جناب صدر پنڈت نہر و بڑے شوق سے نظم من رہے تھے اور ناظم جلسہ بیدی سحر (جود تی کے مجسٹریٹ تھے) کی حالت دیدنی تھی۔ وہ کریں بھی تو کیا کریں۔۔۔مشاعرہ جب ختم ہواتو کورصاحب نے جوش صاحب سے دوستانہ شکایت کرتے ہو سے از راہ مزاح کہا گئن اب ساحب دوستانہ شکایت کرتے ہو سے از راہ مزاح کہا گئن اب میری پھٹٹی ہوجائے گی۔' دوسرے دن نہر و بی کی طرف سے جوش صاحب! آپ کوتو کوئی کچھ نہ کہے گاگئن اب میری پھٹٹی ہوجائے گی۔' دوسرے دن نہر و بی کی طرف سے جوش صاحب اور کنورصاحب نے نام فرمائش آئی کہ مشاعرے میں ہونظم پڑھی تھی، وہ بھی ساتھ لائیٹ ۔ جوش صاحب کتام یہ پیغام بھی تھا کہ آپ نے لال قلعہ کے مشاعرے میں ہونظم پڑھی تھی، وہ بھی ساتھ لائیں۔ کنورصاحب کہتے ہیں کہ''اب تو بڑی حدتک یقین ہوگیا کہ پچھ نے بچھ ہونے والا ہے۔''کین جوش صاحب اور کنورمہندرسکھ ، پری سخرتری مورتی ہاؤس پنچ تو کیا دیکھتے ہیں کہ مُشاک کہ تھی ہوں اور جوش صاحب خوال ہے دونوں کواحترام سے بٹھایا ور جوش صاحب سے فرمائش کی کنظم'' ما تم صاحب کا انظار ہور ہا ہے۔ پٹڑت جی کے علاوہ اندرا بی اور کوئل کے مشاعرے میں نہیں سے نظم سننے کے آرزومند ہیں۔ کنور صاحب فرمائے ہیں'' یونئہ یہ اصحاب جو کل کے مشاعرے میں نہیں سے نظم سننے کے آرزومند ہیں۔ کنور صاحب فرمائے ہیں'' یہ نظشہ دیکھنے کے بعد میری جو رہ کی انتہا نہ رہی۔'' یہ شھار دودوست، ہندوستان کے اولین واریاعظم پنڈت جو اہر لال نہر وجن کا جواب ملنا بہت شکل ہے۔

فرہنگ

I (الف) الفاظ ومعانى:

اسیری = (ا_مث)قید، نظربندی سنم = (ا_ند) اختساب، سی بات سے روکنا شغف = (ا_ند) اختساب، سی بات سے روکنا شغف = (ا_ند) بے حد محبت، بے انتہار غبت والا انتخام = (ا_ند) انتظام، بندوبست واقفیت = (ا_مث) جان پہچان، شناسائی، جانچ پر کھ اہتمام = (ا_ند) انتظام، بندوبست اختساب = (ا_ند) حساب، جانچ پر تال خفیہ = (ند صف) پوشیده، چھپاہوا محقق = (ا_ند) حساب، جانچ پر تال دیدنی = (صف) دیدنی = (صف) دیمنے کے قابل جواہر ہیتی پھر جیسے الماس، یاقوت، ہیراوغیرہ لعل = (ا_ند) سُر خرنگ کے جواہر، قیتی پھر جیسے الماس، یاقوت، ہیراوغیرہ

سازش = (امث) کسی کی مخالفت کے لیے آپسی اتفاق اِذن = (امذ) حکم، اجازت i
 i
 i
 i
 i
 i
 i
 i
 i
 i
 j
 i
 j
 i
 j
 j
 i
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 j
 jاراكين = (ا ـ مذ)رُكن كى جمع مجمبر،أمراء ، وزراء خروش = (ا ـ مذ)شور،غل عِنادِ = (صف)لڑائی،دشنی شرکت = (ا۔مث) شامل ہونا،شریک ہونا اجلاس = (ا۔مذ) حامم کے بیٹھنے کی جگہ، دربار، جلسہ فروغ = (ا۔مذ) روشنی، چیک، ترقی طم مراق = (طَم مط مراق) (امنه) شان وشوكت، دهوم دهام (ب): مرکبات: جاندار = طاقت در، مضبوط، زنده ازراهِ مزاح = مذاقاً مزاح کے انداز سے عزیزوا قارب = رشته داراور دوست تنگ د لی = کم ظرفی ، کنجوبی فرقه پرست = تنگ نظر بداطوار = يُرے حيال چلن کا سیه کار = بداطوار خیر مقدم = (خےر، مُق، دَم) استقبال بادهٔ غفلت = غفلت کی شراب، غفلت کا نشه راه زن (= كُثير ا، ڈاكو زحمتِ كلام = كلام يرهض كادعوت دينا (ج): محاورے: ترکی بهتر کی جواب دینا = جیسا کوئی کھے دیسا جواب دینا / سخت جواب دینا چوٹ کرنا = وار چیلنا جملہ ہونا/ طنز کرنا ۔ II (الف) ایک جملے میں جواب لکھئے۔ ا) پنڈ ت جواہر لال نہر وکو کس زبان سے دلی لگاؤتھا؟ ۲) احمدُگرجیل میں پنڈت نہرونے کس کی مددسے اُردوسیکھی؟ ۳) پنڈت نہرواینے پورے نام کا إملائس طرح لکھا کرتے تھے؟

م) رگھویتی سہائے فراق یو نیورسٹی میں کونسامضمون پڑھایا کرتے تھے؟
۵) نهرونے کا نگریسی لیڈرسیٹھ گووند داس کے سوال کا کیا جواب دیا؟
۲) لالَ قلعے کے مشاعر ہے میں سنائی گئی جوش کی ظم کاعنوان کیا تھا؟
 کی مشاعرے میں نظم سنانے کے بعد کنور سنگھ نے جوش سے کیا کہا؟
۸) ہندوستان کےاُر دودوست پہلے وزیرِ اعظم کون تھے؟
(ب) دوتین جملوں میں جواب لکھئے۔
9) نهرونے اندرا کی فر مائش کا کیا جواب دیا؟
۱۰) قاضی عبدالودود نے کملانہرو کے اردویت شغف کے بارے میں کیا کہا؟
اا) فراق کی زبانی جیل یا ترا کے دوران شاعری کا حال من کر نہرونے کیا جواب دیا؟
۱۲) نېږ واور جوش کې دويتي کس قتم کې تقي ؟
۱۳۷) پنڈ ت نہرونے جوش اورمہندر سنگھ کوتری مورتی ہاؤس آنے کی دعوت کیوں دی؟
(ج) تفصیلی جواب لکھئے۔
وں۔ ۱۴) جواہرلال نہروکی اردودوستی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ لکھئے۔ سات
۱۵) جوش کی نظم'' ما تم آزادی''میں کس پر چوٹیل کی گئی ہیں؟
III (الف) متن کے حوالے سے جملوں کی وضاحت سیجیجے۔
۱۲) ''اردویا ہندی کےخطوط سنسروالے روک لیتے ہیں۔''
 ۱۷) "الكل بارجيل گيا توتم فقط 'بإئے فراق 'ره جاؤگے۔"
۱۸) "اردومیری اور میری دادی کی زبان ہے۔"
۱۹) ''اردو بھلائس کی مادری زبان ہوسکتی ہے؟'' بیرین چین کے میرین کی سازی کا جی اس کے میرین کا میں اس کے میرین کا میں اس کے میرین کا میں کا میں کا میں کا می
۲۰) ''جوش صاحب! آپ کوتو کوئی کچھنہیں کہے گالیکن اب میری چھٹی ہوجائے گئی''
(ب) جمع اورواحد کے لحاظ سے غیر موزوں لفظ پر نشان لگائیئے۔
۲۱) واقعات، برسات، حالات ۲۲) الفاظ، اعمال، احسان
٢٣) محافظ، ممالک ٢٣) فرائض، حقائق، جائز
۲۵) خطوط ، جنون ، فنون ۲۲) جواہر، طاہر، جزائر
37

(ج) ذیل کے جملوں کے خط کشیدہ الفاظ کو ہدایت کے مطابق تبدیل سیجئے۔

۲۷) غالب کے اشعار قدرے آسان ہوتے ہیں۔ (ضد)

۲۸) ہم کو جنت کی حقیقت معلوم ہے۔ (جنس)

۲۹) اردوایک جاندارزبان ہے۔ (مترادف)

۳۰) میرےنام کے تینو<u>ں الفاظ جواہر اعل</u> اور نہر وعربی یا فارسی سے آئے ہیں۔ (واحد)

الله) نهروفرقه پر ستون اور متعصبون کوترکی بهترکی جواب دیتے رہے۔ (محاورے کے معنی)

قواعد: معنی کے لحاظ سے جملوں کی دوشمیں ہیں۔ (۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ

إن جملول كوغورسے يركھئے۔

ا) نہروجی نے احم نگر کی اسیری کے دوران مولا نا ابوالکلام آزاد سے اردو کا درس لیا تھا۔

۲) اردوکے مشہور محقق قاضی عبدالودود سوئٹز رلینڈ کے ایک ٹر سنگ ہوم میں زیر علاج تھے۔

٣) جوش صاحب پورے طم مراق کے ساتھ نظم پڑھے جارہے تھے۔

سرگرمی:

اُردو زبان ایک مقبول زبان ہے۔ اس زبان کی مقبولیت کا پیمالم ہے کہ اس کے کئی اشعار زبان زد خاص وعام ہیں۔اردوزبان سے ناواقف شخص بھی موقع بہموقع اشعارا ستعال کرتا ہے جیسے۔

سر فروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

أستادكي مدد سے ایسے شہوراشعارا پنی بیاض میں نقل سیجئے۔

• اُردوز بان سے متعلق کوئی گیت یا ترانه ترنم سے اپنے اسکول کے جلسے میں پیش سیجئے۔

• مرکزی حکومت کی جانب ہے آج بھی جشن جمہوریہ کے موقع پرلال قلعہ میں مشاعرہ منعقد کیا جاتا ہے۔

ملک کے مشہور ومعروف شعراء کو مدعو کیا جاتا ہے۔ آپ بھی اپنے اسکول میں مشاعرے کا انعقاد کیجئے۔

 $\Diamond \Diamond \Diamond \Diamond$

سبق:7



رشوت

جوش مليح آبادي

تخلیق: نظم میں کسی بھی موضوع کو تسلسل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔نظم کے مصرعوں کو بند کی شکل میں لکھا جاتا ہے اور بند میں چار، پانچے ، یا چھر مصرعے ہوتے ہیں۔شعراء نظموں میں مختلف ساجی مسائل کو کا میا بی کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل نظم' رشوت' میں شاعر انقلاب جو آس ملیے آبادی نے ساج کے ایک اہم مسئلہ کو اجا کر کیا ہے۔ اس قشم کے بیچے مسائل کے تدارک کی بیکوشش صبحے معنوں میں قابل ستائش ہے۔ اس نظم میں شاعر نے چور بازاری ، بے ایمانی ، بے ضمیری اور رشوت خوری کا پر دہ فاش کیا ہے۔

تخلیق کار: نام شبیر حسن خان، جوش تخلص، 5 ردسمبر 1898ء ایک علمی واو بی گھر انے میں پیدا ہوئے۔ ذاتی مطالعہ سے انھوں نے اپنی علمی معلومات میں اضافہ کیا۔ ایک عرصہ تک دارالتر جمہ، جامعہ عثانیہ حیدر آباد میں کام کرتے رہے۔ بعد از ال دہلی کے دوران قیام ایک اوبی رسالہ ''کلیم' شائع کیا اور سرکاری رسالہ ''آج کل' کے مدیراعلی رہے سیم ہند کے بعد 1956ء میں یا کستان کے شہر کراچی منتقل ہوئے اور وہیں 1982ء میں ان کا انتقال ہوا۔

جوش ایک قادرالکلام شاعر تھے۔ان کا شاراردو کے مشہورنظم گوشعراء میں ہوتا ہے۔ان کے کلام کے متعددالیہ یشن شائع ہو چکے ہیں۔ نقش وزگار 'شعلہ شبغ'، حرف و حکایت'، جنون و حکمت'، فکرونشاط'، آیات و نغمات'، عرش وفرش'، سنبل و سلاسل'اور 'سموم وصبا'ان کے مجموعے کلام ہیں۔ان کی خودنوشت سوانخ''یادوں کی برات' کوکافی مقبولیت حاصل ہوئی۔



لوگ ہم سے روز کہتے ہیں بیعادت چھوڑئے ہے تجارت ہے خلاف آدمیت چھوڑئے اس سے بدتر لت نہیں کوئی ہولت چھوڑئے روز اخباروں میں چھپتا ہے کہر شوت چھوڑئے احمقانہ ہر عمل ہر قول مجنونانہ ہے اینی بہتی ناصحوں کا ایک یاگل خانہ ہے ہاتھ سے کھودیں اگر اس چیز کو یائیں گے کیا ہم اگر رشوت نہیں لیں گے تو پھر کھائیں گے کیا قیر بھی کردیں تو ہم کو راہ پر لائیں گے کیا ۔ یہ جنونِ عثق کے انداز حجیث جائیں گے کیا ملک بھر کو قید کردے کس کے بس کی بات ہے خیر سے سب ہیں کوئی دو چار بس کی بات ہے یہ ہوں یہ چور بازاری میہ مہنگائی یہ بھاؤ (رائی کی قیت ہوجب پر بت تو کیوں آئے نہ تاؤ ا پنی تخواہوں کی مدتی میں ہے یانی آ دھ یاؤ اورلا کھوں ٹن کی بھاری اینے جیون کی ہے ناؤ مستعدین ہم سے جورشوت چھڑانے کے لئے ریت میں تھیتے ہیں وہ کشی جلانے کے گئے سب سے پہلے خوں آشامئی صنعت رو کئے سیخ زن سرمایہ داری کی شقاوت رو کئے اتنی کم تنخواہ دینے کی بھی جسّت روکئے کے روز وسٹ بڑھتی ہوئی چیزوں کی قیت روکئے به ہلاکت خیزیاں جس دن فنا ہوجا میں گی رشوتوں کی آندھیاں دَم میں ہوا ہوجا کیں گ

فرہنگ

I (الف) الفاظ ومعانى:

 $\ddot{z}_{j}(z) = (-a\dot{z}_{j}) \, dz_{j}(z)$ $\ddot{z}_{j}(z) = (-a\dot$

جنوں = (ا۔مذ) دیوانگی ہوں = (ا_مث) لا کچ ناؤ = (ارمث) تشتی مستعد = (صف) تیار،آماده، چست شقاوت = (ا مث) برنصيبي، برمعاشي كھينا = (مص) چيوسےناؤچلانا خسّت = (ا_مث) بخيلي، تجوسي (ب) مركبات:

خوں آشامی = خونخواری ظلم و تتم ہلاکت خیز = تباہ کرنے والا تغيزن = تلوار چلانے والا جنون عشق 🗕 عشق کی د یوانگی خلاف آ دميت = انسانيت كيخلاف روز دشب = دن ورات

(ج) محاورے: راہ پیلانا = سیدھاراستہ بتانا تاؤ آنا = غصہ آنا

(د) معنوی فرق:

چھٹنا = صاف ہونا، بکھرنا چُور = ریزه ریزه ممکڑے چور = دوسروں کا مال پُرانے والا عمل = کام امل = أميد،آرزو ربیت = رواج دَم = لمحه،سانس مُلک = دلیس،سلطنت رُم = بِوِنچِه مَلک = فرشته

II (الف) درج ذیل کے جواب ایک جملے میں لکھئے۔

- ا) شاعر کونسی عادت کوخلاف آ دمیت کهه ریا ہے؟
- ۲) شاعرا بی بستی کوکن لوگوں کا یا گل خانہ کہدر ہاہے؟

س) شاعر کی نظر میں رشوت نہ لینے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
(ب) تفصیلی جوابات لکھئے۔
۴) شاعر کے نز دیک رشوت کوچھوڑ ناکس لئے محال ہے؟
۵) رشوت ستانی کومٹانے کے لئے کو نسے اقد امات کرنے چاہئے؟
(ج) اس نظم کا خلاصه ک <u>ص</u> ئے۔
III (الف) درج ذیل بند کوغور سے بڑھ کراس میں لکھے گئے غلط الفاظ کی جگہ جے الفاظ درج کیجئے۔
لوگ ہم سے روز کہتے ہیں بہ لعنت چھوڑ ئے
یے شرارت ہے خلاف آ دمیت چھوڑئے
اس سے بہتر لت نہیں کوئی ، بیات جھوڑئے
روز خبروں میں چھپتا ہے کہ رشوت حجبورٹئے
احتقانہ ہر عمل ہر بول رمینونانہ ہے
اپنی نستی کاہلوں کا ایک پاگل خانہ ہے
(ب) پہلے دولفظوں میں جو تعلق ہے اس کی مناسبت سے اگلا لفظ ککھئے۔
۲) رشوت : جوش :: آمد بهار :
ے) احمق : احمقانہ :: ناصح :
٨) فا : بقا :: قيد :
9) عادت : لت :: ہوں :
(ج) صیح جواب کی نشاندہی کیجئے۔
۱۰) بیتجارت ہے خلاف آ دمیت جیموڑئے
بیتجارت سےمراد: سود، رشوت، قرض

اا) رائی کی قیت ہوجب پربت تو کیوں آئے نہ تاؤ تاؤمیں آنے کی وجہ: حجورتی سی حجھوٹی چیز کی مہنگائی رائی کی قیمت میں اضافیہ يهار جبيها نقصان ۱۲) ریت میں کھیتے ہیں وہ کشتی چلانے کے لئے۔ اس کا مطلب ہے: حالات سے نباہ کرنا نامکن کومکن سمجوزا ۱۳) اپنی بنتی ناصحوں کا ایک پاگل خانہ ہے بي عن المجدد المنطقة ا المنطقة ال سرعه الهجه. (د) درج ذیل الفاظ سے قوافی کی جوڑیاں بنا پیئے۔ رشوت، مجنونانه، بھاؤ، قیمت، فنا، تاؤ، عملی سرگرمی: ک سر رقی.
ساج میں موجود برائیوں پر کھی گئ نظموں کو تلاش کیجئے اور اپنی جماعت میں پڑھ کر سنایئے اور اپنے استاد
سنظم کی تشریح ساعت کیجئے۔
سنظم ترکیب بند کی ہیئت میں لکھی گئ ہے۔اس نظم میں ہر بند کا آخری شعر جدا گانہ ہوتا ہے۔اس نظم کے ہر بند کے قافیوں کی فہرست بنایئے۔

سبق:8



قول فيصل

مولانا ابوالكلام آزاد

تخلیق: مولانا آزاد کے بیانات کا مجموعہ کتابی شکل میں'' قولِ فیصل'' کے نام سے شائع ہوا ہے۔ یہ بیانات انگریزی حکومت کے استغاثہ کے جواب میں دیئے گئے تھے۔ آزادایک شعلہ بیاں مقرر تھے۔ فصح و بلیغ زبان اور اشعار کا برجستہ استغال ان کی تحریر وتقریر کا ایک خاص وصف ہے۔ اِس تقریر سے اُن کی صدافت پہندی اور جرائت مندی کا اندازہ ہوتا ہے۔

تخلیق کار: مولانا آزادگا اصلی نام می الدین، ابوالکلام لقب اور آزاد خلص تھا۔ ان کی پیدائش 11 رنومبر 1888ء میں مکہ مکرمہ میں ہوئی اور انتقال 22 رفروی 1958ء میں ہوا۔ مولانا آزاد کی ابتدائی تعلیم والدین کی گرانی میں ہوئی۔ نوعمری ہی میں عربی، فارسی اور اُردوز بانوں میں مہارت حاصل کی۔ اوبی سفر کا آغاز شاعری سے موا دراصل مولانا نثری میدان کے شہوار تھے۔ اوبی دنیا مولانا کو ایک عظیم نثر نگار تسلیم کرتی ہے۔ ان کے اوبی سرمایے میں کی رسائل اور تصانیف شامل میں جن میں کاروانِ خیال، غبارِ خاطر، ترکاتِ آزاد، مکاتبِ آزاد، خطبات آزاداور قولِ فیصل اہم میں۔

مولانا آزاد بارہ سال کی عمر میں 'المصباح'' کے مدیر ہنے۔ مولانا شبلی نے ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کو دکھے کررسالہ 'الندوہ'' کا مدیر مقرر کیا۔ مولانا آزاد کا سب سے بڑا کا رنا مہالہلال ،اورالبلاغ کی اشاعت ہے۔ اس کے ذریعہ انھوں نے ہندوستانیوں میں آزادی کا جذبہ اُبھارا اور اتفاق واتحاد کی اہمیت کا احساس دلایا، ان کوششوں کے نتیج میں ان کی زندگی کا سب سے بڑا حصہ قید و بندکی نذر ہوگیا۔ ان کی بیش بہاخد مات کی بدولت اضیں مرکزی وزیر تعلیم مولانا آزاد کی ہوم پیدائش انھیں مرکزی وزیر تعلیم مولانا آزاد کی ہوم پیدائش لیعنی 11 رنومبر کو یوم تعلیم منانے کا اعلان کیا ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی حکمراں طاقتوں نے آزادی اور حق کے مقابلے میں ہتھیار اُٹھائے ہیں تو عدالت گاہوں نے سب سے زیادہ آسان اور بے خطا ہتھیار کا کام دیا ہے۔عدالت کا اختیار ایک طاقت ہے اور وہ انصاف وناانصافی دونوں کے لیے استعال کی جاسکتی ہے۔منصف گورنمنٹ کے ہاتھ میں وہ عدل وحق کا سب سے بہتر ذریعہ ہے کین جابراور ظالم حکومتوں کے لیے اس سے بڑھ کرانتقام اور ناانصافی کا کوئی آلہ بھی نہیں۔

تاریخ عالم کی سب سے بڑی ناانصافیاں میدان جنگ کے بعد عدالت کے ایوانوں میں ہی ہوتی ہیں، دُنیا کے بانیانِ مذاہب سے لے کرسائنس کے محققین تک کوئی پاک اور حق پیند جماعت نہیں ہے جو مجرموں کی طرح عدالت کے سامنے کھڑی نہ کی گئی ہو۔ بلا شبہ زمانہ کے انقلاب سے عہد قدیم کی بہت می برائیاں مٹ گئیں۔ میں سلیم کرتا ہوں کہ اب دنیا میں دوسری عیسوی کی خوفناک رومی عدالتیں اور از منہ متوسطہ کی پراسرار' انکویزیشن' وجود نہیں رکھتی ۔ لیکن میں ماننے کے لیے تیار نہیں کہ جوجذبات ان عدالتوں میں کام کرتے تھان سے بھی ہمارے نہیں رکھتی۔ لیکن میں ماننے کے لیے تیار نہیں کہ جوجذبات ان عدالتوں میں کام کرتے تھان سے بھی ہمارے زمانے کو نجات مل گئی ہے۔ وہ ممار تیں ضرور گرادی گئیں جن کے اندرخوفناک اسرار بند تھے لیکن دلوں کوکون بدل سکتا ہے جوانسانی خود غرضی اور ناانصافی کے خوفناک رازوں کا دفید بیں؟

عدالت کی ناانصافی کی فہرست ہوئی ہی طولانی ہے۔ تاریج آج تک اس کے ماتم سے فارغ نہ ہوتکی۔ ہم اس میں حضرت مسے جیسے پاک انسان کو دیکھتے ہیں جو اپنے عہد کی اجنبی عدالت کے ساتھ کھڑے کئے ۔ہم کواس میں سقراط نظر آتا ہے جس کوسرف اس لیے زہر کا بیالہ بینیا پڑا کہ وہ اپنے ملک کا سب سے زیادہ سچا انسان تھا۔ ہم کواس میں گلیلیو کا نام ماتا ہے ، جو اپنی معلومات اور مشاہدات کواس لیے جھٹلانہ سکا کہ وقت کی عدالت کے نزدیک ان کا اظہار بُرم ہے۔

یقیناً میں نے کہاہے''موجودہ گورنمنٹ ظالم ہے''لیکن اگر میں بینہ کہوں تواور کیا کہوں؟ میں نہیں جانتا کہ مجھ سے کیوں بیتو قع کی جائے کہ ایک چیز کواس کے اصلی نام سے نہ پچاروں؟ میں سیاہ کوسفید کہنے سے انکار کرتا ہوں۔ میں کم سے کم اور نرم سے نرم لفظ جواس بارے میں بول سکتا ہوں، یہی ہے۔

میں یقیناً کہتار ہاہوں کہ ہمارے فرض کے سامنے دوہی راہیں ہیں گورنمنٹ، ناانصافی اور حق تلفی سے باز آجائے۔اگر بازنہیں آسکتی تو مٹادی جائے۔ میں نہیں جانتا کہ اس کے سوااور کیا کہا جاسکتا ہے؟ بیتوانسانی عقائد کی اتنی پرانی سچائی ہے کہ صرف پہاڑ اور سمندر ہی اس کے ہم عمر کہے جاسکتے ہیں۔ جو چیز بُری ہے اسے یا تو درست ہونا چاہئے یا مٹ جانا چاہئے تیسری بات کیا ہوسکتی ہے؟ جب کہ میں اس گورنمنٹ کی برائیوں پریقین رکھتا ہوں تو یقیناً ید عانهیں مانگ سکتا کہ وہ درست بھی نہ ہوا وراس کی عمر بھی دراز ہو۔

میرااعتقاد ہے کہ آزادر ہنا ہر فرداور ہرقوم کا پیدائشی حق ہے۔کوئی انسان یا انسانوں کی گھڑی ہوئی بیورو کر سے میر اعتقاد ہے کہ آزادر ہنا ہر فرداور ہرقوم کا پیدائشی حق ہے۔کوئی اورغلامی کے لیے کیسے ہی خوش نمانام کیوں ندر کھ لیے جائیں وہ غلامی ہی ہے اورخدا کی مرضی اوراس کے قانون کے خلاف ہے۔ پس میں موجودہ گورنمنٹ کو جائز تسلیم خبیں کر تااورا پنامکلی ، ذہبی اورانسانی فرض سمجھتا ہوں کہ اس کی محکومی سے ملک اور قوم کو نجات دلاؤں۔

انصاف کی پامالی میں اس کی جرائت ان تھک اور دلیری بالکل لگام ہیں۔ سمرنا میں 80 فیصدی مسلمانوں کی آبادی ہے مگر وزیراعظم بغیر سی شرمندگی کے سیحی آبادی کی کثرت کا اعلان کر دیتا ہے۔ یونانی حکومت تمام اسلامی آبادی کوخون اور آگ کے سیلاب میں غرق کر دیتی ہے لیکن وہ بے دھڑک ترکی مظالم کی فرضی داستانیں بیان کرتا رہتا ہے اورخودانگستان کے بیھیجے ہوئے امریکن کمیشن کی رپورٹ یوشیدہ کر دی جاتی ہے۔

پھر نہ تو ان تمام مظالم وجرائم کے لیے اس کے پاس اعتراف ہے نہ تلافی بلکہ ملک کی جائز اور باامن جدو جہد کو پامال کرنے کے لیے ہر طرح کا جبر وتشد دشروع کر دیا جاتا ہے اور وہ سب پھر کیا جاتا ہے جوگز شتہ ایک سال کے اندر ہو چکا ہے۔۔۔اس وقت تک ملک کے ہر ھے میں ہور ہاہے میں اگر ایس گورنمنٹ کو' ظالم' اور یا درست ہوجاؤیا مٹ جاؤنہ کہوں؟

کیا صرف اس لیے کہ ظلم طاقتور ہے اور اس کے پاس جیل ہے اس کا حقد ار ہوجانا ہے کہ اس کا نام بدل دیا جائے؟ میں اٹلی کے نیک اور حریت پرست جوزف میزینی کی زبان میں کہوں گا''ہم صرف اس لیے کہ تمھارے ساتھ عارضی طاقت ہے تمھاری برائیوں سے انکارنہیں کر سکتے۔''

میں اپنا بیان اٹلی کے قتیل صدافت گارڈینیو برونو کے لفظوں پرختم کرتا ہوں جومیری ہی طرح عدالت کے سامنے کھڑا کیا گیا تھا۔

''زیادہ سے زیادہ جو سزادی جاسکتی ہے بلاتامل دے دو۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ سزا کا حکم ککھتے ہوئے جس قدر جنبش تمھارے دل میں پیدا ہوگی ،اس کا عُشر عُشیر اضطراب بھی سزاسن کرمیرے دل کونہ ہوگا۔'' مسٹر مجسٹریٹ اب میں اور زیادہ وقت کورٹ کا نہ لوں گا۔ بیتاریخ کا ایک دلچیپ اور عبرت انگیز باب ہے جس کی ترتیب میں ہم دونوں کیساں طور پر مشغول ہیں۔ ہمارے جھے میں یہ مجرموں کا کٹہرا آیا ہے، تمہارے جھے میں میہ محسر بیٹ کی کرسی۔ وہ کرسی بھی اتنی ہی ضروری چیز ہے جس قدریہ کٹہرا۔ آؤاس یادگارا درا فسانہ بننے والے کام کو جلدختم کردیں۔ مؤرخ ہمارے انتظار میں ہے اور مستقبل کب سے ہماری راہ تک رہا ہے۔ ہمیں یہاں جلد جلد آنے دواور تم بھی جلد جلد فیصلہ لکھتے رہو۔ ابھی کچھ دنوں تک میہ کام جاری رہے گا یہاں تک کہ ایک دوسری عدالت کا دروازہ کھل جائے۔ بیخدا کے قانون کی عدالت ہے وقت اس کا جج ہے وہ فیصلہ ککھے گا اور اس کا فیصلہ آخری فیصلہ دروازہ کھل جائے۔ بیخدا کے قانون کی عدالت ہے۔ وقت اس کا جج ہے وہ فیصلہ ککھے گا اور اس کا فیصلہ آخری فیصلہ

فرہنگ

I (الف) الفاظ ومعانى

اضطراب = (ارمن) بے چینی، بے قراری تامل = (ارمنه) سوچ ،غور و فکر، شک پامالی = بربادی جنبش = (ارمن) حرکت، ہلچل داستان = (ارمث) کہانی، قصد دفینہ = (ارمند) خزانہ، وفن کیا ہوا انکویزیشن = آزمائش، تفتیش سقراط = (ارمند) یونان کا مشہور فلسفی جسے نہردیا گیا حریت = (ارمث) آزادی، غلامی کے بعد عارضی = (ارصف) وقتی، ہنگامی عُشر عشیر = (ارمند) دسویں جھے کا دسواں حصہ 1/100، بہت تھوڑا

(ب) مترادفات:

گھڑنا = بنانا،جھوٹی بات بنانا، مارنا، گزرنا، واقع ہونا

شامد = شهادت دینے والا ،گواہی دینے والا مجبوب معشوق

باز = دوباره، مکرر، کبوتر/ تینگ باز

(د) ہم آواز الفاظ کے معانی:

عُهد = دور، أحد = ايك صرف = خرج صرف = سوائ اً سرار = راز،سرکی جمع اِصرار = ضد،ہٹ قول = کہی ہوئی بات خول = چھلکا کل = برت باند اعلیٰ = بہت بلند

II (الف) درج ذیل سوالات کے جوابات صرف ایک جملے میں لکھتے۔

- ا) عدالت كاكياا ختيار بوتا ہے؟
- ۲) عدل وحق کاسب ہے بہتر ذریعہ کس کے ہاتھ میں ہے؟
 - ۳) کس وجه سے عہد قدیم کی برائیاں مٹ گئیں؟
 - م) تاریخ میں آج بھی سبات کاماٹم کیاجاتا ہے؟

 - ۵) سقراط کوز ہر کا پیالہ کیوں پینا پڑا؟
 ۲) ہر فر داور ہر قوم کا پیدائش حق کیا ہے؟
- مولانا آزادکس کی محکومی سے ملک اور قوم کو نجات دلانا چاہتے تھے؟
- ۸) کس کے حصے میں مجرموں کا کٹہر ااور کس کے حصے میں مجسٹریٹ کی کرسی آئی تھی؟

(ب) ان سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھتے۔

- ۹) تاریخ عالم کی سب سے بڑی ناانصافیاں کیا کیا ہیں؟
- انگریزی گورنمنٹ ہے متعلق ابوالکلام نے کیا کہا؟
- اا) مولانا آزاد کے سامنے فرض کی راہن کتنی ہیں؟ اورکون کونی؟
 - ۱۲) مولانا آزاد کم اورنرم الفاظ میں کیا کہنا چاہتے ہیں؟
- ۱۳) اٹلی کے قتیل گارڈنیو برونو نے عدالت میں کیاالفاظ کیے تھے؟

(ج) إن كَفْصِيلِ جُوابات لَكْصُهُ _

- ۱۲) مولاناابوالكلام آزادكان آزادي "متعلق كياعقيده تها؟
- 1a) وزیراعظم کے اعلان کے بعد یونانی حکومت میں مسلمانوں کوکن کن باتوں سے دوجیار ہونایڑا؟

III (الف) ان الفاظ كي واحد الجمع لكھئے۔

آخر، اسرار، بانیان، جذبات، داستان، ذریعه، حق، عالم

(ب) ان الفاظ کی ضد لکھئے۔ حق، سفید،

نق، سفید، عارضی، قدیم، محکوم، مهمان

(ج) سابقے اور لاتھے۔

ناپاک، <u>لا</u>جواب، رو<u>شناس، کار</u> آمد، بد<u>کار</u>، یتی<u>م خانه</u> مندرجه ذیل الفاظ کے ساتھ مندرجه بالا خط کشیده مناسب سابقوں اور لاحقوں کو جوڑ کرم کبات بنایئے۔ معلوم، علم، فرض، گر، صنعت، دوا

(د) بحواله متن درج ذیل جملوں کی وضاحت سیجئے۔

- ا) "نقیناً میں نے کہاہے موجودہ گور نمنٹ ظالم ہے۔"
- ۲) ''میرااعتقادہے کہ آزادر ہناہر فرداور ہرقوم کا پیدائشی حق ہے۔''
- ۳) ''ہمارے جھے میں یہ مجرموں کا کٹہرا آیا ہے، تمہارے حصہ میں مجسٹریٹ کی کرسی۔''
 - م) ''مورخ ہمارے انتظار میں ہے اور مستقبل کب سے ہماری راہ تک رہا ہے۔''

(ھ) يہلے دولفظوں كى مناسبت سے تيسر بے لفظ كا جوڑ لكھئے:

(1) قول : کهی ہوئی بات :: خول

(2) لاعلم : سابقه :: دواخانه :

(3) قولِ فيصل : مولا ناابوالكلام آزاد : :جواهر لال نهرو كى أردودوسى:

نهی = میں موجودہ حکومت کوجا ئربشلیم نہیں کرتا۔

ندا = البين المنتقم برجلات المنتقم برجلات المنتقم برجلات المنتقم برجلات المنتقم برجلات المنتقم برجلات المنتقل المنتقل

تعجب = واقعی جنگِ آزادی میں ہم نے بہت کچھ کھویا۔

تاسف = بائ! بيربادي كمنظرد كيضيمين جاتـ

تمنا = كاش! آج هم ميں كوئى سقراط جيسا سچااورآ زاد جيسا دلير ہوتا.

تنبیهه = هوشیارآ گے کاراسته پُرخطرہے۔

شرط = اگر ہمارے بزرگ قربانی نہ دیتے تو ملک آزاد نہ ہوتا۔

عرض = مهربانی فرما کر مجھےاس عذاب سے نجات دلا ہئے۔

. قسم = والله میں نے ان کی پیشانی پر بھی بل نہیں دیکھے۔

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس میں کہنے والے کے خیال اور اس کی خواہش یاجذ یہ کا اظہار ہو۔ مذکورہ جملوں سے امر، نہی ،ندا،استفہام پخسین ،تعجب، تاسف ،تمنا، تنبیہہ ،شرط،عرض اورقسم کااظہار ہور ہاہے۔ایسے جملے جملهٔ انشائه کہلاتے ہیں۔

درج ذیل ہرسوال کے لئے جارمتبادل دئے گئے ہیں،ان میں سے سب سے مناسب جواب چن کر لکھتے:

(1) وہ جملہ جوکسی واقعہ، کیفیت پاکسی صورت ِ حال کی خبر دے۔

(ج) جملهُ خبریه (د) حملهُ انثائیه (الف) جملهُ اسميه (ب) جملهُ فعليه

(2) جملهُ انشائيه وه جمله ہے جس ميں

(الف) کہنے والے کے خیال ،خواہش یا جذبے کا ذکر ہو (ب) ایک مندالیہ اورایک مند ہو

(د) فعلِ لازم اور فعلِ النام فاعل اور مفعول ہو (3) ''جوسز ادی جاسکتی ہے بلا تامل دے دو''۔اس جملہ انشائیہ میں ظاہر ہونے والاجذبہ ہے۔ (د) فعل لازم اورفعلِ متعدى ہو

(ج) تاليف (د) شرط

(الف) امر (ب) الخسين

(4) تنبیهه کوظا ہر کرتا ہواجملہ انشا کہ ہے۔

(الف) والله میں نے ان کی پیشانی پر بھی بل نہیں دیکھے (پ) پینہ کہوں تو اور کیا کہوں؟

(ج) کاش! کوئی سقراط جیسا سچااورآ زاد جیسا دلیر ہوتا۔ (د) ہوشیارآ گے کاراستہ پُر خطر ہے۔

(5) إن جملهُ انشائيه مين "شرط" كي مثال ہے۔

(الف) اگر محنت نه کرتے تو کامیاب نه ہوتے۔ (ب) ہائے! بیتا ہی دیکھی نہیں جاتی۔

(د) والله کمال کا آدمی ہے۔ (ج) میری ضرورت پوری کردیں۔

ىرگرمى:

نامورقو می رہنماؤں کے مخضرتعارف کے ساتھ تصویری البم تیار کیجئے۔

سبق:9

(۱) غرال

(حصدالف)

حسن شوقی

تخلیق: غزل اردوشاعری کی مقبول صنف ہے۔ بیصنف فارس کی دین ہے۔غزل وہ منظوم کلام ہے جس کا ہر شعر معنی و مفہوم کے لحاظ سے مکمل ہوتا ہے۔ غزل اور عشقیہ موضوعات لازم وملزوم ہیں۔ اس صنف میں عارفانہ، ناصحانہ، فلسفیانہ، سیاسی، ساجی غرض ہرفتیم کے مضامین بیان کئے جاتے ہیں۔غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے۔ جس کے دونوں مصرعوں میں ردیف و قافیہ کا استعال لازی ہے۔ بھی بھی دوسر سے شعر کے دونوں مصرعوں میں بیالتزام برتا جاتا ہے جسے دھسن مطلع، "کہتے ہیں۔غزل کے تمام اشعار کے مصرع ثانی میں قافیہ اور ردیف ہوتے ہیں غزل کے سب سے اچھے شعر کو بیت الغزل کہتے ہیں اور آخری شعر جس میں شاعرا پناتخلص استعال کرتا ہوتے ہیں غزل کے سب سے اچھے شعر کو بیت الغزل کہتے ہیں اور آخری شعر جس میں شاعرا پناتخلص استعال کرتا ہے مقطع کہلاتا ہے۔

تخلیق کار: نام حسن، شوقی تخلص، ان کا ذکر عموماً گولکنڈ ہے شعراء میں کیا جاتا ہے۔ ان کا تعلق دکن کے تین در باروں بعنی قطب شاہی، عادل شاہی اور نظام شاہی سلطنت سے رہا۔ شوقی کی عمر کا زیادہ ترحصہ و جیا پورہ میں گزرا۔ اُن کی زندگی میں ہی شہرت نے انھیں بام عروج پر پہنچادیا تھا۔

مشہور دکنی شاعرابن نشاطی نے مثنوی' کی پھولین' میں شوقی کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ بحثیت مثنوی نگار انھیں کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔' میز بانی نامہ' اور' فتح نامہ' ان کی دوشہور مثنویاں نظام شاہی دور کی یادگار ہیں۔ حسن شوقی نے غزلیات بھی کھیں۔ مندرجہ ذیل غزل خالص عشقیہ غزل ہے۔ جس میں شاعر نے محبوب کو کئی ناموں سے یاد کیا ہے۔

> ہے کل کر آہ بلبل، وہ گُل بدن کہاں ہے جِن مَن ہریا ہمارا، وہ مَن ہرن کہاں ہے

در بزم ماہِ رُویاں، خورشید ہے سریجن میں شمع ہوں جلوں گی، وہ انجمن کہاں ہے

از ہند تا خراساں، خوشبو ہوا ہے عالم گلزار نئیں خبرلیا، وہ یاسمن کہاں ہے لالہ سو لال میرا، لالی لگا گیا رے کوئی مُجُ خبر کراوئے، اس کا وطن کہاں ہے

رں ں اس شاہ جوان پرمیں تن من فدا کروں گا ایسا جو مست لائیں، وہ من ہرن کہاں ہے

کن یوں غزل سایا، جلتیاں کوں پھر جلایا سو رمدِ لا اُہالی، شوقی حسن کہاں ہے

I (الف) الفاظ ومعانى:

ین ہرن = دل پُرانے والا محبوب جِن = جسنے گل بدن = پھولول ساجسم والا نازک محبوب بِکل = بے چین ماه روياں 👤 حيا ندجيسے چېرے والا/ والی سريجن = محبوب خرا*س*ان = ملک کانام ياسمن = خوشبودار يھول ياسمين جلتیاں = جلنے والے، حد کرنے والے نیں = نہیں کن = کون،کس رند = شراني لاأبالى = شوخ ،الھڑ يوں/يو = يي فدا = نثار،قربان تن من = جسم وجان مست = متوالا،نشه میں چور،دیوانه،خوش مُجُ = مجھے لال = سرخ، پیارا،لاڈلا لائ لاله = ایک قتم کا سرخ پھول جس کے بیچ میں سیاہ نشان ہوتے ہیں۔

II (الف) الك جمل مين جواب لكھئے۔

ا) شاعر کوئس نے بے کل کردیا؟ ۲) دل کوچرانے والے کے لیے کونسالفظ استعمال ہوا ہے؟

۳) بزم میں محبوب کس کی مانند نظر آتا ہے؟ ۴) شاعر نے اپنے محبوب کی خوشبوکہاں کہاں محسوس کی؟

۵) شاعرخودکوکیا کهدرماہ؟ ۲) رندلااُبالی کانام کیاہے؟

(ب) ورج ذیل اشعار کی تشریح سیجئے۔ ۹) از ہند تا خراساں ،خوشبو ہوا ہے عالم گزار نئیں خبر لیا ، و ہ یاسمن کہاں ہے

۱۰) کن یون غرال سنایا، جلتیا ل کول پھر جلایا سور مدِ لا اُبالی ، شوقی حسن کہاں ہے

(ج) ذیل کے اشعار میں محبوب کے لیے جوالفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان کی نشاندہی سیجئے۔

اا) ہے کل کر آہ بلبل وہ گل بدن کہاں ہے جن من ہریا ہمارا وہ من ہرن کہاں ہے

۱۲) در بزم ماہِ روماِں خورشید ہے سریجن میں شمع ہوں جلول گی وہ انجمن کہاں ہے

۱۳) از ہند تا خراساں خوشبو ہوا ہے عالم گلزار نیں خبر لیا وہ یاسمن کہاں ہے (د) مندرجہذبل خط کشیدہ الفاظ کی ضد لکھ کرخانہ پُری سیجئے۔

۱۴) خدا کی نظر می<u>ں شاہ</u> اورایک ہیں۔

1a) <u>مہتاب</u> کی روشنیکی دین ہے۔

۱۲) بدیوسے ماحول آلودہ ہوجلا ہے۔چلوا گربتی کیپھیلا ئیں۔

	اک <u> گلوں سےبہتر ہیں جو</u> دامن تھام کیتے ہی _ا	
	2) عافل انسان <u>جوانی</u> مستی میں گزارتا ہے اور	
	·	
سے سب سے مناسب جواب چن کر لکھئے:	درج ذیل ہرسوال کے لئے چارمتبادل دئے گئے ہیں،ان میں۔	
	(1) اُردوشاعری کی مقبول ترین صنف ہے۔	1
(ج) قطعه (د) مرثیه	(الف) رباعی (ب) غزل	,
•	(2) وہ منظوم کلام جس کا ہر شعر معنی کے اعتبار سے ممل ہوتا۔	
(ج) نعت (د) قصیده	(الف) غزل (ب) حمد	
må. ()	(3) موضوعات جوغزل کے لئے لازم وملزوم ہیں۔	
(ج) طنزیه (د) عشقیه	(الف) رزميه	
	(4) غزل کا پہلاشعر کہلا تاہے۔	
(ج) مطلع (د) مقطع	(4) غزل کا پہلاشعر کہلا تا ہے۔ (الف) ردیف (ب) قافیہ	
0	(5) مطلع کی پیچان	
(ب) آخری شعر ہوتا ہے۔	(الف) دونوں مصرعے ہم قافیدہ ہم ردیف ہوتے ہیں کر 	
(د) سب سے پیندیدہ ہوتا ہے۔	(ج) شاعر کانخلص ہوتا ہے۔	
	(6) غزل میں مطلع کےعلاوہ دوسرے شعر کے دونوں مصرعوں	
	(الف) محسنِ مطلع	
(ج) شعراقجم (د)بيت الغزل	(7) غزل کاسب سے اچھا شعر کہلاتا ہے۔	
(ج) شعرافجم (د)بيت الغزل	(الف) ملك الشعراء (ب) بيت الشعر	
	(8) غزل کے آخری شعر کو کہتے ہیں۔	
(ج) تخلص (د) قافیه بند	(الف)مطلع (ب)مقطع	

(9) مقطع کی پیجان (الف) دونوں مصرعے ہم قافیہ وہم ردیف ہوتے ہیں۔ (ب) پہلاشعر ہوتا ہے۔ (ج) شاعر کاتخلص ہوتا ہے۔ (د) سبسے بیندیدہ ہوتاہے۔ • ہرلفظ کے دوقافیے لکھئے۔ پر گل ا بدن ا عالم ا ا ا ... ا .. • قدیم دکنی شعراء کا کلام اپنے استاد کی مدد سے پڑھ کر دکنی شاعری کالطف اٹھائے۔ اضافی معلومات: ی مقطع میں تخلص کا استعال شعراءا ہے مزاج کے لحاظ سے کرتے ہیں۔ عموماً صرف تخلص پراکتفا کیا جاتا ہے۔ بھی نام اور خلص مکمل طور پر برتا جاتا ہے اور بھی اس کے مقام میں تبدیلی بھی کی جاتی ہے۔ جیسے میر اِن نیم باز آنکھوں میں ساری مستی شراب کی سی ہے ۔۔۔۔۔۔ طرنِ بیدل میں ریختہ لکھنا <u>اسد اللّٰہ خال</u>، قیامت ہے

کن یوں غزل سایا جلتیاں کوں پھر جلایا

سو رِند لا اُبالی شوقی حسن کہاں ہے



(۲)غرول

مخلیق کار: مرزاغالب کا شار اُردو کے عظیم ترین شعراء میں ہوتا ہے۔نام مرزااسداللہ خان ، مرزانوشہ لقب ، بخیم الدولہ ، دبیرالملک جیسے شاہی خطابات سے نواز ہے گئے۔انھوں نے پہلے اسد پھرغالب تخلص اختیار کیا ، القب ، بخیم الدولہ ، دبیرالملک جیسے شاہی خطابات سے نواز ہے گئے۔انھوں نے پہلے اسد پھرغالب تخلص اختیار کیا ، الموق کے ہوآ گرہ میں پیدا ہوئے۔ بعد میں انھوں نے دبال گوا پنامسکن بنایا۔ غالب ایک زندہ دل روثن خیال انسان سے دندگی ہو یا شاعری انھول نے اپناالگ راستہ منتخب کیا۔ اُھیں اپنی فارسی دانی اور فارسی شاعری پرناز تھالیکن اردود یوان اردونظم ونثر سے آخیں شہرت نصیب ہوئی۔نثر میں ان کے خطوط کے مجموعے کافی مشہور ہیں۔اوران کا اُردود یوان بے حدمقبول ہے۔مرزاغالب کے کلام میں جدت ،شوخی ،ظرافت ،اور فلسفیانہ رنگ ماتا ہے۔1869 ء کودارِ فانی سے کوچ کر گئے۔

ئے۔ ابنِ مریم، ہوا کرے کوئی میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

بات پر وال زبان کٹتی ہے وہ کہیں اور سنا کرے کوئی

> حپال جیسے کڑی کمان کا تیر دل میں ایسے کہ جا کرے کو ئی

بک رہا ہوں جنون میں کیا کیا کچھ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

نہ سنو ، گر برا کیے کوئی نہ کھو ، گر برا کرے کوئی

روک لو گر غلط چلے کوئی بخش دو گر خطا کرے کوئی کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند کس کی حاجت روا کرے کوئی

کیا کیا خضر نے سکندر سے اب کسے رہنما کرے کوئی

'۔ جب توقع ہی اٹھ گئ غالب کیوں کسی سے گلا کرے کو ئی

فرہنگ:

[الفاظ و معاتى:ك

ابنِ مریم = بی بی مریم کے بیٹے، حضرت عیسیؓ جوایک بیغمبر تھے۔

جنون = (ا۔نم) دیوانگی

حاجت روا = ضرورت بوری کرنے والا، کنایاً خدا

خضر المشهور پیمبر حضرت خضر علیه السلام جن کی نبیت مشهور ہے کہ انھوں نے آبِ حیات

پیاہےاوروہ ہمیشہ زندہ رہیں گے، رہنما، رہبر

بخش دینا = معاف کرنا، درگذر کرنا

خطا = (ا_مث) قصور، گناه، غلطی

توقع = (ا۔مث) امید

II (الف) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھتے۔

- ا) ابن مریم سے شاعر کی مراد کیا ہے؟
- ۲) مرزاغالب کےمطابق،انسان کوکبروکناچاہے؟
 - ٣) کسی سے خطا ہوجائے تو کیا کرنا چاہئے؟

(ب) دونتین جملوں میں جواب دیجئے
م) غالب سے کیوں گلا کرنانہیں جا ہتے؟
۵) مرزاغالب نے اس غزل میں کیا کیا تھیجتیں کی ہیں؟
۲) '' بک رہاہوں جنوں میں کیا گیا گھو' سے شاعر کی مراد کیا ہے؟
 مرزاغالب كاكونساشعرآ پ كواچهالگااور كيون؟ وضاحت كيجئے۔
(ج) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجئے۔
 ۸) بات پروال زبان گٹتی ہے وہ کہیں اور سنا کر سے کوئی
۹) کیا کیا خطر نے سکندر سے اب کسے رہنما کر ہے کوئی
III (الف)'' کنٹیت''اس نام کو کہتے ہیں جو ماں، باپ، یابٹی کے علق سے مشہور ہوجائے ۔ جیسے
ا) ابنِ مریم ۲) امّ کلتوم ۳۷) اَبوحنیفه
(ب) درج ذیل اساء سے پہلے کنیت لگا کرخالی جگہوں کو پر سیجئے۔
1)قرض هم)
۲) لطوطه ۵)
۳) سیلی ۲) سیانی (و) سیلیب
ج. ان الفاظ کو جملوں میں استعمال سیجئے۔ (ج) ان الفاظ کو جملوں میں استعمال سیجئے۔
دوا، خطا، رہنما، تو قع
قواعدوبلاغت:
چال جیسے کڑی کمان کا تیر
دل میں ایسے کہ جا کرے کو ئی
اس شعر میں محبوب کی مستانی حیال کوکڑی کمان جبیبا بتایا گیا ہے۔کسی دوالگ چیزوں کوان کی مشترک

صفت کی بناپرایک دوسرے کی مثال دی جاتی ہے تواسے تشہیمہ کہتے ہیں۔تشہیمہ کے لیے جیسا،ایسا، جیسے،ایسے، مانند،طرح حروف تشہیمہ استعال کیے جاتے ہیں۔

> تشبیہہ کے پانچ ارکان ہیں۔جیسے اس شعر کے ارکانِ شبیہہ

> >) مشبہ حیال

۲) کشبہ ہو تیر

۳) وجنشبيه ناز، اكر ا

۴) غرض تشبیهه اترا کرچلنا

۵) حرف شبیه جیسے

ابنِ مرتبم ہوا کرے کوئی مرے ڈکھ کی دوا کرے کوئی

ندکورہ شعر میں 'ابنِ مریم''۔ بی بی مریم کے بیٹے حضرت میسیٰ "علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے، اگر شاعر کلام میں کسی واقعہ، قصہ یا کسی مذہبی روایت کی طرف اشارہ کرتا ہے تواہے 'صنعتِ تلمیح'' کہتے ہیں ، کہتے میں بظاہر مخضر الفاظ ہوتے ہیں لیکن اس کے پیچھے کوئی واقعہ، قصہ یا کہانی ہوتی ہے جس کو جانے بغیر شعر کا پورا لطف اٹھا یا نہیں جاسکتا۔ اس غزل کا ایک اور شعر صنعت تلمیح کی مثال ہے۔

کیا کیا خطّر نے سکندر سے
اب کسے رہنما کرے کوئی
استادسے درج ذیل اشعار میں بیان کئے گئے واقعات کی تفصیل معلوم سیجئے۔
ا نا رِ نمر و د کو کیا گلز ار
د و ست کو یوں بیا لیا تُو نے

نکلنا خُلد سے آ دم کا سُنتے آئے ہیں لیکن 7 بڑے ہے آبر وہوکر ترے کو چے سے ہم نکلے

ورج ذیل ہرسوال کے لئے جارمتباول دئے گئے ہیں،ان میں سے سب سے مناسب جواب چن کر لکھئے: (1) کلام میں کسی دوالگ چیزوں کواُن کی مشتر ک صفت کی بنایرا یک دوسرے کی مثال دی جاتی ہے تو

اُسے کہتے ہیں۔ (الف) تشییهہ کی تعداد ہے۔ (2) ارکان تشییهہ کی تعداد ہے۔ (الف) چار (ب) پانچ (ج) چھ (رد) سات

ن ول میں ایسے کہ جا کرے کوئی عال جیسے کڑی کمان کا تیر (3)

اس شعر میں استعال ہوئی صنعت کا نام ہے۔

(الف) صنعت تلميح (ب) صنعت تضاد (ج) صنعت تشبيهه (د) صنعت استعاره

(4) ہے ابن مریم ہُواکر ہے کوئی میرے دکھ کی دَواکر ہے کوئی

مٰدکورہ شعر میں اس صنعت کواختیار کیا گیاہے۔

ریں ان سعت واحدیار لیا ہے۔ (الف) صنعت بلیج (ب) صنعت بکرار (ج) صنعت بشہیر (د) صنعت جنیس

(5) کلام میں کسی واقعہ، قصّہ باروایت کی طرف اشارہ کرنا کہلاتا ہے۔

(الف) صنعت طباق (ب) صنعت الله (ج) صنعت استعاره (د) صنعت اشاره

(۳) غرول

اصغرگونڈ وی

تخلیق کار: اصغر گونڈ وی کی پیدائش 1854ء گور کھپور میں ہوئی اوران کی وفات الہ آباد میں 1936ء کو ہوئی۔ ان کا پورا نام اصغر حسین ہے انھوں نے ابتدائی تعلیم وتربیت کے بعدائگریز کی مدارس میں بھی چند دن تعلیم حاصل کی جس کی وجہ سے ان میں انگریز کی کتب بنی سے لطف اٹھانے کی صلاحیت پیدا ہوگئ تھی۔ یہی حال عربی وفارسی کا بھی تھا۔ اُن میں ادبی قابلیت اُن کے اپنے ذاتی مطالعہ اور فور وفکر کا نتیج تھی۔ اُن کے والد عرصہ تک اپنی ملازمت کے سلسلہ میں گونڈ و میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہے جس کی وجہ سے اصغر، اصغر گونڈ و کی کہلائے۔ اصغر عرصہ تک ہندوستانی اکا دی کے رسالہ 'میں میں اُنٹی ہوا۔

بیعشق نے دیکھا ہے، بیعقل سے پنہاں ہے قطرے میں سندر ہے، ذرہ میں بیاباں ہے سو بار ترا دامن، ہاتھوں میں مرے آیا جب جب آنکھ کھلی دیکھا، اپنا لهی گریباں ہے نیچ حسنِ تعین سے، ظاہر ہو کہ باطن ہو یہ قید نظر کی ہے، وہ فکر کا زنداں ہے آغوش میں سامل کے، کیا لطف سکوں اُس کو بیہ جان ازل ہی سے، پروردہ طوفاں ہے اصغر سے ملے لیکن، اصغر کو نہیں دیکھا اشعار میں سنتے ہیں، پچھ کچھ وہ نمایاں ہے اشعار میں سنتے ہیں، پچھ کچھ وہ نمایاں ہے

I (الف) الفاظ ومعانى:

ينهال = (الصف) يوشيده، جيميا هوا

بیابان = (امنه) رنگستان، جنگل، وریانه

دامن = (ا۔مٰد) آنچل، پلو

ریباں = (ا۔مذ) پوشاک کاوہ حصہ جو گلے کے نیچے ہو

II (الف) ایک جملے میں جوابات لکھنے

- ۱) عقل سے پنہاں چیز کوئس نے دیکھا ہے؟ ۲) عشق نے ذر ہے اور قطرے میں کیا گیادیکھا؟
- ۳) شاعر نے خواب میں کس کا دامن، سوبارتھاما؟ ۴) شاعر حسنِ تعین سے کب بیچنے کی بات کہدر ہاہے؟ ۵) ساحل کی آغوش میں شاعر کوکس لیے سکون میسر نہیں؟

(ب) درج ذیل اشعار کی تشریح سیجئے۔

- **رج ذیل اشعار کی تشرح سیجئے۔** بیعشق نے دیکھا ہے، بیعقل سے پنہاں ہے
- قطرے میں سمندرہے، ذرے میں بیاباں ہے
- آ غوش میں ساحل کے، کیا لطف سکوں اس کو
 - یہ جان ازل ہی سے، پروردہ طوفال ہے

III(الف) درج ذیل مصرعوں کوکمل سیجئے۔
۸) قطرے میں سمندرہے، ذریے میںہے
۹) ية قيد نظر كى ہے، وہ فكر كاه
۱۰) میں ساحل کے کیا لطف سکوں اُس کو
ال میں سنتے ہیں، پچھ پچھوہ نمایاں ہے
(ب) مختلف گروہوں سے متعلقہ الفاظ چُن کرگروہ بنا ہیئے۔
<u>الف</u> <u>غ</u> سرن قدي غم
مندر ميدي () دامن (آنسو نگههان ()
آنکھ گریبال قطرہ (
زندان ساحل باتھ ()
(ج) خالی جگہوں میں حروف (نے، میں، کا، کی، ہے،کو) کے استعال سے خالی جگہوں کو پر سیجئے۔
۱۲) بیشقد یکھاہے، بیعقل پنہاں ہے ۱۳) بیوتیدنظرہےوہ فکرزنداں ہے
۱۴٪ ميديو (مليكن اصغرنهين ديكها
1۵) آغوشساحل کے کیالطف سکوں اس کو
قواعد بلاغت
لے نیچ حسنِ تعین سے، <u>ظاہر</u> ہو کہ باطن ہو
یہ قید نظر کی ہے، وہ فکر کا زنداں ہے
مندرجہ بالاشعر میں'' ظاہر''اور''باطن''متضادالفاظ استعال ہوئے ہیں۔شعر کی الیی خصوصیت کوجس میں
متضادالفاظ استعال ہوتے ہیں اُسے صنعت تضادیا صنعت طباق کہتے ہیں۔

ع اصغر سے ملے لیکن اصغر کو نہیں دیکھا اشعار میں سنتے ہیں کچھ کچھ وہ نمایاں ہے

مندرجه بالاشعر میں لفظ'' کچھ'' دہرایا گیا ہے۔ابیاشعرجس میں ایک ہی لفظ کو دُہرایا جاتا ہے اُسے صنعتِ تکرار ماصنعت تکریر کہا جاتا ہے۔

درج ذیل ہر سوال کے لئے جارمتباول دئے گئے ہیں،ان میں سے سب سے مناسب جواب چن کر لکھئے:

(1) کلام میں متضادالفاظ استعمال کئے جائیں تووہ صنعت کہلاتی ہے۔

(الف) صعب تليح (ب) صعب تكرار (ج) صنعت بشبيهه (د) صعب تضاد

(2) صنعت ِتضاد کاایک اورنام

عت ِلضاد كا ايك اور نام (الف) صنعت ِطباخ (ب) صنعت ِطباق (ج) صنعت ِتباق (د) صنعت ِاتباع

(3) کسی شعرمیں ایک ہی لفظ کو بار بار دہرانا کہلاتا ہے۔

(الف) صنعت تلميح (ب) صنعت تشبيه

(4) ہے ۔ نیج حسنِ تعین ہے، ظاہر ہو کہ باطن ہو ۔ اپیر قید نظر کی ہے، وہ فکر کا زندا ں ہے

درج بالاشعرمين اس صنعت كولايا كيا ہے۔

(الف) صنعت تضاد (ب) صنعت تكرار (ج) صنعت تشبيهه (د) صنعت استعاره

(5) ہے اصغر سے ملے کین ،اصغر کوئیس دیکھا اشعار میں سنتے ہیں، کچھ کچھوہ ہنمایاں ہے

اِس شعر میں استعال کی گئی صنعت ہے۔

(الف) صنعت تکرار یا تکریر (ب) صنعت تلییح (ج) صنعت استعاره (د) صنعت تضاد سر **گرمی**: این پیند کے ایسے کوئی حیارا شعار تلاش کر کے لکھئے جوزندگی کے موضوع سے متعلق ہوں۔ ***

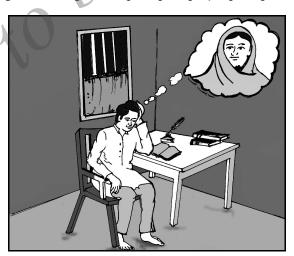
سبق:10



فراق گورکھیوری

تخلیق: ماں کی یاد میں کسی یہ ایک تا ثراتی نظم ہے۔ بیظم خصی مرثیہ نہیں کہلاتی۔ اس نظم میں آیک یسیریٹیم بچ کا دردسمایا ہوا ہے۔ بیس برس کے اس نو جوان کے جذبات قلم بند ہیں جس کی پہلی سانس ہی ماں کی موت کا سبب بنی۔ فراق کی طویل نظم'' جگنو'' کی تلخیص پیش ہے۔

تخلیق کار: نام رگھوپی سہائے، قلمی نام فراق گورکھپوری۔ 28 مراگست 1896ء کو بمقام گورکھپور پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ اللہ آباد سے ایف اے کی تعلیم کلمل کی۔ آگرہ یو نیورسٹی سے انگریزی میں ایم اے کیا۔ انڈین سول سرویس کے لئے منتخب ہوئے۔ لیکن انھوں نے تحریک مجموعے، روح کا نئات، رمز و کنایات، 1932ء میں اللہ آباد میں انگریزی کے استاد مقرر ہوئے۔ فراق کے شعری مجموعے، روح کا نئات، رمز و کنایات، غزلستان، شبنمستان شائع ہوئے ہیں۔ گلِ نغمہ اور رباعیات کا مجموعہ 'روپ' کو کا فی شہرت حاصل ہوئی۔ ''گل نغمہ' کو گیان پیٹھ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ فراق اردو کے پہلے شاعر ہیں، جنھیں سے ایوارڈ عطا کیا گیا۔ اس کے علاوہ آخیں ساہتیہ اکا ڈمی ایوارڈ، سوویت لینڈ نہر وایوارڈ، غالب اکا ڈمی ایوارڈ، گیان پیٹھ جیسے اعلی اعز از سے نوازا گیا۔ آگرہ یو نیورسٹی نے ڈی لٹ کی اعز از کی کا خرات کی عطاق کی۔ 3 رمارچ 1982ء کوان کا انتقال ہوا۔



مری حیات نے دیکھی ہیں ہیں برساتیں مرے جنم ہی کے دن مرگئی تھی ماں میری وہ ماں کہ شکل بھی جس ماں کی میں نہ دیکھ سکا جو آنکھ بھر کے مجھے دیکھ بھی سکی نہ وہ ماں میں وہ پسر ہوں جو سمجھا نہیں کہ ماں کیا ہے مجھے کھلائیوں اور دائیوں نے یالا تھا وہ مجھ سے کہتی تھیں جب گھر کے آتی تھی برسات جب آسان میں ہر سو گھٹائیں چھاتی تھیں بونت شام جب اڑتے تھے ہر طرف جگنو دیئے دکھاتے ہیں یہ بھولی بھٹکی روٹوں کو مزہ بھی آتا تھا جھ کو کچھ ان کی باتوں میں میں ان کی باتوں لیں رہ رہ کے کھو بھی جاتا تھا یر اس کے ساتھ ہی دل میں کیک سی ہوتی تھی مجھی مجھی یہ کیک ہوک بن کے اٹھتی تھی یتیم دل کو میرے بیہ خیال ہوتا تھا بیہ شام مجھ کو بنا دیتی کاش اک جگنو تو ماں کی بھٹکی ہوئی روح کو دکھا تا راہ کہاں کہاں مری خاطر بھٹک رہی ہوگی یہ سوچ کر مری حالت عجیب ہوتی تھی پیک کی اوٹ میں جگنو حیکنے لگتے تھے جھی بھی تو میری ہچکیاں سی بندھ جاتیں کہ ماں کے پاس کسی طرح میں پہنچ جاؤں

اور إس كو راه دكھاتا ہوا ميں گھر لاؤں

ہمارے شہر میں آتی ہیں اب بھی گھٹائیں چھاتی ہیں ہنوز بھگی ہوئی سرمئی فضاؤں میں ہنوز بھگی ہوئی سرمئی فضاؤں میں خطوطِ نور بناتی ہیں اڑتی ہوئی ہوئی یہ قذیلیں فضائے تیرہ میں اڑتی ہوئی اسے بڑا ہوکر میں کہا گیا تھا جو بچین میں مجھ سے جھوٹ تھا سب کہا گیا تھا جو بچین میں مجھ سے جھوٹ تھا سب مگر بھی ہمی حسرت سے دل میں کہنا ہوں کہا تھا ہوں کہا تھا جو بھی حسرت سے دل میں کہنا ہوں کہا تھا ہوں کہنا ہوں کہا تھا ہوں کہا تھا جو بھی حسرت سے دل میں کہنا ہوں کہا تھا ہوں ہوئی روح کو مگر پھر بھی جھوٹ تھا وہ جھوٹ تھا سب کہنا جوں کہا تھا تھا ہوں کہا تھا ہوں کہا تھا ہوں کہا تھا ہوئی روح کو مگر پھر بھی جھوٹ تھا وہ جھوٹ تھا ہوں کہنا حسین جھوٹ تھا وہ جھوٹ کی سہی کتنا حسین جھوٹ تھا وہ جو جھوٹ کی سہی کتنا حسین جھوٹ تھا وہ جو مجھ سے چھین لیا عمر کے نقاضے نے

فرہنگ

I الفاظ ومعانى:

II (الف) ایک جملے میں جواب تحریر سیجئے۔ ا) شاعر نے سعمر میں نظم کھی؟ ۲) شاعر کوکس نے پالاتھا؟ س) دائی کس طرح بہلایا کرتی تھی؟ م) دائی کی بات بن کرشاعر کے دل میں کیا خیال بیدا ہوا؟ ۵) شاعر کی خواہش کیاتھی؟ ۲) جگنوؤں کی صفوں پرئس بات کا گمان ہوتا تھا؟ (ب) مخفرجواب لکھئے۔ 2) شاعر بچین کے بہلا وے کی باتوں کو سین جھوٹ کیوں کہتا ہے؟ ٨) اس نظم میں پنیم میچے کی بے پینی کا اظہار کس طرح کیا گیاہے؟ (ج) تفصيلي جواب لكھئے۔ ٩) اس نظم كاخلاصه لكھئے۔ ۹) ان نظم کا خلاصہ لکھئے۔ III (الف) ان الفاظ کی ضد لکھئے۔ (پ) مقرع کمل سیخے۔ ۱۲) خطوط بناتی بین جگنوؤ ل کی صفیں ۱۳) وہ جھوٹ ہی ہی کتنا جھوٹ تھاوہ (ج) غیر متعلق الفاظ کی نشاند ہی سیجئے۔ ۱۲) جگنو ، قدیل ، چراغ ۱۵) برسات ، گھٹا ، زمین ۱۲) راه ، منزل ، جنگل ۱۷) سُرمنی ، تاریک، سرخ ١٨) موت ، جواني ، بجين سرگرمی: ۱) ''ماں'' دورحاضر کے شاعر منور رانا کا پیندیدہ موضوع ہے۔ان کےاشعار جمع سیجئے۔ ٢) علامها قبال كي نظم 'مان كاخواب' كواستُنج يرييش سيجيح ـ ***

سبق:11

ورشتي

زہرہ جمال

تخلیق: افسانہ نٹری ادب کی مقبول صنف ہے۔ بجین سے ہی انسان کہانی کا شیدائی ہوتا ہے۔ دراصل افسانہ ہو یا کہانی واقعات کا مجموعہ ہوتی ہے۔ اس میں کرداروں کے ذریعے ساج میں بسنے والوں کی زندگی کی تصویر پیش کی جاتی ہے۔ اس میں حقیقت اور تخیل کی رنگ آمیزی کی جاتی ہے۔ افسانہ میں پلاٹ اور کردار کا ہونا ضروری ہے۔ افسانہ میں الحق اصلاحی ،ساجی اور نفسیاتی ، کسی بھی موضوع پر لکھے جاسکتے ہیں۔

تخلیق کار: زہرہ جمال 1931ء مبئی میں پیدا ہوئیں تعلیم وقد رئیں کے پیشے سے وابستہ رہیں۔ مطالعدان کا اہم مشغلہ رہا۔ تعلیمی دور سے ہی لکھنا شروع کیا لیکن ایک طویل مدت تک ان کا قلم خاموش رہا۔ 1970ء سے با قاعدہ لکھ رہی ہیں۔ وہ زندگی کا گہراشعور رکھتی ہیں۔ انھوں نے ساج سے جڑے اہم مسائل پر دلوں کوچھونے والے افسانے ککھے ہیں۔ افسانے 'درشی''اس کی مثال ہے۔ اس افسانے میں مصنفہ نے ساجی مسئلہ لیمنی فرقہ پرسی کی لعنت دور کرنے اور قومی بھجتی کا پر چم اہرانے کا پیغام دیا ہے۔

آنگھوں کے آپریش سے ایک کرشاتی فضا پیدا ہوگئی۔الیشن کی آخری میٹنگ باتی تھی۔ پارٹی کے سارے خاص اور عام ورکر خوش تھے۔شعلہ بیاں ،سحر طراز نیتا آنگھوں کے اسپتال سے صحت یاب ہوکر واپس آگئے تھے۔ ایک مدت بعد وہ سب کو دیکھ کر پہچان رہے تھے۔ا یکسیڈنٹ میں کھوئی ہوئی بینائی انھیں دوبارہ کل گئی تھی۔ان کا کامیاب آپریشن کسی آنگھیں دان کرنے والے کی مہر بانی سے ممکن ہوا تھا۔

یہ آنکھیں جوان کی پلکوں کی اوٹ سے مسکرار ہی تھی۔ایک اسکول پرنیپل کی آنکھیں تھیں،جس نے تمام عمر اولا و آدم کوایک آنکھیں جوان کی پلکوں کی اوٹ سے مسکرار ہی تھی۔ایک اسکول پرنیپل کے مرنے کے بعد بھی دیکھی رہیں۔
پرنیپل نے ساری زندگی تاریخ پڑھی اور پڑھائی تھی۔ دنیا کی تاریخ، ہندوستان کی تاریخ، ہرعہد کی تاریخ۔ان آنکھوں نے انسان کو ہرنقط ُ نظر سے دیکھا تھا۔ ڈارون کے نظر بے کو پڑھنے کے بعد بھی ان کو یقین تھا کہ انسان

جنت سے نکالے ہوئے آ دم کی اولا دہے۔ یہ عقیدہ تقریباً ہر مذہب میں کسی نہ کسی شکل میں موجود تھا۔ کرموں کا پھل، جز ااور سزا، جنت اور دوزخ، بھرت نارائن جی سب کو مانتے تھے۔ ان کو یقین تھا کہ سب انسان ایک ہی مہا آتما سے جڑے ہوئے ہیں جس نے ان کومٹی کا جسم دیا ہے۔ جسم اور روح کی تقدیس انسان کی تہذیب ہے، جسے شیطان مٹانا چاہتا ہے۔

بھرت نارائن جی نے انسان، انسان میں بھی فرق نہیں برتا تھا۔ ان کا برتاؤ ذات پات مذہب سب سے بھرت نارائن جی نے انسان، انسان میں بھی فرق نہیں برتا تھا۔ ان کی موت اچا نک ہوئی اور ان کے بیاز تھا۔ تمام عمر نئ نسلوں کے درمیان گزار کروہ بڑھا ہے میں بھی جوان تھے۔ ان کی موت اچا نک ہوئی اور ان کی وصیت کے مطابق ان کی آئکھیں آئی بنک کود ہے دی گئیں ۔ آئکھیں جن کی ودیا چرن جی کو ضرورت تھی، ملک کو ضرورت تھی۔ انسانیت کو ضرورت تھی۔

ودیاچرن جی کڑ بنیاد پرست سیاستداں تھے۔ جہاں تقریر کرتے، ایک سکتی چنگاری چھوڑ جایا کرتے جو دھیرے دھیرے دھیر سے شعلے بن جاتی اور شہرکو پھودن کے لیے وحشت اور در ندگی کے دور کی طرف لے جا کرنفرت کا دریا بن جاتی ۔ آگھر گھر کھڑ کتی اور انسان، انسان کوجسم کرنے اور لوٹے پر آمادہ ہوجا تا۔ بھارت کا پیمال دیکھ کرآسانوں کی پاک رومیں کتی ہوئی ہوں گی جب زمیں پر پاپی رومیں بھی خوف زدہ ہوجا تیں اور تو بہر نے لگتیں۔

ودیا چرن جی کی تقریر جہاں ہوتی اس کا ایک ایک حرف مولا نارجب تک پہنچتا اور وہ اس کا ترکی بہترکی جواب دیتے۔ ودیا چرن جی کے چیلے، جہاں ان کا جلسہ رکھتے ، مولا نارجب کے معتقدین ان کا بھی وہیں آس پاس بیان رکھتے۔



اس بارائیشن کی آخری رات میں دونوں کے بیانات اسی طرح ہونے والے تھے۔ودیاچرن جی کا کئی ماہ سیاست سے کنارہ کش رہنا،ان کے چیلوں کے لئے پریشان کن بن گیا تھا۔ آج ان کی کامیابی سے اسپتال سے واپسی پروہ نہال تھے۔ڈاکٹروں نے ودیاچرن جی کو پچھ عرصے آرام کی ضرورت بتائی تھی تاہم وہ اپنی پارٹی کی خاطر طلبے میں تقریر کرنے کوآ مادہ ہوگئے۔

ہاروں سے لدے پھندے ودیاچرن جی مانک پرآئے تو ان کے پرستاروں کے دل سینوں میں اچھلنے گئے۔ ہردل میں یہی جوش تھا کہ بابری مسجد اور رام مندر کا مسئلہ آج طے ہوجائے گا۔ودیا چرن جی سحربیانی سے تمام سننے والوں کو جکڑلیں گے۔

مگریدکیا؟ ودیاچرن جی کی زبان سے تو محبت بھرے بول نکل رہے تھے۔

'' بھارت ایک ماں ہے۔اے ہندوؤ،مسلمانو،سکھو،عیسائیو، پارسیواور دوسرے دھرموں کا پالن کرنے والو! آج بیماں استے بڑے شکٹ میں ہے جہاں کوئی بھی سچا مارگ درشک (راستہ دکھانے والا) نہیں رہا۔''

''بھائیو! ہم ماضی کے گھنڈروں میں تاریخ کے آثارہ کھرہے ہیں اور ہمارے جوان کچے روٹی روزی کوتر س رہے ہیں۔ گھنڈرچاہے کسی دور کا ہو، دھار مک ہویانہ ہواس میں ابا بیلیں اور چیگادڑیں رہتی ہیں۔ ہمارے گھر جن کے آ نگنوں میں ہمارے بالک دودھ مانگ رہے ہیں، ماں سے روٹی مانگ رہے ہیں، کپڑ اصابی مانگ رہے ہیں، ہماری توجہ اپنی طرف کھینچ کھینچ کر کہدرہے ہیں، جو مرچ مسالا چار آنے سیر ماتا تھا، بچاس، سواور ڈیڑھ سورو پے کلوہو گیا ہے۔ اگر ہم پراچین کال کے گھنڈروں میں جاکر سنیاس لے لیں توبازار میں جرمن کی طرح ایک کلوا کو بھی لاکھوں کے ملیں گے۔

تاریخ ہمیں آ گے بڑھنا سکھاتی ہے۔ایک کال سے دوسرے کال میں پرویش کرنا سکھاتی ہے۔زبانوں اور انسانوں کے ملن سے نئ تہذیوں کا بننا سکھاتی ہے۔۔۔''

لوگ جیران تھے کہودیا جرن جی کیا کہدرہے ہیں۔کہاں جارہے ہیں۔

مولا نار جب تک جب پینجی که و دیا چرن جی کوئی زہریلی بات نہیں کررہے ہیں تو وہ بھی حیران رہ گئے کہاب کن باتوں کا جواب دیں۔ چنانچے انھوں نے اپنے بیان میں کہا۔ بھائیو! جھوڑوان پرانے قصوں کواورا پنے بیچ کی بات کرو۔اسکول کی فیس اور کتابوں کی قیمت کی بات کرو۔

بھائیو! سوچوتو ہم سب زندگی کے دھارے میں ساتھ ساتھ بہتے رہے ہیں اور بہتے رہیں گے۔ ریل کا کرائیکسی کا میٹر ہم سب کے لئے جتنا کیساں ہے۔ اس طرح ہم بھی کیساں ہیں۔ راشن کی دکان پر گیہوں چاول کے لئے لوگ محتاجوں کی طرح لائنوں میں کھڑ نے نظر آتے ہیں۔ اگر ہم اس زمانے کی بات چھوڑ کرگز رہ ہوئے دور کی باتوں پر فساد بڑھائیں گے تو دنیا والے ہمارا حال بھی وہی کریں گے جو کچھ عرصہ پہلے ہمارے ہی براعظم میں پڑوسی ملکوں کا ہوا۔ زہر ملے مادوں نے ، تیل کے بھیا نک شعلوں نے انسانی زندگی کے لہلہاتے چمن اجاڑ دئے۔ پانی کی بوندا وررو ٹی کے نوالے کے لئے انسان وحشی بن گیا۔

. ''ہمارے پاس تمام تہذیبیں ہیں کیوں نہان کونچوڑ کرہم ایک آپسی تہذیب کی بنیا دڈالیں جوایک نئی تاریخ بنائے جوساری دنیا کوامن بھائی چار ہے سکون اور سلامتی کا پیغام دے۔''

ادھرودیا چرن جی کی تقریر جاری تھی اورلوگوں کے دماغ دہل گئے تھے، دلوں میں دیے جلنے لگے تھے۔ بھائیو! ضرورت ہے کہ ہم خودکو ہندوستان میں رہنے والےسب لوگوں کو،سب دنیا والوں کواور دنیا کے ہر

کونے میں ہونے والے ظلم کا خاتمہ کر کے انسانیت کو بچانے کے لئے تیار ہوجا کیں۔

'' دنیاایک کنبہ تو بن ہی چکی ہے۔ کہیں بھی سوٹی گرتی ہے تو ساری دنیا آ واز سنتی ہے۔ ہم نے اپنے قریبی علاقوں میں بھی را کٹ اور میزائیلوں کی جنگیں دیکھ لیں اپنے ہاتھوں اپناسر وناش (تباہی) کرنے کی ایسی تیاری تو کسی کال میں انسان نے نہیں کی تھی۔۔ بھائیو! یہاس مٹی کا فرض ہے جس پرکرش ،ارجن ،رام سیتا کشمن ، بدھ اور مہاویر پیدا ہوئے کہ آگے بڑھیں اور امن اور اہنسا کا یالن کرنے کا ایدیش دیں۔'

ودیاچرن کی آواز میں سپائی کی لیک تھی۔ لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ انھیں اورنگ زیب اور کلا ئونہیں اپنے گھروں کے بیچے دکھائی دینے لگے۔ ان کی ضرور توں کا حساس ستانے لگا۔ سب نے ٹی وی پر بش اور صدام کی جنگ دیکھی تھی رات دن غارت گری، ہلاکت اور تباہی کا چرجاس سن کر تھک گئے تھے۔ انھیں یہ اندیشہ ستانے لگا کہا گر ملک اب بھی ذات پات اور دھرم کے نام پر جھگڑوں میں گھر ار ہاتو ہمارا بھی وہی حشر ہوگا جو لیجی ملکوں ستانے لگا کہا گر ملک اب بھی ذات پات اور دھرم کے نام پر جھگڑ وں میں گھر ار ہاتو ہمارا بھی وہی حشر ہوگا جو لیجی ملکوں کا تابکاری سے ہوا۔ ہماری معاشی جڑیں، جو پہلے ہی ہل گئی ہیں، اکھڑ بھی سکتی ہیں۔ ۔۔ودیاچرن جی بھے کہتے ہیں۔ کا تابکاری سے ہوا۔ ہماری معاشی جڑیں کام کا سے ہے۔ اٹھوا ور دلیش کو نجات دلانے میں جٹ جاؤ ۔ اپنی جنم بھوی کو نفرت سے، وحشت سے، بے ایمانی اور لا کھی سے نجات دلاؤ۔ سارے بچھڑوں کو ملاؤ رام اور بھرت کی طرح۔۔۔تب رام راجیہ آجائے گا۔ رام نے تو تمام عمر تیاگ اور تیسیا میں گزار دی۔ تم بھی تیاگ کے لئے اٹھ

کھڑے ہو۔ لا کچ اورخودغرضی کو تیا گ کر ہی اس مہان پراچین دیش کی عزت بچائی جاسکتی ہے۔ سچائی کا بول بالا کرو۔اہنسا کا پرکاش (روشنی)ایسا پھیلاؤ کہ تمام دنیابنسا (تشدد)اورنفرت سے بیزار ہوکرسلامتی پائے۔

مجمع میں بیٹھی اِندومتی سوچ رہی تھی سچ کہہ رہے ہیں ودیا چرن بگی۔ہمارے محلے میں سب ہی ذاتوں اور دھرموں کے لوگ مل کررہے ہیں۔وقت ایک دوسرے کے کام کرتے ہیں۔پھرسارا دیش ہمارے محلے جیسا کیوں نہیئے۔

مولانار جب کو جب خبر ملی کہ ودیا چرن جی ایکتا، اہنسا کی بات کررہے ہیں تو وہ بھی صوفیوں اور ولیوں کی بات کرنے گئے۔

بات کرنے گئے۔ ''خداایک ہے۔ ہم اس کے بند ہے بھی ایک ہیں۔ صدیوں سے مل جل کرر ہنا ہماری روایت ہے۔ اور پھر ہم جائیں گے بھی کہاں اپنوں سے بھاگ کر۔۔۔ ہمیں ایک ہو کر خون خرابے کی سیاست اور بے ایمانی کو مٹانا ہے۔''

مولا نارجب کے مریدسوچ رہے تھے کہ مولا ناحق بات کررہے ہیں۔

پریس کے نمائندے ہی آئی ڈی کے حلقے جیران تھے کہ کیا نوٹ کریں۔ ودیا چرن جی تو مہاتما بن گئے۔

آ سانوں کی بلندی پر بھرت نارائن جی کی روح اپنی آئھوں کی کام یابی پرمسکرار ہی تھی۔ودیا چرن جی ان کی درشٹی (بصارت) اپنا چکے تھے۔اب وہ سب بھارت واسیوں کواکیٹ نظر سے دیکھنے لگے تھے۔سچائی کے سرور میں سننے والے بھی بےخود ہو گئے اوراسی درشٹی میں ڈوب گئے۔

فرہنگ

[الفاظومعاني:

برتا = استعال کیا درشی = (ه۔مث) بصارت، نظریہ کر شاتی = کراماتی ورکر = (انگریزی لفظ) کام کرنے والا نقطہ نظر = (ا۔مذ) انداز نظر پالن = (ه۔مذ) حکم ماننا عقیدہ = (ا۔مذ) ایمان پرویش کرنا = (ه۔مذ) داخل ہونا نظریہ کی جمع ،وہ مسلہ جس میں نظر فکر سے کام لیاجائے نظریہ کی جمع ،وہ مسلہ جس میں نظر فکر سے کام لیاجائے

تقترس = (اله نا پاکیز گی نیتا = (سه نی الیدر، رہنما وصيت = (ا_مث) آخري نصيحت دهارمک = (ا_مذ) مذهبي کھنڈر = (ا۔مذ) ٹوٹاہوامکان،وریانہ براچین کال = (س۔مذ) قدیم زمانہ مريد = (اله نه شاگرد جنم بحوی = (ه مث) پيدائش کي جگه آبائي وطن سرور = (ا۔مذ) خوشی،خمار تیاگ = (ه۔مذ) جیموڑنا وحشت = (ا۔مث) دیوانگی مارگ درشک = (ه۔مذ) راستہ بتا۔ وحشت = (ا_مث) دیوانگی مارگ درشک = (ه_مذ) راسته بتانے والا معتقدین = (ا_مذ) اعتقادر کھنے والے سنکٹ = (ه_مث) مشکل آ ثار = (الـذ) اثر کی جمع، نقوش، نشان، بنیاد، طور طریقے (ب) محاورہ: • ایک آنکھ سے دیکھنا = سب کو یکسال جھنا،انصاف ببند ہونا مجسم کردینا = جلادینا، تباه و برباد کردینا۔ (ج) **تراکیب:** بنیاد پرست = کٹر اور ننگ نظر کنار ہ^{کٹی} = دُور ہوجانا (ج) تراكيب: مها آتما = عظیم روح والا شعله بیان = جادوبیان، پُر جوش انداز بیان سحرطراز = حادوكرنے والا II (الف) ایک جملے میں جواب دیجئے۔ اليكش كى كونى ميٹنگ باقى تقى ؟ ۲) ہنگھیں؟ ۳) کونساعقیدہ ہر مذہب میں موجود ہے؟ م) ینسپل کی وصیت کےمطابق آئی حیں کس کودی گئیں؟

- ۵) ودیاچرن جی کی تقریر کا جواب کون دیا کرتا تھا؟
- ٢) آپریش کے بعدودیا چرن جی تقریر کرنے آئے توپر ستار کیوں پُر جوش نظر آرہے تھے؟
 - دیاچرن جی کے مطابق تاریخ ہمیں کیا سکھاتی ہے؟
 - ۸) یریس کے نمائندے کیوں حیران تھ؟

(ب) مخفرجواب لکھئے۔

- و) بنیل بھرت نارائن کی ساری زندگی کس کام می*ں گذر*ی؟
 - ۱۰ ودیاچرن جی کون تصاوران کا کارنامه کیاتھا؟
- اا) ودیاچرن نے تقریر میں کس کی بات کرنے اور کس کی بات چھوڑنے کا حکم دیا؟
 - ۱۲) آپسی تہذیب ہے سوقتم کی تاریخ وجود میں آئے گی؟
 - ۱۳) ملک میں اب بھی دھرم کے نام پر جھگڑا ہوتار ہے تو کیا ہوگا؟
 - ۱۴) ودیاچرن کے اہنسا کی بات کرنے پر مولا نارجب نے کیا کہا؟

(ج) تفصیلی جواب لکھئے۔

- ١٦) يرسبل صاحب كعقا ئدكياته؟
- ا) ودیاچرن جی نے آپریش کے بعد کی تقریر میں بھارت کے متعلق کیا کہا؟
- ۱۸) اس افسانے میں موجودہ دور کی کن کن خامیوں کی جانب اشارہ کیا گیاہے؟

III (الف) متن كي حوالے سے تشریح سيجئے۔

- 19) "دھرموں کا پالن کرنے والو! آج یہ ماں اتنے بڑے شکٹ میں ہے جہاں کوئی بھی سچامارگ درشک نہیں رہا۔"
 - ۲۰) ''بھائیو! ہم ماضی کے کھنڈروں میں تاریخ کے آثارد مکھر ہے ہیں۔''
 - ۲۱) "خداایک ہے۔ہماس کے بندے بھی ایک ہیں۔"
 - ۲۲) '' پھرسارادیش ہمارے محلے جیسا کیوں نہینے''
 - ۲۳) ' جمیں ایک ہوکرخون خرابے کی سیاست اور بے ایمانی کومٹانا ہے۔''
 - ۲۴) ''جس نے تمام عمراولا دکوایک آنکھ سے دیکھا تھا۔''

		المجيد	بملوں میں استعال	State ()
	شهط	•		·
وحشت، وصيت	در تی ،		کھنڈروں،	
		کے نام لکھتے۔	ں میں کر داروں۔ ب	(ج) ان جملوا
	فرق نهيس برتا تھا۔	،انسان میں تبھی	جى نے انسان ب	(ra
	يق	ت سياست دان.	جی کٹر بنیاد پرس	(۲)
لی بهر کی جواب دیتے۔	بثااوروهاس كاتر و	تک پہنچ	ر کاایک ایک ترف	ا تقرب
نائی تقی _	رام کی ضرورت:	اجي کو پچھوم ھے آ	نے ودیا چرن	(ra
محلے جبیبا کیوں نہ ہے۔	ببارادلیش هار	وچ رہی تھی ، پھر ب	بن ببیشی	٢٩) مجمع:
1	اجور لكھتے:	يتيسر بے لفظ كا	ں کی مناسبت	(ر) پہلے دولفظو
راشی	وانح :: د	: خودنوشت	ا پ کےشام وسحر	(1) بدایوا
بزا ﴿ (ب)	· :: 🔨	: عام		(2) خاص
			تما	(3) مہاآ
جسم کردینا :	ال سمجھنا ::	: سب کویکس	نكه سے ديڪينا	(4) ایکآ
ر ہی سیجیے۔	جوابات کی نشا ن	لےموز وں ترین ا	رذيل سوالات_	(ھ) مندرد
, V	يجيح -	نەنگار كى نشا ندىمى	د' رشیٰ'' کےافسا نہ درشیٰ'' کےافسا	۳۰) افسان
زهره جمال (د) فاطمه زهره			ے) زہرہ بتول	
N		ب دینا'' کامطلہ	ه''ترکی بهتر کی جوا	اس) محاور
سوچ سمجھ کر جواب دینا	(ب)	ب دينا	ے) کا ہلی سے جوا	(الف
غن جواب دينا	(ر)	ر جواب دینا) سرعت کے ساتھ	(5)
	يونكه	ں وعام خوش تھے <u>؟</u>	ٹی کےسارےخاص	پار (۳۲

(الف) دعوتِ عام كااعلان مو چكاتها (ب) الكيثن كيدن آگئے تھے (ج) نیتاجی صحت پاب ہوکروا پس آرہے تھے (د) آج پارٹی فنڈنقسیم ہونے والاتھا mm)" بیرماں اتنے سکٹ میں ہے جہاں کوئی بھی ہےا مارگ درشک (راستہ دکھانے والا) نہیں رہا" بیہ جملہ انھوں نے کہا۔ (الف) چودهری چرن شکھ (ب) و دیا چرن جی (ج) بالايرن جي (د) ہری چرن ۳۴) مولا نارجب اس لئے جیران ہو گئے کیونکہ (الف) ودیاچرن جی نے زہرا گلناتر کر دیا (ب) ودیاچرن جی رقص کرنے لگے (ج) مولانا کی طرح جرن جی نے پگڑی باندھ رکھی تھی (د) ودیا چرن جی پھول تقسیم کررہے تھے ۳۵) مجمع میں بیٹھی خوانین میں کس نے سوچا''ساراد کیش ہمارےمحلّہ جبیبا کیوں نہ ہے'' (الف) پدماوتی (ب) مرهومتی (ج) اندراوتی (د) اندومتی قواعد: مرکب جملے کی دوتشمیں ہیں۔ (۱) مرکب مطلق (۲) مرکب متلف 1) گھنٹی بج رہی تھی اور بچے اسکول کی جانب دوڑ رہے تھے۔ 2) مُني گار ہي تھي اور مناڪيل رياتھا۔ نہ کورہ بالا جملے دوجملوں کا مرکب ہیں۔اس پورے جملے میں دوکام بیان کئے گئے ہیں معنی کےاعتبار سے ا دونوں مکمل ہیں۔ان کوعلاحدہ کرکے پڑھنے سےان کے معنی ومفہوم پرکوئی فرق نہیں پڑتا۔ان میں ہرمفرد جملہ مساوی ہے۔البتہ دونوں کو حروف عطف''اور'' سے جوڑا گیا ہے ایسے جملے''مرکب مطلق'' کہلاتے ہیں۔ مرکب مطلق کی حیار قسمیں ہیں: (1) وصلی (2) تردیدی (3) استدراکی (4) سببی 1) شاہدنے ٹکٹ خریدااوربس میں سوار ہوا۔ 2) پرنسپل نے ساری زندگی تاریخ پڑھی اور پڑھائی تھی۔ یہ وصلی جملے کی مثالیں ہیں۔ان جملوں کے درمیان حروف ِعطف ہوتا ہے مگر جملے کے دونوں اجزاءا یک دوس ہے سے علق رکھتے ہیں۔ 1) بھرت نارائن کی درشٹی کا کمال تھاور نہودیا چرن جی اندھے ہی رہ جاتے۔

2) سمجھ کریڑھا کرو،ورنہ تم فیل ہوجاؤگے۔

ان جملوں میں ایک جز دوسرے جز کی ضد ہے۔ جملے کے دوسرے جز سے پہلے جز کی تر دیدیا مخالف معنی ظاہر ہورہے ہیں۔ابیا جملہ جس میں ایک جز دوسرے جز کی ضد ہواور درمیان میں حرفِ تر دید یعنی''ورنہ'' کا استعال کیاجائے تووہ تر دیدی جملہ کہلاتا ہے۔

درج ذیل ہرسوال کے لئے چارمتباول دئے گئے ہیں،ان میں سےسب سے مناسب جواب چن کر لکھئے:

1. مرکب جمله کی قشمیں ہیں۔

(الف)ايك (ب) دو تين(ح) (د) چار

2. مرکب مطلق قشمیں کی تعداد ہے۔

(الف) دو (ب) چار (ج) چھ (د) آٹھ 3 ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والے مرکب جملے کے دوا جزاء کو حروف عطف سے جوڑا جائے تو وہ جملے کہلا تا ہے۔

(الف) سببی (ب) وسلی (ج) تردیدی (و) استدراکی

4. ''سجھ کر پڑھا کرو،ورنہ فیل ہوجاؤگ'۔ یہ جملہ ہے۔

(الف) سببي (پ) وصلي

(الف) ہی رب ۔ 5. ''شاہد نے ٹکٹ خریدااور بس میں سوار ہوا''۔ یہ جملے کی مثال ہے۔ (الذ) یہے ، ہ (ب) مفرد (ج) سببی

سرگرمی: ر اِس کہانی کوڈرامے کی شکل میں سٹیج پر پیش سیجئے۔

222

سبق:12



مرثيه

ميرانيس

مخلیق: مرثیہ اس نظم کو کہتے ہیں جس میں مرحوم شخص کی تعریف کی جاتی ہے۔ مرشیے کی دوقتمیں ہیں۔ (1) کر بلائی مرثیہ (2) شخصی مرثیہ

کربلائی مرشیے میں حضرت امام حسین ، ان کے عزیزوں اور وفیقوں کی شہادت کے واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔ جس جاتے ہیں۔ جس کے پہلے چار مصرعے ہموتے ہیں۔ جس کے پہلے چار مصرعے ہموتے ہیں۔ جس کے پہلے چار مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اور بعد کے دومصرعوں پی مختلف قافیے استعال کئے جاتے ہیں۔ شخصی مرشیہ میں کسی وفات پانے والے کے اوصاف بیان کئے جاتے ہیں شخصی مرشیہ میں کسی وفات پانے والے کے اوصاف بیان کئے جاتے ہیں شخصی مرشیہ میں کہا مرشد دین ہے۔ میر انیس کے اس مرشیہ میں حضرت امام حسین کی زھبہ ہم بانو اور بہن زیب کی افراد ہیں۔ ان بندوں میں آپ کی زوجہ شہر بانو اور بہن زیب گی برقر اربی کی تصویر شی کی گئی ہے۔ مخلیق کار: میر برعلی نام ، قلمی نام میر انیس وہ 1802 کو فیض آ باد میں پیدا ہوئے۔ د، ملی کی جابمی کے بعد مخلیق کار: میر برعلی نام ، قلمی نام میر انیس وہ 1802 کو فیض آ باد میں پیدا ہوئے۔ د، ملی کی جابمی کے بعد فارسی ، عربی اور د نی علوم کے علاوہ علم نجوم ، رمل اور فن سیہ گری میں مہارت حاصل کی ۔ شاعری ورث میں ملی تھی ۔ کم غلم میں اور د نیس سی شہرت حاصل کی ۔ انیس مرشد کے عظیم شاعر مانے جاتے ہیں۔ ان کا کلام فصاحت ، سلاست ، روانی اور بے ساختگی کا بہترین نمونہ ہے۔ انھیں الفاظ کا با دشاہ کہا جاتا جیں۔ ان کا کلام فصاحت ، سلاست ، روانی اور بے ساختگی کا بہترین نمونہ ہے۔ انھیں الفاظ کا با دشاہ کہا جاتا ہیں۔ ان کا کلام فصاحت ، سلاست ، روانی اور بے ساختگی کا بہترین نمونہ ہے۔ انھیں الفاظ کا با دشاہ کہا جاتا ہیں۔ ع

اک چھول کا مضموں ہوتو سورنگ سے باندھوں انیس کے مرشیوں میں منظرکشی، جذبات نگاری، رواں دواں مکا لمے بے مثال ہیں۔ان کے مرشے پانچ جلدوں میں شائع ہوئے ہیں۔اردو کے اس عظیم مرشیہ گوشاعر کا انتقال 72 سال کی عمر میں 1874ء کو ہوا۔ جب بندھ چکیں صفیں تو عکم کھل گئے تمام غل پڑگیا کہ جنگ کو نظے شہ امام طلق میں اہل بیت کے روتے تھے یاں امام لپٹی ہوئی تھی قدموں سے بانوئے نیک نام

بگھرائے سر کے بال حرم ساتھ ساتھ تھے گئے میں شاہ دیں کے ، سکینٹ کے ہاتھ تھے

زینبٹا کے اضطراب پہ شہ روئے زار زار فرمایا، اے بہن تری الفت کے میں شار یاد آگیا حسینٹا کو اس وقت مال کا پیار لیکن میں کیا کروں نہیں کچھ میرا اختیار

واللہ اپنے قول کا ہردم خیال ہے بہنا، حُسین مخرِصادق کا لال ہے

بچین میں جو زباں سے کہا ہے کریں گے ہم کھائیں گے تیرِ ظلم، لہو میں بھریں گے ہم حلق اپنا زیرِ خنجرِ قاتل دھریں گے ہم اُمت کے بخشوانے کو ، پیاسے مریں گے ہم

اب ہاتھ اٹھاؤ فاطمہؓ کے نورِ عین سے ہوگی مجھی نہ وعدہ خلافی حسینؓ سے

یہ س کے گر پڑی جو قدم پر وہ نوحہ گر لپٹا لیا گلے سے بہن کو بہ چشم تر رو کر کہا کہ ہوتا ہے گلڑے مرا جگر نینٹ خدا کے واسلے ، پیٹو نہ اپنا سر

خاصانِ حق کا خلق میں رُتبہ بلند ہے صابر رہو کہ صبر ، خدا کو پیند ہے

فرہنگ

I (الف) الفاظ ومعانى:

$$\frac{d}{dt}$$
 $\frac{d}{dt}$
 $= (1 - it)$
 $\frac{d}{dt}$
 $= (1 - it)$
 $\frac{d}{dt}$
 $\frac{d}{dt}$

= (ا۔ند) شرفاء کازنان خانه، گھروالی منکوحه بیوی، خانهٔ کعبه کی چارد یواری

شہامام = (ارنم) اماموں کے بادشاہ،مرادحضرت امام حسین ا

وعده خلافی = (ا_مث) وعده پورانه کرنا

مخبرِ صادق = (ا ـ مذ) سجى خبر دينه والاء كنابيعةً حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم

(ب) محاورات: سر پیٹینا = ماتم کرنا غل پڑنا= شور مچنا

باتهوا تهانا = سلام كرنا، دعائے خير كرنا، كام ترك كردينا، مايوس بونا، نااميد بونا

II (الف) ایک جملے میں جواب دیجئے۔

- ۲) حضرت امام حسينؓ کے قدموں سے کون لپٹاتھا؟
 - ۳) شاہ دین کورو کئے کے لئے سکینڈ نے کیا کیا؟
- ۴) حضرت امام حسین ٌ کو پیاسامرنا کیوں گواراتھا؟
 - ۵) حضرت فاطمة كانورعين كس كوكها كياب؟
 - ۲) صبر کی مدایت کیوں کی گئی؟

(ب) مختصر جواب د بجئے۔
 حضرت امام حسینؓ کے رخت سفر باندھتے ہی کونسامنظر سامنے آیا؟
۸) حضرت زینبؓ کےاضطراب پرامام حسینؓ کا کیار دعمل تھا؟
9) حضرت امام حسین اُمت کے واسطے کیا کچھ کرگذرنا چاہتے تھے؟
III (الف) ذیل میں دیتے گئے الفاظ کے ساتھ مناسب لاحقوں کو جوڑ کر مر کبات بنایئے۔
حق گر نام بیٹ عین امام دین تر
شه، نیک، نوح، شاه، خاصان، نور، ابل،
(ب) مناسب محاورون كالسنعال سيجئه _
،
، ۱۰ شهرمیںکەفضائی حملہ ہونے والا ہے۔
۱۱) امتحان کے بُر بے نتائج دیکھ کراس نے اپنااییا۔
۱۲) بھائی نے اپنی ذمہ داری سےلیا۔
(ج) اِس مرشے کے آخری دو بندزبانی یاد کیجئے۔
ری) دہل میں ہر سوال کے چار جوابات درج ہیں۔موزوں ترین جواب چن کر لکھئے۔
۱۳) جس نظم میں کسی مرحوم شخص کی تعریف کی جائے وہ ہے۔
(الف) منقبت (ب) مثنوی (ج) مرثیه (د) قصیده
۱۴) میدان جنگ میں اس وقت ہنگامہ ہریا ہوا جب
(الف) اعلانِ جنگ کی آواز آئی (ب) اہل بیت ایک جگہ جمع ہوگئے
(ج) حضرت امام حسینؓ جنگ کے لئے نکلے (د) بارانِ رحمت کی آمد ہوئی

10) حضرت امام حسين في المل بيت سيصبر كي تلقين اس كئے كى كيونكه

(الف) دوسراكوئي اورراستنهيس تقا (ب) اہل بيت سے صبر كا دامن چيو شخ لگا تھا

(ج) اضطراب، اطمینان سے بدل سکتا تھا (د) اللہ تعالی صبر کرنے والوں کو پیند فر ما تا ہے

١٦) حضرت امام حسينٌّ دنيا سے رخصت ہونے کے لئے تیار تھے کیونکہ

(الف) یمی جنت یانے کا واحدراستہ تھا (ب) دشمنان حق کورحم آ جائے

(خ) امت کی بخشش کاذر بعیبنیں (د) اہل بیت کوسرخ روئی نصیب ہو

ے) حضرت امام حسین گوماں کا پیاراس وقت یاد آیاجب

(الف) کخت جگر کو مایوس دیکھا (ب) بہن زینب گویے چین دیکھا

(ج) میدانِ جنگ میں علم بلند ہوا (د) اصغریبات تر پارے تھے

سرگرمی:

ای بحثیت چثم دیدگواه سی حادثه کامنظر بیان میجئے۔

۲) اس مرشیے کے ہربند میں استعال کئے گئے قافیوں کی فہرست بنایئے۔

۳) جاں نثارا تحریے بیوی صفیہ اختر کے انتقال پرنظم ' خاکِ دل' ککھی۔ اس نظم سے چند مصر عے

نقل کئے گئے ہیں۔اُسے ب<u>ڑھ</u> کرخط کشیدہ الف<u>اظ کے معنی سمجھنے کی کوشش کیجئے۔</u>

اے مری شمع وفا، اے مری <u>منزل کے چراغ</u>

آج <u>تاریک</u> ہوئی جاتی ہیں راہیں میری

تجھ کوروؤں بھی تو کیا روؤں کہ اِن آنکھوں میں

اشک پقر کی طرح جم سے گئے ہیں میرے

آج سوتا ہی تجھے جھوڑ کے جانا ہوگا

ناز، بیہ بھی غم دوران کا اُٹھانا ہوگا



سوریے جوکل آئھ میری کھلی

بطرس بخاري

تخلیق: زندگی کی بے تر تیبیوں اور کوتا ہیوں کو اس طرح پیش کرنا کہ قاری برا ماننے کے بجائے مسکرا کررہ جائے یا پھر ہنسی کا فوارہ چھوٹ جائے یہی مزاح ہے۔ اردوادب میں مزاحیۃ تریوں کا ذخیرہ موجود ہے مگر بہت کم ادیوں نے اپنالو ہامنوایا ہے۔ اکثر مزاح نگار مزاحیہ انداز میں بڑے بیتے کی باتیں کہہ جاتے ہیں۔

مزاح نگار کا کمال یہ ہے کہ وہ مضمون میں ایسے کر دار پیش کر تا ہے کہ قاری اپنی اُ فیاد طبع سے ان کر داروں کا حلیہ اپنے ذہن میں محفوظ کر لیتا ہے۔اوران کر داروں سے پوری طرح حظاً ٹھا تا ہے۔

مخلیق کار: نام سید احمد شاہ بخاری اور قلمی نام بطرس بخاری، کیم اکتوبر 1898ء کو بیثاور میں آپ کی پیدائش ہوئی اور وہیں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔اعلی تعلیم پہلے لاہور میں پھر چیرسال کیمبرج یو نیورسٹی لندن میں حاصل کی۔وران تعلیم اپنی علمی قابلیت کی بناپر طلبواسا تذہ میں کیسال شہرت حاصل کی۔

ولایت سے واپسی کے بعد وہ ٹریننگ کالج اور پھر گور نمنٹ کالج لا ہور میں انگریزی کے استاد منتخب ہوئے۔
اس کے بعد محکمہ آل انڈیاریڈیو میں پہلے اسٹنٹ ڈائر کٹر سنے ، 1940ء میں ڈائر کٹر جزل بنائے گئے اور کافی شہرت پائی۔ 1955ء میں آخیں اقوام متحدہ میں شعبۂ اطلاعات کا جزل سکریٹری بنایا گیا۔اس عہدہ پر فائز ہونے والے آپ پہلے ایشیائی تھے۔انگریزی ادب سے گہری واقفیت نے آخیں انگریزی ادب کی لطافتوں کو اردوادب میں سمونے کی کوششوں کو کامیا بی سے ہمکنار کیا۔مزاح نگاری میں ان کا انداز منفرد ہے۔ان کے مزاحیہ مضامین کا مجموعہ ' پھرس کے مضامین' بے حدمقبول ہے۔ان کا یہ مزاحیہ ضمون کا ہل طلبہ کی منہ بولتی تصویر ہے۔

گیدڑی جب موت آتی ہے تو وہ شہر کی طرف بھا گتا ہے، ہماری جوشامت آئی تو ایک دن اپنے پڑوی لالہ کر پاشکر جی برہمچاری سے برمبیل تذکرہ کہہ بیٹھے کہ لالہ جی امتحان کے دن قریب آئے جاتے ہیں، آپ سحرخیز ہیں، ذراہمیں بھی ضبح جگادیا کیجئے۔



وہ حضرت بھی معلوم ہوتا ہے لفظوں کے بھو کے بیٹھے تھے۔ دوسر بے دان اٹھتے ہی انھوں نے ایشور کا نام کے کر ہمارے دروازے پرمکا بازی شروع کی۔ پھردی تک تو ہم سمجھے کہ عالم خواب ہے، بھی سے کیا فکر، جاگیں گے تو لاحول پڑھیں گے، کیئن بے گولہ باری تیز ، لمحہ بہلحہ تیز ہوتی گئی اور صاحب جب مرے کے چو بی دروازے کرزنے لگے، صراحی پررکھا گلاس جلترنگ کی طرح بجنے لگا اور دیوار پراٹکا ہوا کلینڈر پنڈولم کی طرح بلنے لگا تو بیداری کا قائل ہونا ہی پڑا۔ مگراب دروازہ ہے کہ برابرلگا تارکھنگھٹا یا جارہا ہے۔ میں کیا میرے آبا واجداد کی روعیں اور میری قسمت خوابیدہ تک جاگ آٹھی ہوگے۔ بہترا آوازیں دیتا ہوں "اچھا اچھا، تھینک یو جاگ گیا ہوں بہت اچھا اجھا، تھینک یو بال جناس مناہے... ہوں بہت اچھا اسے اور خوارے ہیں کہ سنتے ہی نہیں ۔ خدا ایا کس آخت کا سامنا ہے ۔ بیسوتے کو جگا تے ہیں یام دے کو جلا رہے ہیں اور حضرت عیسی بھی تو بس واجی طور پر ہلکی ہی "دفتم" ہم دیا کرتھوڑی پڑجا تے جی تو بیل داغا کرتے دول گئیں ، مول گے، زندہ ہوگیا تو ہوگیا نہیں تو چھوڑ دیا ،کوئی مُر دے کے بیچھے گھے لے کرتھوڑی پڑجا تے تھے، تو بیل داغا کرتھوڑی ہے جو ایا تو ان کو باہر دل کوجس قدر سمجھانا بڑتا ہے، اس کا اندازہ کی چٹنی کھول دیے ؟ پیشتر اس کے بسترے سے با ہرکگیں ، دل کوجس قدر سمجھانا بڑتا ہے، اس کا اندازہ کی چٹنی کھول دیے جی بیشتر اس کے بسترے سے با ہرکگیں ، دل کوجس قدر سمجھانا بڑتا ہے، اس کا اندازہ کی چٹنی کھول دیے جی بیشتر اس کے بسترے جی بیشتر اس کے بسترے جا ہوا یا تو ان کو باہر سے دوشنی نظر آئی ۔ اب ہم جو کھڑی کے پاس کہتے ، آس کا کود کھتے ہیں تو جناب ستارے جگھارے ہیں، سوجا آئی سے دوشنی نظر آئی ۔ اب ہم جو کھڑی کے پاس کہتے ، آس کا کود کھتے ہیں تو جناب ستارے جگھار ہے جیں، سوجا آئی سے دوشنی نظر آئی ۔ اب ہم جو کھڑی کے پاس کہتے ، آس کا کود کھتے ہیں تو جناب ستارے جگھارے ہیں، سوجا آئی

پتہ چلائیں گے یہ سورج آخر کس طرح نکلتا ہےکین جب ہم نے گھوم گھوم کر کھڑ کی اور روثن دان میں سے دیکھا اور ہزرگوں سے شنج کاذب کی جتنی نشانیاں سنی تھیں، ان میں سے ایک بھی کہیں نظر نہ آئیتو فکر سالگ گیا کہ آج کہیں سورج گہن نہ ہو، کچھ بچھ میں نہ آیا تو بڑوسی کوآواز دی۔

" (الله جي !")

"لاله جي !"

جواب آیا، 'مول''

میں نے کہا '' آج بیکیابات ہے کچھاند هیراساہے''

کہنے لگے،''اور کیا تین بچے ہی سورج نکل آئے گا۔''

تین کا نام س کر ہوش گم ہو گئے، چونک کر بوچھا،'' کیا کہاتم نے؟''

''تین ہے ہیں''

کہنے لگے تین تو نہیں '' مجھیمات،ساڑھےسات منٹ اویز'

میں نے کہاار کے کبخت، خدائی فوج دار برتمیز کہیں ہے، میں نے تجھ سے بیکہاتھا کہ سویرے اٹھادینایا بیکہاتھا کہ سرے سے سونے ہی نہ دیناتین بجے جاگنا بھی کوئی شرافت ہے؟ ہمیں تو نے ریلوے گارڈ سمجھ رکھا ہے؟ تین بجے اٹھا کر ہم زندہ رہ سکتے ہیں؟ امیرزادے، کوئی نداق ہے؟ کرتے تو دادا کے منظورِ نظر نہ ہوتے؟ البے احمق کہیں کے، تین بجے اٹھ کرہم زندہ رہ سکتے ہیں؟ امیرزادے، کوئی نداق ہے؟ ''لاحول ولا قوق''

دل چاہتا تھا کہ عدم تشدد کو خبر باد کہہ دوں الیکن پھر خیال آیا کہ بنی نوع انسان کی اصلاح کاٹھیکہ ہم نے لے رکھا ہے۔ ہمیں اپنے کام سے غرض ۔ لیمپ بجھایا اور بڑ بڑاتے ہوئے پھر سو گئے۔

اور پھر حسب معمول بھلے آ دمیوں کی طرح نہایت اطمینان سے دس بج اٹھے، بارہ بجے تک منہ ہاتھ دھویا اور چار بجے جائے نی کرٹھنڈی سڑک کی سیر کونکل گئے۔

یہ تو ہم جانتے ہیں کہ سورے اٹھنا ہوتو جلدی ہی سوجانا چاہیے۔ کھانا باہر ہی سے کھا آئے تھے۔ بسر میں داخل ہوگئے۔ چلتے خیال آیا کہ لالہ سے جگانے کے لیے کہہ ہی نہ دیں، یوں ہماری قوت ارادی کافی زبردست ہے، جب چاہیں اٹھ سکتے ہیں لیکن پھر بھی کیا حرج ہے۔ ڈرتے ڈرتے آواز دی'لالہ جی''

انھوں نے پھر تھینچ کرکہا،''کیں.....'

ہم اور بھی سہم گئے کہ لالہ جی کچھ ناراض معلوم ہوتے ہیں۔ تلا کے درخواست کی کہ' لالہ جی ، مبنح آپ کو بڑی زحمت ہوئی۔ میں آپ کا بہت ممنون ہوں کل ذراح پھ بجے یعنی جس وقت چیز بجیں'

جواب ندارد.....

میں نے پھر کہا،.......'' جب چونج چکیں توسنا آپ نے ، چُپ کڑکتی ہوئی آواز نے جواب دیا،''سن لیا، چھ بجے جگادوں گا،......''

، م نے کہا،''ب....ب بسب اچھا

'' توبہ'' خدا کسی کامختاج نہ کرے۔

''لاله جی آ دمی بہت شریف ہیں، اپنے وعدے کے مطابق دوسرے دن میں چھ بجے انھوں نے دروازے پر گھونسوں کی بارش شروع کر دی۔ ان کا جگانا تو محض اک سہارا تھا، ہم خود ہی انتظار میں تھے کہ بینخواب ختم ہولے تو بس جاگتے ہیں۔ وہ نہ جگاتے تو میں خود ایک منٹ بعد آ تکھیں کھول دیتا۔ بہر صورت جیسا کہ میرا فرض تھا میں نے ان کا شکر بیادا کیا۔ انھوں نے اسے اسی شکل میں قبول کرلیا کہ گولہ باری بند کر دی۔

اس کے بعد واقعات ذرا بحث طلب سے ہیں اوران کے متعلق روایات میں کئی قدراختلاف ہے۔ بہر حال اس بات کا تو مجھے یفین ہے اور میں قتم بھی کھا سکتا ہوں کہ آئھیں میں نے گھول دی تھیں، پھر یہ بھی یاد ہے کہ اٹھنے سے پیشتر دیبا ہے کے طور پرایک آ دھ کروٹ بھی لی، پھر پہنہ ہیں۔ شاید کھاف او پر سے آتار دیا، یا شاید سراس میں لپیٹ دیا، شاید کھا نسا کہ خدا جانے خرا ٹالیا وغیرہ۔ یہ بینی امر ہے کہ دس بج ہم بالکل جاگ رہے تھے کیکن لالہ بی کے جگانے کے بعد اور دس بج سے پیشتر خدا جانے ہم پڑھ رہے تھے یا سور ہے تھے ہمیں ہمارا خیال ہے ہم پڑھ رہے تھے یا شاید سور ہے تھے ہمیں ہمارا خیال ہے ہم پڑھ رہے تھے یاشاید سور ہے تھے۔ بہر صورت یہ نفسیات کا مسلہ ہے جس میں آپ ماہر ہیں نہ میں ۔ کیا پہتا لالہ ہی نے دکا یہی دس بجے ہو یا اس دن چھ ہی دیر سے بجے ہوں؟ خدا کے کاموں میں آپ کیا ذکل دے سکتے ہیں کیکن ہمار کے دل میں پھر یہ شہر رہا کہ قصور پچھا پنا ہی معلوم ہوتا ہے۔ جناب، شرافت ملا حظہ ہو کہ اس شبہ کی بنا پر صبح سے شام تک حضیر کی ملامت سنتار ہا اورا سے آپ کو سنا تا رہا۔ مگر لالہ بی سے ہنان کی دل شکن نہ ہو، حدد رہے کی طمانیت ظاہر کی ۔ آپ کی نوازش سے میں نے شبح کا سہانا ااور روح افز ا

بہت اچھی طرح صرف کیا ور نہ اور دنوں کی طرح آج بھی دس بجے ہی اٹھتا۔ لالہ جی صبح کے وقت د ماغ کیا صاف ہوتا ہے جو پڑھو خدا کی قتم یا دہوجا تا ہے۔ بھی خدانے صبح بھی کیا چیز بنائی ہے یعنی اگر صبح کی بجائے صبح صبح شام ہوا کرتی تو دن کیا بری طرح کٹا۔

الاله جی نے ہماری جادو بیانی کی داددی اور پوچھنے لگے۔ ''تومیں آپ کو چھ بجے جگادیا کروں گا۔''

میں نے کہا، ' اِن ہاں! واہ یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے؟ بے شک۔''

شام کےوفت آنے والی شیچ کے لیے مطالعہ کے لیے دو کتابیں چھانٹ کرعلاحدہ جوڑ دیں۔کرسی کوچار پائی کے قریب سر کالیا۔اوور کوٹ اور گلو ہند کو کرس کی پشت پر آویزال کردیا۔ کنٹوپ اور دستانے پاس ہی رکھ لیے۔ دیا سلائی کو تکھے کے پنچٹولا، تین دفعہ آیت الکرسی پڑھی اور دل میں نہایت ہی نیک منصوبے باندھ کرسوگیا۔

صبح لالہ جی کی پہلی دستک کے ساتھ جھٹ آئکھ کل گئی۔ نہایت خندہ بیشانی کے ساتھ لحاف میں سے منہ نکالا ،ان کوگڈ مارننگ کیا اور نہایت بے در دانہ لہج میں کھانسا۔ لالہ جی مطمئن ہوکر چلے گئے۔

ہم نے اپنی ہمت اور اولوالعزمی کو بہت سراہا کہ ہم آج فوراً ہی جاگ اٹھے۔ ول ہے کہا،''ول بھیا، مہم آج فوراً ہی جا تو محض ذراسی بات ہے۔ ہم یوں اس سے ڈرا کرتے تھے''ول نے کہا،''اور کیا جمھا رے تو یوں ہی اوسان خطا ہو جایا کرتے تھے۔''

ہم نے کہا،'' سے جو۔''یعنی ہم ستی اور کسالت کوخودا پینے قریب نہ آنے دیں توان کی کیا مجال ہے کہ ہمارے قریب سے بھی گزرجا کیں یا ہماری با قاعد گی میں مخل انداز ہوں۔اس وقت اس شہر لا ہور میں ہزاروں ایسے کا بل لوگ ہوں گے جو دنیا و ما فیہا سے بے خبر نیند کے خرائے اڑاتے ہوں گے اورا کیے ہم ہیں کہ ادائے فرض کی خاطر نہایت شگفتہ طبعی اور غنچے ذبنی سے جاگ رہے ہیں۔ بھئی کیا برخور دار سعادت آثار واقع ہوئے ہیں۔ ناک کو مردی سے محسوس ہوئی تو اس کو ذرا سابوں ہی کھاف کی اوٹ میں کر لیا اور پھر سوچنے گے ۔۔۔۔۔''خوب تو ہم آج کیا وقت پر جاگیں گے۔ بس ذرا سی اس کی عادت ہوجائے تو با قاعدہ قر آن مجید کی تلاوت اور فجر کی نماز بھی شروع کر دیں گے۔آخر مذہب سب سے مقدم ہے۔ ہم بھی کیا روز روز الحاد کی طرف مائل ہوتے جارہے ہیں ، نہ خدا کا گردیں گے۔آخر مذہب سب سے مقدم ہے۔ ہم بھی کیا روز روز الحاد کی طرف مائل ہوتے جارہے ہیں ، نہ خدا کا گردیں گے۔آ کر مذہب سب سے مقدم ہے۔ ہم بھی کیا روز روز الحاد کی طرف مائل ہوتے جارہے ہیں ، نہ خدا کا گردین کے خور میں کہ تا کہتا مرگیا لیکن وی میں کہ تارا کہتا کہتا مرگیا لیکن کو خون ، سمجھتے ہیں کہ بس اپنی محنت سے امتحان یاس کرلیں گے۔ اکبر بے چارہ یہ کہتا کہتا مرگیا لیکن

ہمارے کانوں پر جوں تک نہ رینکی ۔ لحاف کانوں پر سرک آیا...... تو گویا آج ہم لوگوں سے پہلے جاگے ہیں.....بہت ہی پہلے ۔.... بین ہیں گالج شروع ہونے سے بھی چار گھنٹے پہلے کی بات ہے۔

کالج کے ہال میں لالہ جی ملے، کہنے لگے، مسٹر! صبح میں نے آپ کوآ واز دی تھی، آپ نے جواب نہ دیا۔'' میں نے زور کا قبقہدلگا کر کہا،''او ہولالہ جی! یا زنہیں، میں نے آپ کو گڈ مارننگ کہا تھا۔ میں تو پہلے ہی سے حاک رہا تھا۔

بولے،'' وہ او ٹھیک ہے لیکن بعد میںاس کے بعد کوئی سات بجے کے قریب میں نے آپ سے تاریخ پوچھی تھیآپ بولے ہی نہیں۔''

ہم نے نہایت تعجب کی نظرول سے آئھیں دیکھا، گویا وہ پاگل ہوگئے ہیں....اور پھر ذرامتین چبرہ بناکر، ماتھے پر تیوریاں چڑ ھائے ،غور وفکر میں مصروف ہوگئے۔ایک آ دھرمنٹ تک ہم اس تعمق میں رہے، پھریکا یک ایک مجموبانہ اور معشو قاندانداز سے مسکرا کے کہا،' ہاں ٹھیک ہے، میں اس وقتاے نماز پڑھ رہا تھا۔'' لللہ جی مرعوب ہوکر چل دیاورہم اپنے زہر ولقو کی تسکینی میں سرنیچا کیے کمرے کی طرف چلآئے۔ اب یہی روز مرہ کامعمول ہوگیا ہے۔ جاگنا نمبر 1، چھ بجے، جاگنا نمبر 2، دس بجے اور اس دور ان لالہ جی آواز س دیں تو نماز!

نصیب یہ ہے کہ پہلے ''مسٹر، مسٹر'' کی آواز دروازے کی نادان سامعہ نوازی کرتی اور پھر چار گھنٹے بعد کالج کا گھٹے یال دماغ کے ریشے ریشے میں دس بجانا شروع کر دیتا ہے اوراس چار گھنٹے کے عرصے میں کڑیوں کے گر پڑنے، درگیجیوں کے الٹ جانے، دروازوں کے بند ہوجانے، کتابوں کے جھاڑنے، کرسیوں کے گھیٹنے، کلّیاں اورغراراے کرنے، کھنکھارنے اور کھانسنے کی آوازیں تو گویافی البدیہ ٹھمریاں ہیں۔اندازہ کر لیجئے کہ ان سازوں میں تال کی کس قدر گنجائش ہے۔ ہے

موت مجھ کو دکھائی دیتی ہے جب طبیعت کو دیکھتا ہوں میں

فرہنگ

I (الف) الفاظ ومعانى:

شامت = (ا مش) برفیبی، آفت ایثور = (ا من) برمیشور ندارد = (صف) غیرحاضر، خالی مطالعه = (ا من) غور، کتب بنی بیداری = (ا مض، مث) جاگنا الحاد = (ا من) ملحد بوجانا، دین قل کیراری افت = (ا مث) مصیبت، تکلیف کسالت = (ا مث) ستی، کابلی آفت کابرکالا = (ا مث) غفلت کابرلا، شریر مجموبانه = (صف) پرده کیا گیا، نادم لطیف = (صف) نازگ، صاف رخشنده = (صف) چمکیلا، روشن محشرستان = (ا من) حشرکامیدان اضطراب = (ا منی) بیجینی، بیتراری کاف = (ا منی) رضائی جس مین افزودروئی هو جالیز با تا ہے۔ کابر تا کی موسیقی کا آلہ، بیا یول میں پانی بھر کرتیلیوں سے بجایا جاتا ہے۔

(ب) مركبات:

سحر خیز = صبح سویر بے اٹھنے والا دل شکنی = دل توڑنا خندہ بیشانی = خوش مزاجی، شگفتہ روی نیخ کنی = جڑ سے اکھیڑنا، نیست و نابود کرنا زہر و تقویٰ = پر ہیزگاری نگاواشتیاق = جا ہت کی نظر سبیل تذکرہ = دورانِ گفتگو عالم خواب = خواب کی دنیا آباوا جداد = باپ دادا قسمتِ خوابیدہ = سوئی ہوئی قسمت عدم تشدد = تشدد کے بغیر صحاند ھیرا ہوجا تا ہے۔

(ج) مترادفات:

آفت = مصیبت، مشکل، بلا بخت = قسمت، نصیب، بھاگ

ذوق = شوق،لطف،خوشی لٹھ = عصا،لاکھی،ڈنڈا

ر زمد = تقوی، پر میزگاری عالم = دنیا، جهال، کا ننات

صِرف = خالص، تنہا

جلد = کھال

مُقدم = پاؤل رکھنے کی جگه کھولنا = ابلنا، جوش مارنا

رسی = جادو جُد = دادا

(د) معنوی فرق:

صَرف = خرچ جَلد = فوراً، حجمت مُقدم = پہلا،اعلی

کھولنا = آزاد کرنا، کشادہ کرنا

قۇت = طاقت، زور جُلانا = سلگانا، آگ لگانا جُلانا = زندە كرنا

شر = صبح جد = کوشش، سعی

II (الف) ایک جملے میں جواب لکھئے۔

- ۲) پطرس بخاری کے پڑوسی کا نام کیا تھا؟
- کی سیخاری کے پڑوس کا نام نیا ہا:
 کہا دن مصنف کولالہ کر پاشکر جی نے شیح کتنے بجے جگایا تھا؟
 روزانہ مصنف کے جاگنے کا معمول کیا تھا؟
 مصنف نے اپنے سونے کے مل کو چھپانے کے لئے کو نسے جھوٹ کا سہارالہ
 مصنف نے اپنے سونے کے مل کو چھپانے کے لئے کو نسے جھوٹ کا سہارالہ
 - (ب) دویا تین جملوں میں جوابات لکھئے۔
 - ۲) دوسرے دن صبح اٹھتے ہی مصنف کے پڑوتی نے کیا کیا؟
- کیلے دن مصنف دوبارہ تین بجسونے کے بعد پھر کس وقت بیدار ہوئے؟

- ۸) مصنف نے برسبیل تذکرہ لالہ کریا شکر جی سے کیا کہا؟
- ۹) مصنف کوآخر کارکس طرح اپنی بیداری کا قائل ہونایٹا؟
- ۱۰) مصنف کوجب پیتہ چلا کہ جے کے تین بجے ہیں توان کے دل نے کیا جا ہا؟
 - اا) مصنف نے لالہ جی کے سامنے سے کی تعریف کس طرح کی؟
 - (ج) تفصیلی جواب لکھئے۔
 - ١٢) لالكريا تنكرجي كےمصنف وجگانے كاحال اپنے الفاظ میں لکھئے۔
- ۱۳) مصنف صبح جا گنے کے بعداینے دل کوئس طرح بہلانے کی کوشش کرتا ہے؟

III (الف) خانه پُری سیجئے۔

- ۱۴) دوسرے دن اٹھتے ہی افھول نےکا نام لے کر ہمارے دروازے پر شروع کر دی۔
 - 1a) حضرت عیسیٰ بھی تو بس وا جبی طور پر ہلکی ہیکہددیا کرتے ہو گئے۔
- ۱۲) ہم ستی اور کسالت کوخودا پنے قریب نہ آنے دیں توان کی کیا..... ہے کہ ہمارے قریب سے بھی گزرجا ئیں۔
 - ا) دل نے کہا''اور کیاتمھارے تو یوں ہیخطا ہو جایا کرتے تھ'۔
 - ۱۸) نہ خدا کا ڈر، نہ رسول کا خوف ہمجھتے ہیں کہ بس اپنی محنت سےکریں گے۔

(ب) درج ذیل جملوں کی بحوالہ متن وضاحت سیجئے۔

- ٩١) '' آپ سحرخيز ہيں ذرا ہميں بھی صبح جگاديا تيجئے۔''
 - ۲۰) ''اور کیا تین بج ہی سورج نکل آئے گا۔''
- ۲) جا گنانمبر 1-چھ بچ، جا گنانمبر 2-دس بج اس دوران لاله جی آواز دیں تو۔۔
 - ۲۲) ''مسٹرصبح میں نے آپ کوآ واز دی تھی، آپ نے جواب نہ دیا۔''

(ج) مثال کےمطابق قوسین میں دئے گئے الفاظ کی جمع بنا کرخانہ بری کیجئے۔

(موت، بیان، واقعه، ورق)

مثال: آپکا<u>سوال</u> ٹھیکتھا۔ <u>سوالات</u> کرنے سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے ۲۳) اِس سے لالہ جی کا دل دہل گیا تھا۔ انھوں نے اپنے آپ کوسلی دی کہا یہے سے نزندگی میں ہوتے رہتے ہیں۔

۲۲) جج نے کہا میں نے سب کے سسن لئے ابتم اپنادو۔

۲۵)کاون معین ہے، پریہ کیاا خبارکوزگر سے بھر بڑا ہے۔

۲۷) میں نے سارے چھان ڈالے میراہزاررو پٹے کا نوٹ نہیں ملا۔ اُمی نے کہااس کتاب کے کسی میں رہ گیا ہوگا۔

قواعد

پچھلے میں آپ مرکب مطلق جملوں کی دو قسموں سے واقف ہو کچکے ہیں بقیہ تسمیں ذیل میں دی گئی ہیں۔

(۳)استدرا کی (۴)سیبی

جملہ استدراکی: ایسامرکب جملہ جس کے دوجھے ہوں اور معنی کے اعتبار سے دوسرا حصہ پہلے جھے کے خلاف ہو، یااسے محدود کرے یا پھراس کی توسیع کرے۔

جیسے: (۱) یومارت قدیم ہی نہیں بلکہ مضبوط بھی ہے۔

(۲) وہ کتابی کیڑا تھا مگر ہرسوال کا جواب دینا اُس کے بس کی بات نہیں تھی۔

(۳) ہم جی بھر کرسونا چاہتے تھے مگر لالہ جی نے ہمیں سونے ہیں دیا۔

مندرجه بالا پہلے جملے میں دوسراحصہ پہلے حصہ کی توسیع کررہاہے۔

مندرجه بالا دوسرے جمله میں دوسرا حصه پہلے حصه کی مخالفت کرر ہاہے۔

مندرجه بالاتيسرے جمله ميں دوسراحصه پيلے حصه کومحدود کرر ہاہے۔

جملہ سببی: ایبامرکب جملہ جس کے دوسرے حصہ میں،سبب، وجداور نتیجہ کا ذکر ہو۔

جیسے: اس کی بات تو ٹھیک ہے مگررویہ غلط ہے۔

گو کہنے کا اندازا چھاہے گرآ واز بھونڈی ہے۔ پہلے جملہ می<u>ں غلط</u> روبیسب ہے۔ دوسرے جملہ می<u>ں بھونڈی</u> آ وازسب ہے۔ بیج جملے جملہ سببی کی مثالیں ہیں۔

در ج ذیل ہرسوال کے لئے چار متباول دیے گئے ہیں،ان میں سےسب سے مناسب جواب چن کر لکھئے: 1. ایسا جملہ جس کے دوحقے ہوں معنی کے اعتبار سے پہلا جملہ دوسرے کے خلاف ہویا اسے محدود کرکے یا پھراس کی توسیع کرے،ایسا جملہ کہلاتا ہے۔

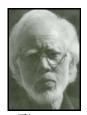
رالف) اسلی (ب) سبی (ج) استدراکی (و) تر دید (ب) سبی (ج) استدراکی (و) تر دید (ب) سبی (ج) بات تو تھک ہے مگرروتیہ غلط ہے، قواعد کے اعتبار سے یہ جملہ ہے۔ (الف) تر دیدی (ب) استدراکی (ج) وسلی (و) سبی (بیا

مرگرمی: جملوں میں رموز واوقاف لگانے سے جملے کے مختلف ٹکڑوں کو چھے طور پر پڑھنے اور سبھنے میں مدد (Note of انجاب نے اور Full Stop) ختمہ (Full Stop) ندائیہ / فجائیہ! Exclamation) ورواوین (Inverted Comma) جیسے نشانات اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ مضمون مکالماتی انداز کا ہے۔ اس مضمون کے مکالموں کے درمیان لگائے گئے نشانات پر غور کیجئے۔ پچھلے اسباق سے دیئے گئے جملوں کو پڑھ کرمناسب نشان لگائے۔

- . جبل پور کے ایک کانگریس میٹھ گوندداس نے چلا کر پوچھااردو بھلاکس کی مادری زبان ہو تکتی ہے بیٹڈت نہرو نے اُسی جھلا ہے کے لہجے میں چیخ کر جواب دیااردومیری اورمیری دادی کی زبان ہے۔
- ۲) بھائیواب باتوں کا سے نہیں کام کا سے ہے اٹھواور دلیش کو نجات دلانے میں جٹ جاؤا پی جنم بھومی کونفرت سے دحشت سے بے ایمانی اور لا کچ سے نجات دلاؤ۔
- ۳) ارے کمبخت خدائی فوج داربر تمیز کہیں کے میں نے تجھ سے بیکہاتھا کہ سویرے اُٹھادینایا بیکہا کہ سرے سے سونے ہی نہ دینا تین ہجے جاگنا بھی کوئی شرافت ہے۔

222

سبق:14



سرحدون كاجال

سليمان خمار

مخلیق: نظم مخلف ہیئیتوں میں لکھی جاتی ہے۔ پہلے ترکیب بند، ترجیع بنداور مسدس کی ہیئت میں نظمیں لکھی جاتی ہے۔ پہلے ترکیب بند، ترجیع بنداور مسدس کی ہیئت میں نظم جاتی تھیں۔ آن کل آزاداور نثری نظمیں لکھنے کا چلن عام ہے۔ پابند نظم میں مصرعے کیساں ہوتے ہیں جبکہ آزاد نظم کے مصرعوں میں ارکان کھٹے بڑھتے رہتے ہیں اور بیرد دیف قوافی کی پابند کی سے آزاد ہوتے ہیں۔ اس لیے ایسی نظم کو' آزاد نظم'' کہا جاتا ہے۔ نظم'' سرحدوں کا جال' کے ان مصرعوں پرغور سیجئے۔

- 1) خدائے/
- 2) زمیں جب بنائی /تواس پر
 - 3) كيري/نہيں تھيں

پہلے مصرعہ میں رکن'' فعولن' ایک مرتبہ، دوسرے مصرعہ میں تین مرتبہ اور تیسرے مصرعہ میں دومر تبہ استعال ہوا ہے۔ یعنی ان مصرعوں کے ارکان میں کمی بیشی ہوئی ہے اور یہ قوافی کی قید سے آزاد ہیں۔اس آزاد ظم میں نہایت سہل انداز میں عالمی مسئلہ کو بیان کیا گیا ہے۔

تخلیق کار: نام قاسم علی ،عرف سلیمان بعدازاں عرف کے ساتھ خمار کا اضافہ کیا اوراد بی وُنیا میں سلیمان خمار کے نام سے مشہور ہوئے۔ان کا تعلق ریاست کرنا ٹک کے تاریخی شہر و جئے پور سے ہے۔ میم ماری 1944ء کو ضلع و جئے پور کے تعلقہ باگل کوٹ میں پیدا ہوئے۔ تعلیم کممل کرنے کے بعد سرکاری ملازمت اختیار کی۔سرکاری ملازمت سے بحسن خوبی سبکدوش ہو چکے ہیں۔اُن کی زندگی کا بیشتر حصہ و جیاپورہ میں گزرا۔ وہیں سکونت اختیار کی۔ دورانِ ملازمت ہی سے شاعری کا شوق رہا وہ زبان وادب کے فروغ میں حصہ لیتے رہے اوراب بھی کئی علمی واد بی انجمنوں سے وابستہ ہیں۔اُنھیں غزل اور نظم پر یکسال دسترس حاصل ہے ان کا پہلا شعری مجموعہ '' تیسر اسفر'' اور حال میں ایک اور جموعہ '' سمندر جا گتا ہے'' شائع ہوا ہے۔ان کے پہلے مجموعہ پر کرنا ٹک اردوا کا ڈمی نے انعام سے نوازا۔ سلیمان خمار جدیدلر و لہجہ کے شاعر ہیں آخیس ہندوستان گیر شہرت حاصل ہے۔

خدانے
زمیں جب بنائی تو اُس پر
کسی ملک کی سرحدوں کی
لیمرین نہیں تھیں
سیاری زمیں ایک ہی ملک تھی
سیاری زمیں ایک ہی ملک تھی
افق سے افق تک
جہاں چاہے جائیں
جہاں چاہے جائیں
جہاں چاہے جائیں
دنیا کا نقشہ اٹھا کر تو دیکھو
دنیا کا نقشہ اٹھا کر تو دیکھو
تممیں یوں گلگ گا
ترمیں پر
سیاں سے وہاں تک
کئ آڑی ترجی کلیروں کا اک جال سابن گیا ہے
ترجی کے دور کا آ دی
کچنس گیا ہے
خودا ہے ہی ہاتھوں بناتے ہوئے جال میں

I الفِاظ ومعانى:

اُفُق = (ا_منه) وهجگه جہال زمین وآسمان ملتے نظر آئیں سرحد = (ا_منه) کسی بھی ملک کی حد نسلِ آدم = (3_منه) آدم کی نسل، انسان مسکن = (1_منه) رہنے کی جگه نسلِ آدم = (3_منه) آدم کی نسل، انسان

II (الف) مندرجه ذيل سوالات كے جوابات ايك ايك جملے ميں لكھئے۔

- ا) خدانے جبزمیں بنائی تواس پر ملک کی سرحدیں کیوں نہیں تھیں؟
 - ٢) دنيا كنقشه بركينجي گئي لكيرين س بات كالشاره بين؟

۳) ابتدامین نسل آدم کوکیا آزادیان نصیب تھیں؟ (ب) مخضرجوابات لکھئے۔ ۴) سرحدون کاجال نظم میں شاعر کیا کہنا جا ہتا ہے؟ ۵) نسلِ آ دم کواللہ نے اُزادی دی مگرز مینی ککیرون (سرحدوں) سے اس کی زندگی میں کیا تبدیلی آئی؟ ۲) سرحدیں انسانی آزادی اورتر قی میں کس طرح رکاوٹ بنتی ہیں؟ ۷) ملک کی سرحدوں میں بٹے آ دمی کی بے بسی کوشاعر نے کس طرح بیان کیا ہے؟ III (الف) قوسین میں دیئے گئے الفاظ کے متر ادفات جملوں میں تلاش کیجئے۔ (عالم، زمین، ملک، گھر، دور) ۸) اس عہد کے لوگ بڑنے ظالم ہیں۔ (۹) خانۂ کعبہ خدا کا مسکن ہے۔ ۱۰) کرۂ ارض پر خطرہ منڈ لار ہاہے۔ (۱۱) دونوں جہاں کا مالک خداہے ۱۲) سیاہی وطن کی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ۱۱) دونول جہاں کا مالک خداہے۔ ۱۱) سپائں وین ں سرحدوں ہی حفاظت ارتے ہیں۔ (ب) مندرجہ ذیل خط کشیدہ الفاظ کی اضداد خالی جگہوں میں لکھتے۔ ۱۳) انسان <u>پابندی</u> سے زیادہ......پند کرتا ہے۔ ۱۴) میں نے اس کی تلاش می<u>ں زمین</u> و......ایک کردیئے۔ 10) صبح ہوتی ہے۔ عمر پوں ہی تمام ہوتی ہے۔ 17) خطروں سے کھیلنے والےمنزل کی جانب بڑھتے جاتے ہیں (ج) ان الفاظ کو جملوں میں استعمال سیجئے۔ نقشہ، سرحد، افق، مسکن، جال، (د) ''سرحدوں کا جال''نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھتے۔ **سرگرمی**: ریاست کرنا ٹک کے شعراء کاالیم تیار کیجئے۔ ***

سبق:15

زعفران

نصابی تمیٹی

زعفران کاذکرآتے ہی نظروں کے سامنے زعفرانی جلیبیاں ناچنے گئی ہیں۔ آج کل مُزَعْفِر بھولا ہوا سبق بن گیا ہے۔ البتہ کھیر کا رنگ کہیں کہیں زعفرانی ہوتا ہے۔ صدیوں سے مختلف یکوانوں اور دواؤں میں زعفران کا استعال رائے ہے۔ یہ ایک خوشبوداراور رنگ دارقیمتی مصالحہ (مسالا) ہے۔ لفظ زعفران عربی زبان سے ماخوذ ہے۔ لفوی اعتبار سے یہ ایک نہایت خوشبودارزر درنگ کا پھول ہے۔ طبی خصوصیات کے لحاظ سے یہ دماغی نسوں کوسکون کنوی اعتبار سے یہ ایک نہایت خوشبودارزر درنگ کا پھول ہے۔ طبی خصوصیات کے لحاظ سے یہ دماغی نسوں کوسکون کہ بہنچا تا اور ذبن کوراحت بخشا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ پُر مزاح محفلوں کو'' زعفران زار'' اور بات بے بات بننے والے کے لئے'' دعفران کا کھیت دیکھا'' کا محاورہ مستعمل ہے۔ اس کے علاوہ بے قدری سے متعلق کہا وت'' گدھا کیا جانے زعفران کی قدر'' بھی مشہور ہے۔

زعفران کو ہندی زبان میں کیسر کہتے ہیں۔ اس کا نباتیاتی نام کروکس سٹیاوی کیس (Crocus Sativius) ہے۔ دنیا کے گئے چنے ممالک میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ ایران، اسپین، فرانس، برطانیہ، مراقش اور ہندوستان کی ریاست جموں وکشمیراس کی کاشت کے لئے مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا اصل وطن ایران یا فارس کا نواحی علاقہ ہے۔ ایک عرصہ بعد تاجروں کے ہاتھوں مختلف ممالک تک اس کی رسائی ہوئی۔ اسپین میں فارس کا نواحی علاقہ ہے۔ ایک عرصہ بعد تاجروں کے ہاتھوں مختلف ممالک تک اس کی رسائی ہوئی۔ اسپین میں کوء سے تاریخی حوالوں میں اس کی کاشت کا ذکر ملتا ہے جبکہ کشمیر میں 550 عیسوی ہی سے اس کی کاشت کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔

وادئ کشمیر قدرتی حسن اور نباتیاتی خزانے سے مالا مال ہے۔ جہاں گل مرگ، سون مرگ، پہلگا م جیسی خوبصورت وادیاں اور جھیل ڈل کا حسن سیاحوں کو دعوت نظارہ دیتا ہے۔ کشمیر کے حسن کو دیکھ کر مغل بادشاہ بابر بساختہ کہدا ٹھا''اگر جنت زمین پر ہے تو بس یہیں ہے، یہیں ہے، یہیں ہے' اس وادی کا ایک جھوٹا ساعلاقہ پانپور ہے، جہاں زعفران کے کھیتوں میں کھلے نفشی رنگ کے پھولوں کی بہارد کیصنے لائق ہوتی ہے۔ پانپور ہے، جہاں زعفران کے کھیتوں میں کھلے نفشی رنگ کے پھولوں کی بہارد کیصنے لائق ہوتی ہے۔ کشمیر کی معیشت کا انجھار کا شتاکاری پر ہے۔ یہاں چاول، مکا، گیہوں، بار لی، اوٹس وغیرہ کی کا شت کی جاتی ہوتے ہیں ہے۔ اس وادی میں مختلف سنریاں بھی اگائی جاتی ہیں۔ یہاں امرود، سیب، شفتالواور چیری کے باغات ہوتے ہیں

دیودار، چنار، اخروٹ اور صنوبر کے درخت کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اونی صنعت کشمیر کی عالمی شہرت کی اہم وجہ ہے۔ یہاں کے تیار کردہ پشمینہ شال اور اونی قالین برآ مد کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ میوے جات اور ترکاریاں خلیجی ممالک کو برآ مد کی جاتی ہیں۔ یہاں زعفران کی کاشت کی جاتی ہے اور ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں اس کی کھیت ہوجاتی ہے۔ چنانچے بہت کم مقدار میں زعفران باہر بھیجا جاتا ہے۔

زعفران کی کاشت کے لئے معتدل آب وہواراس آتی ہے۔ پھول کھلنے کے موسم میں ہلی دھوپ اور راتوں میں نمی ضروری ہے۔ اس کی بہترین پیداوار کے لئے میں سے جالیس سٹی میٹر بارش درکا ہوتی ہے۔ موسم بہار کی بارش، گنٹھوں کی افزائش اور پودے کی اچھی نشو ونما کے لئے مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اکتوبرہ زیمبر کی بارش سے پھولوں کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ پودا فضا کی ٹھنڈک کو بآسانی برداشت کر لیتا ہے۔ البت برف باری یا اُولا باری سے فصل کو نقصان پہنچتا ہے۔

زعفران کا چھوٹا سا پودا تقریباً ایک نٹ اونچا ہوتا ہے۔جس کی جڑیں اعشاریہ پانچ سینٹی میٹر ججم کی مخروطی گنٹھیوں کے نچلے جصے سے اگتی ہیں۔ یہ گنٹھیاں پیاز کی گنٹھیوں کی طرح بڑی نہیں ہوتیں۔ان گنٹھیوں کوایک بار

زمین میں بونے کے بعد کم سے کم آٹھ سال اور زیادہ سے زیادہ پندرہ سال کی مدت تک فصل حاصل کی جاتی ہے۔ اس خوبی کی وجہ سے بیددائی پودا کہلاتا ہے۔ زعفران کی آخری فصل چننے کے بعد گنٹھیاں زمین کے اندر سے زکالی جاتی ہیں۔ایک سال کے وقفہ کے بعد نئے سرے سے کھیت میں زعفران کی کاشت کی جاتی ہے۔

زعفران کا پوداگنٹھیوں سے اگتا ہے۔ بوائی کے ایک سال بعد گنٹھیوں سے پھول آنے شروع ہوتے ہیں۔ مادہ گنٹھیوں سے ہرسال دوتا چار گنٹھیاں پیدا ہوتی ہیں اور پرانی گنٹھیاں خود بخو دسو کھ جاتی ہیں۔زعفران کے پھولوں کی پیدا وار گنٹھیوں کی جسامت پر منحصر ہوتی ہے۔ عام طور پر چھوٹی گنٹھیوں سے صرف بے نکلتے ہیں اور بڑی گنٹھیوں سے اُگنے والے بودے پر تقریباً ایک سے تین پھول گئتے ہیں۔ ان قیف نما پھولوں کے اندر نہایت مہین دھا گے کی گئتے



شکل کے کغی (Stigma) ہوتے ہیں۔ جنھیں سائنسی اصطلاح میں سلائیاں کہاجا تا ہے۔ جن کا اوپری سراسرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ پھول سے لگا ہوااس کا نجلاحے ذرد رنگ کا حصہ بے مصرف مانا جاتا ہے۔ کلغی ہی سے زعفران حاصل ہوتا ہے۔ اوپری حصے یعنی رنگ سے ہوتا ہے۔ ذرد رنگ کا حصہ بے مصرف مانا جاتا ہے۔ کلغی ہی سے زعفران حاصل ہوتا ہے۔ زعفران کے پھولوں کا موسم وسط اکتو ہر سے نومبر کے ابتدائی دنوں میں صرف تین ہفتوں تک رہتا ہے۔ پھولوں کے چنے کا کام روز انہ بھی کی اولین ساعتوں میں کیاجا تا ہے۔ چنے ہوئے پھولوں سے کلغی احتیاط کے ساتھ علاحدہ گئے جاتے ہیں۔ تین چار دن سکھانے کے بعد چھڑیوں کی مدد سے انہی دھیے دھیے کوٹ کر علاحدہ کیا جاتا ہے۔ پھراچی طرح پولوں سے تقریباً علاحدہ کیا جاتا ہے۔ وہراچی طرح پولوں سے تقریباً ایک کلوسوکھا ہوا زعفران حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے اصل زعفران نہایت قیمتی ہوتا ہے۔ باز ارمیس مختلف برانڈ کے کشمیری زعفران دستیا ہے ہیں۔ ہندوستانی اسٹینڈ رڈ 181 کے مطابق اس کے دو درجے ہیں۔ خالص زعفران انہائی سرخ ہوتا ہے۔ معیاری زعفران ہلک سرخ ہوتا ہے۔ عام باز ارمیں منافع خور تا جرمصوی دھاگوں کی ملاوٹ کر کے اسے کم قیت پر بیجے ہیں۔

زعفران میں مختلف کیمیائی اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ اس میں گلائی کوسائیڈوکروین اور پائروکروین کے کڑوے روغن اور پائروکروین کے کڑوے روغن پائے جاتے ہیں،اس کے علاوہ فاسفورس، پوٹاشیم جیسے معدنیات بھی ہوتے ہیں۔ زعفران میں کروسن ہی ایسا جز ہے جس سے اس کی رنگت بر قرار رہتی ہے۔ اگر اسے سیچھ طریقے سے محفوظ نہ کیا جائے تو اس کا اثر زائل ہوجا تا ہے۔

زعفران غذا تو نہیں کیکن غذا کوخوش رنگ بنا تا ہے۔ یہ دوائی والی جڑی بوٹی بھی نہیں پر یونانی اورا یورو یدک دواؤں کی تیاری میں استعال کیا جاتا ہے۔ نزلہ، پیٹ درد، بخار، کھانسی اور ذیا بطیس جیسی بیاریوں کے علاج کے لئے اس کا استعال فائدہ مند ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دنیا کی حسین ترین عورت قلو پطرہ اپنی جلد کے کھا راور ملائمت کے لئے زعفران استعال کرتی تھی۔ آج بھی چہرے کو کھا رنے والی کریم میں اس کا استعال رائج ہے۔ چین میں زعفران کا استعال رہ تی تھی جاتا ہے۔ تبتی بھکشو (مائلس) اسے عبادت کے مواقع پر استعال کرتے ہیں۔ خطاط قرآن شریف اور مختلف کیا ہوں کی آرائش میں اس کا استعال کرائے تھے۔

بہرحال زعفران ،شکراورنمک کی طرح بے رنگ نہیں ہوتا۔شکراورنمک کی پہچان ان کاذا کقہ ہے مگرزعفُران کا معاملہ کچھاور ہے۔اعلیٰ معیار کا زعفران خوشبودار اور گہرے رنگ کا ہوتا ہے۔اس کی بوطکے ابوڈین جیسی اور ذا نقه ترش ہوتا ہے۔کشمیر کی دل پیندمشروب قہوہ میں اس کا استعال ہوتا ہے۔زعفران کشمیر کی پیدا وار ہے لیکن ہندوستان کی ہرریاست میں اس کاسکتہ چلتا ہے۔

فرہنگ:

I (الف) الفاظ ومعانى:

مصالحه/مسالا = پکوان کی تیاری کی ضروریات اورلوازم جیسے نمک،مرچ بهسن یعنی سالن کا مساله،

دو پٹے کی کناری والا گوٹا = (ا۔مٰد) زعفرانی رنگ میں پکے ہوئے میٹھے جپاول مُزِعُونِ

> ا (صف) كُغنة سيمنسوب ا لُ**غ**و ي

زعفران زار = (اپہنہ) زعفران کا کھیت،وہ جگہ جہاں بہت ہنسی آ

ماخوذ = (صف) اخذ کیا ہوا (ا۔مث) رسم کی جمع

رسوم = (اصف) کھٹا مُشہ = (صف) کھٹا = (صف) بنفشدنگ کا (ایکا بیگنی) تُرش بنفثني

معیشت = (ا_مث) روزگار رسانی = (ا_مث) پینچ،ربط کیپت = (ا_مث) صرف,خرچ (اکل = (صف) کم ہونا

گنٹھی، گنٹھا = (ا۔مث،مذ) پیاز کی گرہ خطاط = (صف)خوش نولیں، کا تب

يشمينه = (امن) اونی کیرا، بالون کاپارچه آرائش = (امن)زیبائش، سجاوٹ

نواحی = (ا۔ند) آسیاس،قرب وجوار رائج = (صف) جاری، روال

مستعمل = (صف) كام مين لايا بهوا، استعال كيا بهوا

(ب) مركبات:

دعوتِ نظاره = د تکھنے پر مائل کرنا دستياب ہونا = حاصل ہونا سكّه بينها = رعب قائم هونا

II (الف) ایک جملے میں جواب دیجئے۔

- ا) بات بے بات منتے والے کے لیے کونسا محاور ہ استعال کیا جاتا ہے؟
 - رعفران كانباتياتى نام كياہے؟
 - ۳) کشمیرمیں کب سے زعفراں کی کاشت کا دعویٰ کیا جاتا ہے؟
 - ۴) کشمیر کے سعلاقے میں زعفران کی کاشت کی جاتی ہے؟
 - ۵) زعفران کا بودا کس سے اُ گتاہے؟
 - ۲) وہ کونسا کیمیاوی جز ہے جس سے زعفران کی رنگٹ برقرار رہتی ہے؟
 - کا نعفران کی کاشت کے لیے س قشم کی آب و ہوا سود مند ہوتی ہے؟
 - ۸) تھکشوزعفران کااستعال سرموقع پرکرتے ہیں؟
 - 9) وہ کونسامشروب ہے جس میں زعفران استعمال ہوتا ہے؟

- (ب) دونین جملوں میں جواب لکھئے۔ ۱۰) دنیا کے کون کو نسے مما لک میں زعفران کی کاشت کی جاتی ہے؟
- ۱۱) زعفران کی اچھی نشو ونما کے لیے کونساموسم ساز گار ہوتا ہے؟ ۱۲) زعفران کے پود ہے کودائمی پودا کہنے کی وجہ کیا ہے؟

 - ۱۳) زعفران میں کون کو نسے کیمیاوی اجزایائے جاتے ہیں؟
 - (ج) یانچ چه جملوں میں جواب لکھئے۔
 - ۱۴) زعفران کی کاشت کیسے کی جاتی ہے؟
 - ان حاصل کرنے کے لیے کونساعمل اختیار کیا جاتا ہے؟
 - ۱۲) زعفران کے استعال کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

III (الف) ان الفاظ كے صحيح صيغة جمع كوخانے ميں لكھئے۔ رسم = مراسم، رسوم ۱۶ = جروی، اجرا ۱۹) عمل = اعمال، عملی (ب) مذکر ومونث کی نشاند ہی کیجئے۔ . مشروب، مصالحه، کاشت، موسم، ذائقه، زعفران، آرائش، معیشت (ج) الف اور ب کے خانوں میں دیتے گئے سابقوں اور لاحقوں کے درمیان مناسب جوڑ لگا کرترا کیب بنائے۔ (الف) پرُ بے خوشبو دل منافع قیف (د) کہاوتوں کے مطالب کی نشاندہی کیجئے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گدھا کیا جا نے نظران کی قدر۔ اس کا مطلب کیا ہے؟ ان سے ک (الف) کسی چیز سے منہ پھیر لینا (ب) کسی چز کی قدر کرنا (ج) کسی چز کی قدرنه کرنا دھونی کا کتانہ گھر کانہ گھاٹ کا۔ اس کے معنی ہیں۔ (الف) بركارآ دى (ب) ہوشیارآ دمی (ج) خودغرض آدمی

اضافی معلومات:



کارخانوں میں تیار ہونے والی اشیاء کے معیار کی تصدیق کرنے کے بعد سرکار ISI کا نشان لگاتی ہے جس کا مطلب Indian Standered Institute ہے۔

یخصوص نشان اکثر گھر بلیواشیاء پر بھی لگا ہوتا ہے۔جیسے معیاری نمپنی کے پریشر کوکر ، بلب وغیرہ۔

ا پنے استاد سے معلوم کیجئے کہ خریدار کو باخبر کرنے والا سرکار کا کونسانعرہ ہے

قواعد: ملتف جمله

ان جملوں کوغور سے پڑھیے۔

جوزعفران آپ نے خریدا تھاوہ کشمیری تھا۔

۲) آپجس شم کا قہوہ بینا جا ہے تھے وہ شیزان ہول میں ملتا ہے۔

٣) جولطيفه آصف نے سناياوہ مرزاغالب كاتھا۔

مذکورہ بالا جملوں میں جوزعفران معنی کونسا، جس قتم کا قہوہ سے مراد کہاں کا، جولطیفہ سے مراد کونساان سب کی وضاحت تابع جملے میں بیان کی گئی ہے۔ یعنی تشمیری زعفران، شیزان ہول کا قہوہ، غالب کا لطیفہ سے مطلب واضح ہوگیا۔

اییاجملہ جس کاایک جُزاصلی اور دوسرا اُس کے تابع ہوتا ہے۔ جب تک تابع جملہ پڑھانہیں جا تااصلی جملے کا مطلب واضح نہیں ہوتا۔ یہ جملہ ملتف کہلا تا ہے۔

مضمون كى تعريف:

طلبہ میں مختلف موضوعات پر مضامین لکھنے کی اہلیت ہونا جا ہئے ۔مضمون ایک ایس تحریر ہے جس میں کسی موضوع پرتسلسل کے ساتھ اظہار خیال کیا جاتا ہے۔مضمون کے تین اہم جُز ہوتے ہیں۔

) تمهيد ٢) نفسِ مضمون ٣) خاتمه

تمہید: یہ حصہ ضمون کا تعارف ہوتا ہے۔اسے نہایت پُر اثر اور عمرہ ہونا چاہئے۔مضمون کے موضوع کے

لحاظ سے ابتداء کرنا چاہئے۔ جیسے کوئی اصلاحی یا معاشرتی مضمون ہوتو کسی حکایت یا قول سے ابتدا کرنا مناسب ہے۔

نفسِ مضمون: یہ حصہ ضمون کی ریڑھ کی ہڑی ہوتا ہے۔ اس جصے میں موضوع سے متعلق تفصیلی معلومات
بیان کی جاتی ہیں۔ یہ حصہ جس قدر مربوط ہوگا اس قدر پُر اثر ہوگا۔ اس جصے میں خوبیوں اور خامیوں کا ذکر
کیا جاتا ہے۔

خاتمہ: یہ صنمون کا آخری حصہ ہوتا ہے۔اس میں مضمون کا لُب لُباب پیش کیا جاتا ہے۔مضمون لکھنے سے پہلے موضوع ہے متعلق معلومات جمع کرنا ضروری ہے۔اس کے بعد خاکہ بنا کراس کے مطابق خیالات کوسلسل کے ساتھ بیان کرنا چاہئے۔

• مضامین کے موضوعات: مضامین مختلف موضوعات بعنی ندہب، ساجی، سابسی، سائنسی، جغرافیائی معلومات سے متعلق کسی اہم مسلہ پر معلومات سے متعلق کصے جاسکتے ہیں۔ اگر مضمون میں ندہب، ساجی، سیاست، سائنس سے متعلق کسی اہم مسلہ پر اظہار خیال کرنا ہوتو مسلہ کی غرض وغایت، اس کے نتائج اور اس کے طل سے متعلق تجاویز پیش کئے جاتے ہیں۔

• مضامین کے اقسام : شخصی ، معلو ماتی ، تفریکی ، مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ شخصی مضمون ککھتے وقت تعارف ، خاندانی حالات ، شخصیت اور زندگی کے اہم واقعات بیان کرنا ضروری ہے۔ ایسامضمون شخصیت اور زندگی کے اہم واقعات بیان کرنا ضروری ہے۔ ایسامضمون شخصیت اور زندگی کے اہم واقعات بیان کرنا ضروری ہے۔ ایسامضمون شخصیت اور زندگی کے اہم واقعات بیان کرنا ضروری ہے۔ ایسامضمون شخصیت اور زندگی کے اہم واقعات بیان کرنا ضروری ہے۔ ایسامضمون شخصیت اور زندگی ہے اہم واقعات بیان کرنا ضروری ہے۔ ایسامضمون شخصیت اور زندگی ہے اس کے اس کے اس کرنا شخصی مضمون کہلاتا ہے۔

• معلوماتی مضمون: جس چیز سے متعلق مضمون لکھا جار ہا ہے اس کا تعارف، فوائد اور نقصانات اور اس کے نتائج کے بارے میں مدل انداز میں حقائق بیان کرنا چاہئے۔ ایسے مضامین میں خیالی طوطا مینااڑانے کی گنجائش نہیں ہوتی ہے۔ جیسے موبائل فون کے فائدے اور نقصانات ، گلوبل وار منگ آج کے اہم موضوعات ہیں۔

سرگرمی:

زعفران ایک معلوماتی مضمون ہے۔ ہندوستان کی مختلف فصلوں جیسے جوٹ،سورج کھی،ربروغیرہ پر مختضر معلوماتی مضامین لکھے جاسکتے ہیں۔اپنے کسی پیندیدہ موضوع پرمضمون لکھئے۔

 $^{\uparrow}$

سبق:16



مجھر کااٹی میٹم

دلاور فكار

تخلیق: طنز پی و مزاحیة تخلیقات میں زمانے کی ناہموار یوں اور زندگی کی کوتا ہوں کو بیان کیا جاتا ہے۔ عموماً طنز و مزاح کا مقصدا صلاح ہوتا ہے۔ ہمارے اوب میں طنز و مزاح کی قدیم روایت ہے۔ اس کے عناصر غالب سے بھی پہلے ملتے ہیں۔ انھوں نے زندگی اور موت کی با بیس بھی ظریفا نہ انداز میں کی بیں۔ غالب کی شاعری ہو یا نثر ، دونوں میں پی عضر موجود ہے۔ ان کے بعد اکبرالہ آبادی جیسا طنز نگار اردوا دب میں پیدا نہیں ہوا۔ دلاور فگار دورِ حاضر کے مشہور و معروف ، ظریف شاعر ہیں۔ انھوں نے زندگی کے مختلف واقعات کو مزاحیہ انداز میں بیان کیا ہے۔ دورِ حاضر کے مشہور و معروف ، ظریف شاعر ہیں۔ انھوں نے زندگی کے مختلف واقعات کو مزاحیہ انداز میں بیان کیا ہے۔ دلا ورفگار نے ساجی برائیوں کو بیان کیا ہے۔ مختلق کار: نام دلا ورحسین ، تاریخی نام سعیدا خراو آلمی نام دلا ورفگار نے ساجی برائیوں کو بیان کیا ہے۔ پیدا ہوئے۔ ان کی تعلیم بدایوں اور علی گڑھ میں ہوئی۔ انھوں نے ایم اے اردواورا یم اے معاشیات کی ڈگریاں حاصل پیدا ہوئے۔ ان کی تعلیم بدایوں اور علی گڑھ میں ہوئی۔ انھوں نے ایم اے اردواورا یم اے معاشیات کی ڈگریاں حاصل کیں۔ ایم اے انگاش کے پہلے سال کاامتحان پاس کر کے پڑھائی ترک کردی۔ انھیں بیک وقت فارسی، اردواورا نگرین کی جو صحافت سے وابستہ ہوگئے۔ وہاں جانے کے بعد صحافت سے وابستہ ہوگئے۔ ان کی بیور حاصل ہے۔ اور وں کی طرح ہیں بھی پاکستان ہجرت کر گئے۔ وہاں جانے کے بعد صحافت سے وابستہ ہوگئے۔ انہاں پرعبور حاصل ہے۔ اور وں کی طرح ہیتھی پاکستان ہجرت کر گئے۔ وہاں جانے کے بعد صحافت سے وابستہ ہوگئے۔ انہاں برعبور حاصل ہے۔ اور وں کی طرح ہیتھی پاکستان ہجرت کر گئے۔ وہاں جانے کے بعد صحافت سے وابستہ ہوگئے۔ وہاں میانے کے بعد صحافت سے وابستہ ہوگئے۔

دلاور فگار کا کلام ہندوستان اور پاکستان میں نہایت شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ ان کے گی مجموعہ کلام اب دستیاب نہیں ہیں۔''ستم ظریفیاں'''شامتِ اعمال'''آ داب عرض''''انگلیاں فگار اپنی''''ازسرنو''''مطلع عرض ہے''''سنچری''اور''خدا حجموٹ نہ بلوائے''ان کے مشہور طنزیہ ومزاحیہ شعری مجموعے ہیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر کی خودنوشت کا اردومیں ترجمہ کیا ہے۔



بلد یہ والوں سے اب کیا بحث میں سر ماریے بلد یہ والے یہ کہتے ہیں کہ چھر ماریئے کہتا ہے چھر کہ جھے کو مار کر تو دیکھ تُو ''میرے طوفاں کیم ہے یم دریا بہ دریا جُو بہ جُو' کے دیکھا کے نادال یول جھے پر نہ ڈی ڈی ڈی ٹی چھڑک تیرا یہ غازہ مرے چہرہ کو دے دے گا چیک تیرا یائی فون جھے کو ختم کرسکتا نہیں میں تو اک فنکار ہوں فنکار مرسکتا نہیں میں تو اک فنکار ہوں فنکار مرسکتا نہیں ورنہ یوری نسل کو آجائے گا جاڑا بخار مجھ سے کیوں ڈرتا ہے میرے ہاتھ میں خبخر نہیں مجھ سے کیوں ڈرتا ہے میرے ہاتھ میں خبخر نہیں قاتل انسال کا، خود انسال ہے مجھر نہیں میں بھی چھے لیتا ہوں تھوڑا سا تو کیوں روتا ہے تُو میں بھی چھے لیتا ہوں تھوڑا سا تو کیوں روتا ہے تُو میں بھی چھے لیتا ہوں تھوڑا سا تو کیوں روتا ہے تُو

فرہنگ

I الفاظ ومعانى:

وی و کی گئی Di chloro Di phenyl Tri chloro methane = کئی دوا

$$\dot{\beta}_{0}
 + \dot{\beta}_{0}
 + \dot{\beta}_{0}
 = (ا - مث) ندى به ندى
 ئازه = (ا - ند) سرخى پاوڈر، أبين كىم به يم = (ا - ند) دريا به دريا$$

$$يم ُبهيم = (ا ـ ند) درياُبه دريا$$

II (الف) مندرجه ذيل سوالات كايك جملي من جوابات لكهيّـ

- ا) بلدیدوالے کیا کام کرتے ہیں؟
 ۲) مجھر بلدیدوالوں کو کیا تندیہہ کرتاہے؟
- ۳) ڈیڈی ٹی چھڑ کئے سے مجھر پر کیا اثر ہوتا ہے؟
- م) مجھر کوکوئی طوفان کیوں ختم نہیں کر سکتا؟ ۵) مجھر کی نظر میں انسان کا قاتل کون ہے؟

- ۲) مچھراپئے آپ کوکیا کہتاہے؟ (ب) مختفر جوابات لکھئے۔ 2) شاعرنے انسان کوانسان کا قاتل کیوں کہاہے؟

۸) آخری شعر میں کیا کہا گیا ہے؟ III (الف) ناموزوں قافیوں کی نشاندہی کیجئے۔

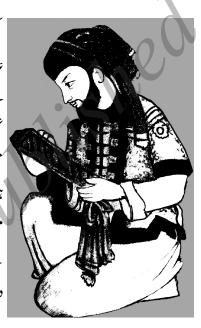
- 9) طوفان نادان ٹائی فون
 ١٠) مجھر سر خنجر ۱۰) مجچھر سر
 - اا) فگار فوكار بخار
 - بُراده ۱۲) غازه اراده

شاه + <u>کار</u> = شا<u>ب کار</u> = شا<u>ب کار</u> گر سرگرمی: اینے پسندیده موضوع پرطنزیدانداز میں ایک پیراگراف کھئے۔ 222

سبق:17

طوی هند...امیرخسرو

نصابی سمیٹی



میں پیدا ہوئے۔ان کے والد ٹرک تھے اور ان کا تعلق ہزارہ قبیلے سے تھا۔ وہ در بارشاہی سے وابستہ تھے۔ کہتے ہیں کہ خسر و جب پیدا ہوئے تو ان کے والد انھیں کپڑے میں لیسٹ کرایک مر درویش کی خانقاہ میں لے گئے۔ انھوں نے ننھے بچے کود کیھتے ہی فرمایا''تم میرے پاس ایسے کولائے ہوجو خاقانی سے دوقد م آگے ہوگا۔''
اس مردِ درویش نے ننھے بچے کی پیشانی پرکھی عبارت پڑھ کی تھی''ہونہار بروائے چکنے چکنے پات' نے سرو
بچپن ہی سے بلا کے ذبین تھے۔ والد نے ان کے لئے تعلیم و تربیت کا معقول انتظام کیا تھا۔ انھوں نے کم عمر کی میں خطاطی کافن سیکھا پھر شعروشاعری کی جانب راغب ہوئے۔وہ خوش الحان تھے،ایک دفعہ ان کے استاد خواجہ میں خطاطی کافن سیکھا پھر شعروشاعری کی جانب راغب ہوئے۔وہ خوش الحان تھے،ایک دفعہ ان کے استاد خواجہ سعد الدین اپنے شاگر د کے ہمراہ مشہور عالم خواجہ عز الدین کی محفل میں بہنچے،خسر و کا تعارف کرایا اور کہا کہ یہ بچہ

شعر بڑے اچھے ترنم سے پڑھتا ہے۔ بین کرمولوی صاحب نے ایک کتاب خسر و کے حوالے کی اور چنداشعار

پڑھنے کی فرمائش کی۔خسرونے ترنم سے اشعار سنائے۔جس پروہ بے صدخوش ہوئے۔استاد کے اصرار پران کی شعری صلاحیت کا امتحان لیا گیا۔امیر خسرونے فی البدیہ شعر کہہ کرخواجہ صاحب کو جیرت میں ڈال دیا۔خواجہ عزالدین نہ صرف خوش ہوئے بلکہ ان کی ہمت افزائی کی اور سلطانی تخلص اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ابتدائی دور کی غزلوں میں خسرونے یہی تخلص استعال کیا۔آخروہ دن بھی آیا جب خسروکا نام شاعر کی حیثیت سے چاروں طرف کو نیجے لگا۔یوں اس مردِ درویش کی پیشن گوئی بھی ثابت ہوئی۔

حضرت امیر خسر و کی شعری صلاحیتیں پروان چڑھ رہی تھیں کہ ان پر پہاڑٹوٹ پڑا۔ان کے والد منگولوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔والد کی بے وقت موت نے انھیں غمز دہ کر دیالیکن نا ناعمادالملک نے ان کے شوق کی پذیرائی کی۔نا نا کے انتقال کے بعد پھروہ ناامیدی کا شکار ہوگئے۔آخر کا ران کی ذہانت اور صلاحیت نے انھیں در بارتک پہنچایا۔خصوصاً علاء الدین خلجی کے دور میں انھیں اپنی شاعرانہ صلاحیتوں کے اظہار کا بھر پورموقع نصیں۔ نھیب ہوا۔ان کے کلام کی مقبولیٹ کا بیمالم تھا کہ در باری موسیقار اور رقاصا کیں ان کی غزلیں گایا کرتی تھیں۔ ہر شخص ان کے کلام سے لطف اندوز ہوتا تھا۔

امیر خسر و نے بادشاہوں کی مدح میں قصیدے کیصے اوران کی فر مائش پر مثنوی بھی کہ سے ۔ علاءالدین خلجی کے بیٹے مبارک شاہ خلجی کی فر مائش پر ایک مثنوی (نہہ سپر) کھی ۔ جس کی تکمیل پر بادشاہ نے انھیں ہاتھی کے ہم وزن سونا دینے کا وعدہ کیا تھا۔ بادشاہ نے وعدہ پورا کیالیکن انعام کی حقیقت کسی کو معلوم نہ ہوسکی ۔ خسر و کہتے ہیں''مبارک بادشاہ نے ایسا انعام دیا جواس سے پہلے کسی بادشاہ نے نہیں دیا تھا۔''

امیر خسر و مقبول و معروف شاعر کے علاوہ فنِ موسیقی کے ماہر تھے۔ انھوں نے فن موسیقی میں نہ صرف مہارت حاصل کی بلکہ اس میں نئی نئی ایجادات بھی کیں۔ ہندوستانی اورا برانی موسیقی کے امتزاج سے نئے سُر ایجاد کئے۔ اس لئے وہ مختلف سُر وں کے مُوجِد کہلائے۔ کہا جاتا ہے کہ قوالی کی موجودہ طرزان ای کی ایجاد ہے۔ آلہ موسیقی ستار (سی تار) کی ایجاد کا سہرا ان ہی کے سر ہے۔ موسیقی کی مہارت سے متعلق ایک واقعہ مشہور ہے۔ ایک بار موسیقی کے مقابلے میں انھوں نے اپنے ہم عصر مشہور موسیقار گو پال کوشکست دے کر''نائک'' کا مرتبہ حاصل بار موسیقی کے مقابلے میں انھوں نے اپنے ہم عصر مشہور موسیقار گو پال کوشکست دے کر''نائک'' کا مرتبہ حاصل کیا۔ یہ منصب موسیقی کے فن میں ماہر استاد ہی کودیا جاتا تھا۔

امیرخسرونے خاندان غلاماں سے لے کرخاندان خلجی تک مختلف شاہی خاندانوں کاعروج وزوال دیکھااور

در باروں میں اپنی فزکار انہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت نظام الدین اولیاءً کے سیچشا گرد اور فرماں بردار غلام کی طرح زندگی گزاری۔ آٹھ سال کی عمر میں اپنی مرضی سے پیرومرشد کے ہاتھوں بیعت کی اور عمر بجر جااں نثار عاشق بنے رہے۔ خود اپنے مرشد کے سائے میں عرفان و آگھی کا سبق حاصل کیا اور اپنی شاعری سے اور ول کوسکون پہنچایا۔

امیر خسروتو می پیجتی کے پیامبر سے وہ ہندوؤں کو دوسر نداہب کے پیروؤں کے مقابلے میں ترجیح دیا تھے۔ ان کا خیال تھا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں بہت سے عقائد مشترک ہیں۔ وہ چاروں ویدوں میں بہت سے عقائد مشترک ہیں۔ وہ چاروں ویدوں میں بیان کئے گئے تھا تق وہمارف کی باتوں کا احترام کرتے ہے۔ وہ ہندوستانی زبانوں کی مُد کہ رکھتے ہے اور یہاں کی قدیم زبان سنسکر کے کو علوم و فنون کا خزانہ مانتے ہے۔ ان کی وطن پرس کی مثال شاید ہی ملے وہ سے وطن پرست سے انھوں نے ہندوستانی ترک کہا کرتے ہے۔ وہ سے ان کی سانسوں میں وطن کی مٹی ہو ہو ہی تھی ہوں اگر تم مجھ سے شیرت کی گفتار چاہے ہو تو ہندوی میں بات کرو''
ان کی سانسوں میں وطن کی مٹی کی فوشعو ہی تھی ہوں اگر تم مجھ سے شیرت کی گفتار چاہے ہو تو ہندوی میں بات کرو''
کہتے ہیں'' بچ پوچھوتو میں ہندوستان کا طوطی ہوں اگر تم مجھ سے شیرت کی گفتار چاہے ہو تو ہندوی میں بات کرو''
محبت تھی۔ ہندوستانی آب و ہوا، تہذیب، عقائدان کی شخصیت میں ایسے رچ اس گئے تھے چیسے ستار کی تار میں سُر ۔
محبت تھی۔ ہندوستانی آب و ہوا، تہذیب، عقائدان کی شخصیت میں ایسے رچ اس گئے تھے چیسے ستار کی تار میں سُر ۔
موجت تھی۔ ہندوستانی آب و ہوا، تہذیب، عقائدان کی شخصیت میں ایسے رچ اس گئے تھے جیسے ستار کی تار میں سُر ۔
موجت تھی۔ ہندوستانی آب وہوا، تہذیب سے گہرار شتہ جو ہے۔ ہندوستانی پرندوں میں طوطے پراس لئے جان چھڑ کے شیدار کی، کیونکہ پان کا ہماری تہذیب سے گہرار شتہ جو ہے۔ ہندوستانی پرندوں میں طوطے پراس لئے جان چھڑ کے شیدار کی، کیونکہ پرندہ تھا۔ تو بان پرندہ سدھانے پرقر آئی آبات کی تلاوت کرتا ہے۔ طوطے کے علاوہ ہندوستانی راگین پروں والاموران کا شیدہ پریدہ تھا۔ تردہ برندہ تھا۔ تردہ برندہ تھا۔ تردہ تھا۔ تردہ تھا۔ تردہ بیں۔

امیر خسر وکو ہر ہندوستانی سے بیارتھا۔ ہر طبقے کے لوگوں سے وہ مہر ومحبت سے پیش آتے ہے حتی کہ اپنے فارسی اور ہندی آمیز اشعار، پہیلیوں، معمول اور چُکلوں سے سب کومخطوظ کرتے تھے، ہندوستانی بھلول، پرندوں اور معمولی سے معمولی اشیاء سے متعلق ان کی پہیلیاں آج بھی زبان زدِ خاص وعام ہیں۔ان کی پہیلیاں تفریح کا ذریعہ ہیں بلکہ بدا کی طرح کی ذہنی ورزش کی حیثیت رکھتی ہیں جیسے۔

• يبيُّه شخت اور ببيشنرممنه ميشها تا تيرگرم (خربوزه)

• گلا کاٹے وہ چُوں نہ کرے اور منہ رکت بہائے سو پیاری باتیں کرے گر کھا دکھلائے (پان)

• تل اوپر کے دو ہیں بھائی ان کا ہے یہ کام لڑیں بھڑیں آپس میں دونوں مل کر کریں کلام (ہونٹ)

گھوم کھمیلا لہنگا پہنے ایک پاؤں سے رہے کھڑی آٹھ ہاتھ ہیں اس ناری کے صورت اس کی لگے پری سب کوئی اس کی چاہ کرے ہیں گبرومسلماں ہندو چھتری

خسرو نے بیکی کہیلی ول میں اپنے سوچ ذری (چھتری)

امیر خسر و کے نزدیک شاعری حض ایک شوق نہیں حکمت کی باتوں کا ذریعے تھی۔انھوں نے مثنویوں''لیل مجنوں''''شیریں فرہاڈ' اور'' آئینہ سکندری'' میں اپنے تینوں بیٹوں کوخوب نصیحت کی۔مثنوی' بہشت' میں اپنی بیٹی کو باعفت اور پاک دامن رہنے کی تاکید کی ۔اسی مثنوی میں سلطان علاء الدین جیسے جاہ وجلال والے بادشاہ کوضیحتیں کیں اور فرائض سے آگاہ کیا۔

لو یحیں میں اور فرانص سے آگاہ کیا۔ امیر خسر وجیسے ہمہ صفت انسان صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔علامہ اقبال ان کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

رہے نہ ایک و غوری کے معرکے باقی ہمیشہ تازہ و شیریں ہے نغمهٔ خسرو

فرہنگ

I (الف) الفاظ ومعانى:

شيدائی = (ا_مذ)عاشق، جاینے والا، فدا خانقاه = (اـمث) درویشوں کےرینے کی جگہ مخطوظ = (صف) مسرور،خوش وخرم حكمت = (ا_مث) دانائي، عقل، تدبير عوظ – رحمت عند و اور من المان من المان من المان الماني المان الما شُد بُد = (ا۔مذ) کسی کام میں تھوڑی بہت مہارت رکھنا 💎 خا قانی = ایران کامشہور قصیدہ گوشاعر 🕯 نغمه = (ارمز) گیت،ترانه،راگ مطيع = (امذ) اطاعت كرنے والا (ب) مركبات: مردِدرولیش = پارسا،نیک،ولی جال نثار = جان قربان كرنے والا با كمال = مار روش خيال = عالى دماغ رموقع باعفت = عزت والا، راست گو = چيج بو لنے والا راست و - بی جب وقع فی البدیهه = بسوچ مجھے ابر جسته کہنا بوقت = بیموقع نهم وزن = برابروزن کا نایاب = نه ملنے والا ،قیمتی ہم وزن = برابروزن کا عرفان وآگہی = خداشناسی جاه وجلال = رشان وشوكت شيرينيُ گفتار = گفتگوکادل پيند ہونا مصیبت کا پہاڑ = بڑی مصیبت جنتِ عدن = وه جنت كاباغ جس مين حضرت آدم كوركها كياتها . (ج) اضداد:

شيري × تلخ، نيك مزاج × بدمزاج، خوشگوار، مسرور ×

(د) محاورات:

پہاڑٹوٹنا = مصیبت بڑنا، آگاہ کرنا = واقف کرنا، لطف اندوز ہونا = سبرا سر ہونا = کسی کام کی تکیل کی ذمہداری/ کام کا دارومدار ہونا جان چیر کنا= ول وجان سے پیار کرنا یروان چر هنا = کامیاب ہونا

(ھ) كہاوت:

کسی زبان کااپیاجملہ،قول یافقرہ کہاوت کہلا تاہے جس سےانسانی زندگی کے تجربوں کااظہار ہوتاہے۔ یہ

جملےا پنے حقیقی معنی کے بجائے مجازی معنی میں استعال ہوتے ہیں۔

ہونہار پر واکے چکنے چکنے پات: ('بروا' معنی پودا، گراس کہاوت میں بروا کے معنی بج تے ہیں) ہونہار بچے کے آثار پہلے ہی اچھے نظر آتے ہیں۔

الف) ایک جملے میں جواب لکھئے۔

- () خسر و کے والد کو نسے قبیلے سے علق رکھتے تھے؟
- ۲) کیمین الدین آ کے چل کرکس نام سے مشہور ہوئے؟
 - ٣) مرددرولیش نے خسر وکود مکھ کر کیا کہا؟
 - ۴) خسرونے کم عمری میں کونسافن سیکھا؟
 - ۵) خسرونے ابتداء میں کیا تخلص اختیار کیا؟
- ۲) مبارک شاہ نے مثنوی ککھنے برخسر وکوانعام میں کیادینے کاوعدہ کیا تھا؟
 - موسیقی کے مقابلے میں خسر و نے کس کوشکست دی؟
 - ۸) خسروکے پیرومُر شد کانام کیاتھا؟
 - ۹) خسرو کے پیندیدہ پھل کو نسے تھے؟
- ۱۰) خسرونے جس مثنوی میں سلطان علاء الدین خلجی کونصیحت کی اس کا نام کیا ہے؟

(ب) تين جارجملوں ميں جواب لکھئے۔

- ۱۱) خسر و کی شعری صلاحیتوں کا کس طرح امتحان لیا گیا؟
- ۱۲) خسر وکوابتدائی زندگی میں مصیبتوں کا سامنا کیوں کرنا پڑا؟
 - ۱۳) موسیقی کی دُنیامیں خسر وکی ایجادات کیاتھیں؟

۱۴) امیر خسر وکوقو می پیجهتی کا پیامبر کیوں کہا جاتا ہے؟

امیر خسر وایخ آپ کو ہندوستانی ترک کیوں کہتے تھے؟

(ج) جيوسات جملوں ميں جواب لکھئے۔

١٦) امیر خسر وکی شاعرانه اور فنکارانه صلاحیتوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ا میر خسر وکود وظیم تہذیوں کے درمیان ایک بل کیوں کہا گیا؟

۱۸) بحث سیجیج که 'امیرخسر و کی نظر میں شاعری ایک شوق نہیں حکمت کا درجہ رکھتی تھی''

III (الف) ان میں سے متعلقہ بیان پرنشان لگائیے۔

19) امیرخسرونے فی البدیہ شعر کہ کرخواجہ صاحب کو حیرت میں ڈال دیا کیونکہ

(الف) وه ذبين تص

(الف) وہ ذمین تھے۔ (ب) بحیین سے ہی ان میں شعری صلاحیت موجود تھی۔

(ج) وہنڈرتھے۔

ری وہ مدرے۔ ۲۰) آلہ موسیقی ستار کی ایجاد کا سہراخسر و کے سرہے کیونکہ

(الف) وەستار بحاناسكھاتے تھے۔

(ب) انھوں نے ستارا یجاد کیا۔

(ج) ستاراُن كالسنديده آلهُ موسيقي تھا۔

۲۱) خسر واینے آپ کو ہندوستانی ٹرک کہتے تھے کیونکہ

(الف) وه سيج وطن پرست تھے۔

(ب) انھیں ترک ہونے پرنازتھا۔

(ج) انھیں ہندی مسلمان ہونے کااحساس تھا۔

(ب) ایک لفظ میں جواب دیجئے۔

پيغام پهنچانے والا = چ<u>ا</u>ہنے والا = مہرایت کرنے والا =

نه ملنے والا =	ى كرنے والا =	جان قربار) بو لنے والا =	چ ع
ي كرنے والا =	.والا =اطاعت	<i>و:</i>	بارت ركھنے والا =	q*
کے جملوں میں استعال سیجئے۔) مدد سےمحاور ہے کمل کر۔	دینے گئے مصادر کے	ج) قوسین میں)
	کرنا، ہونا،			
) پروان ۵) جان	4			
	ت پرنشان لگایئے۔	سے مناسب کہاور	د) معنی کے کحاظ)
۔اس کےاستادکو پہلے سےاس				
. 1			ت كااندازه تھا۔	بإ
	يں۔	ں پیٹ میں ہوتے ہ	ا سانپ کے یاؤ	(1
	-U.E) پاتے۔ں دیکھے جا۔) پوت نے پاور	,'
، -اس کی نشا ند ہی کیجئے ۔	کے کیےاستعال ہوتی ہیر	كهاوتين كس مقصد	ھ) مندرجہذیل)
	(قدردانی کے لیے،			
تعریف کے طور پر)	(طنز کے طور پر،			
X V	سرے لفظ کا جوڑ لکھتے:		• •	
10	'بادی : : طوطیء ہند	: جوش مليح آ	1) شاعرِ انقلاب)
	:: مهارت رکھنے وال	•	2) مدایت کرنے وا	
بننے ڪينے پات:	•	: محاوره -	••	-
:	:: خوشگوار	: بدمزاج	4) نیک مزاج)

صحیح تلفظ: بعض الفاظ کی ادائیگی میں احتیاط ضروری ہے۔ عموماً کئی الفاظ غلط تلفظ کے ساتھ ادا کئے جاتے ہیں۔ حسب ذیل الفاظ کو صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کیجئے۔

بیعت =
$$(-1)^2$$
 موجد = $(-1)^2$ موجد = $(-1)^2$ موجد = $(-1)^2$

$$(\dot{a}_{-}, \dot{a}_{$$

اضافی معلومات:

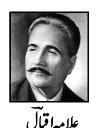
فن خطاطی: ظهوراسلام سے قبل عربی زبان میں فن خطاطی رواج پا گیاتھا۔اسلام نے اس پرخصوصی توجہ دی۔فن خطاطی کے نمو نے تاریخ اسلام کی خطیم یادگار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مغلیہ عہد میں شہراد ہاور شہراد یوں نے اس فن میں مہارت حاصل کی تھی۔ اکبر بادشاہ اس فن سے ناواقف تھا گراس کی سرپرستی کی مخطوطوں،محلات، عمارات ماہی کے درود یوار پرفن خطاطی کے نمونے ملتے ہیں۔خانہ کعبہ کے غلاف اور طغروں پرکھی آیات فنِ خطاطی کے خوبصورت نمونے ہیں۔آج بھی اس کے مختلف نمونے ملتے ہیں۔





سرگرمی:

- فن خطاطی کے مختلف نمونے جمع کیجئے۔
- ٹیپوسلطانؓ،ابوالکلام آزاد، پنڈت جواہرلال نہرو، یاڈا کٹرعبدالکلام میں سے سی ایک شخصیت پر مضمون لکھئے۔



سبق:18

(۱)غرول

(حصہ ر)

تعلیق، غرل میں عشق حقیقی اور عشق مجازی کی باتیں کی جاتی ہیں۔عشق حقیقی کے معنی خدائے تعالیٰ سے عشق اورعشق مجازی ہے مراد دنیاوی محبوب سے عشق ہے۔ا قبال کی غزلوں میں عشق حقیقی کی سرشاری ملتی ہے۔ عاشق (بندے) کا اپنے معثول (خدا) سے مکالماس غزل کی جان ہے۔

تخلیق کار: شیخ محمدا قبال نام اورا قبال تخلص کرتے سے 1877ء کو بمقام سیالکوٹ بیدا ہوئے۔ لا ہور میں انگریزی اور فلفے کے پروفیسر رہے بعد میں وکالت بھی کی۔اعلی تعلیم کے لئے گندن اور جرمنی گئے ہیرسٹری اور ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کیں۔آپ نے اپنے کلام کے ذریعہ مسلمانوں میں ایک نئی روح پھونکی ،فلسفہ خودی آپ کے کلام کا اہم جُز ہے۔آپ کی شاعری اسلامی نظریات کی تفسیر ہے۔آپ کوشاعر مشرق بھی کہا جاتا ہے۔ با نگ درا، بال جبرئیل،ضربِ کلیم اورار مغانِ حجاز آپ کے شعری مجموعے ہیں، 1938ء کو انتقال کیا۔

رے عشق کی انتہا چاہتا ہوں مری سادگی دکیھ کیا چاہتا ہوں ستم ہو کہ ہو وعدہ بے حجابی کوئی بات صبر آزما چاہتا ہوں

یہ جنت مبارک رہے زاہدوں کو یہ میں آپ کا سامنا حیاہتا ہوں کہ میں آپ کا سامنا حیاہتا ہوں

ذراسا تو دل هول، مگر شُوخ اتنا وہی ''لن ترانی'' سنا حیاہتا ہوں

کوئی دم کا مہمال ہوں اے اہلِ محفل جِراغِ لسحر ہوں، بجھا حابتا ہوں بری برم میں، راز کی بات کہہ دی بڑا بے ادب ہوں سزا جاہتا ہوں

I (الف) الفاظ ومعانى:

 $(1-ik) \stackrel{d}{\downarrow} 0$ شوخ = (صف) شریه انتها = (الدمث) انجام، خاتمه، تميل زاہد = (الدند) پرہیزگار (ب) مرکب الفاظ: بے جابی = (صف) بے پردگی

صبرآزما = (صف) تکلیف ده کنی کنترانی = (ع۔مث) توجیح نہیں دیکھ سکے گا

(ج) معنوی فرق:

شوخ=شريه شوق=خواهش عبد=بنده أبد=هميشه ارض=زمين عرض= گذارش

II (الف) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھے۔ ۱) شاعر خداسے کیا جاہتا ہے؟ ۲) شاعر کو جنت کیوں قبول نہیں؟

- ۳) لفظ''لن ترانی'' کے کیامعنی ہیں؟
 - ۴) شاعر میزا کاطالب کیوں ہے؟
- ۵) ''لن ترانی'' کی تلہیح میں کس واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیاہے؟

(ب) مندرجه ذیل اشعار کی تشریح کیجئے۔

٢) ترعشق كى انتهاج إبتا هو مرى سادگى دىكوكيا جا بهتا هو س

ے) یہ جنت مبارک رہے زاہدوں کو کہ میں آپ کا سامنا چاہتا ہوں کے

۸) ذراسا تودل ہوں، مگرشوخ اتنا وہی''لن ترانی''سناچا ہتا ہوں

(ج) ذیل میں دئے گئے الفاظ کی ضدغز ل میں تلاش کیجئے۔

ابتداءِ تكليف جهنم شام جزا ميزبان

(د) ان الفاظ كے واحد لكھئے۔

مهمانان آداب محافل زباه

قواعدوبلاغت:

کوئی دم کامہماں ہوں اے اہلِ محفل

چراغ سحر ہوں، بچھا چاہتا ہوں

مندرجہ بالاشعرمیں چراغ سحر سے مرادشج کا چراغ نہیں بلکہ ''چراغ سحر'' کوزندگی کے آخری کھات کے معنی میں استعال کیا گیا ہے ایسا شعرجس میں کسی لفظ کے حقیقی معنی کے بجائے مجازی معنی مراد لئے جائیں لیکن حقیقی اور مجازی معنوں میں تعلق تشبیہہ کا ہوتو اس کو''استعارہ'' کہتے ہیں۔استعارہ لفظ مستعار سے شتق ہے، جس کے معنی ادھار لینے کے ہیں۔

سر گرمی: ذیل کے اشعار میں تشبیہہ اور استعارے کی نشاندہی سیجئے۔

لے یہ سُنتے ہی تھر ّا گیا گلّہ سارا

یہ دائی نے للکار کر جب پکارا ---

لے میر ان نیم باز آئکھوں میں

ساری مستی شراب کی سی ہے



(۲)غرول

اسرارالحق مجاز

تخلیق: غزل کے ہر شعر کا مطلب مکمل ہوتا ہے اور ایک ہی غزل کے اشعار میں مختلف موضوعات پر اظہارِ خیال کیا جاتا ہے۔ جباز خیال کیا جاتا ہے۔ جباز خیال کیا جاتا ہے۔ جباز کیا جاتا ہے۔ جبان کیا جاتا ہے۔ جبان کیا ہے۔ یہ کی بیغزل، غزل مسلسل کی مثال ہے۔ اس غزل میں شاعر نے غم دوراں کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ یہ طویل بحرمیں کا سے گئی غزل ہے۔

تخلیق کار: اسرارالحق نام اور مجاز تخلص، انھوں نے 1911ء میں، بارہ بنکی کے قصبہ رودولی کے ایک تعلیم یافتہ گھر انے میں آنکھیں کھولیں۔اد بی اور تعلیمی ماحول میں ان کی پرورش ہوئی، علی گڑھ مسلم یو نیورسٹی سے بی اے۔

کی ڈگری حاصل کی۔ یم اے کی تعلیم ادھوری چھوڑ کر آل انڈیا ریڈیو دئی سے وابستہ ہوگئے۔ ریڈیو کے اردو رسالے'' آواز' کے مدیر کے فرائض انجام دیتے رہے۔ مبئی کے تحکمہ اطلاعات میں ملازمت کی پھر کھنو چلے آئے نظم وضبط اور وفت کی پابندی ان کی سرشت میں نہیں تھی۔اس لیے ریڈیو کی ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑا۔ گویا ان کے پاؤں میں چکرتھا جس کی وجہ سے وہ کہیں بھی مستقل طور پرنہیں رہ سکے، پھراُن کی زندگی میں ناکا میوں کا سلمانہ شروع ہوا۔اس سادہ لوح انسان سے زندگی اور زمانے کے غم برواشت نہیں ہوئے۔وہ دوبار زبنی توازن کھو بیٹھے۔شراب ان کی کمزوری بن گئی۔آخر کار 44 سال کی عمر لیعنی 1955ء میں ان کا انتقال ہوا۔

مجاز انقلاب کے علمبر داروں میں سے تھے۔ ترقی پیند شاعروں کی طرح انھوں نے سرمایہ داروں کے خلاف علم بعناوت بلند کیا۔ نوجوانوں کی ہمت بندھائی۔خواتین کوجدوجہد کرنے کی ترغیب دلی۔ ان کا صرف ایک ہی مجموعہ '' آ ہنگ' ان کی شہرت کا سبب بنا۔ آج ہندوستان میں ان کی صدی منائی جارہی ہے۔ مجاز کی قبر پر کندہ سید شعراُن کا اور ان کے شہر کا تعارف ہے۔

اب اس کے بعد صبح ہے اور صبح نو مجاز ہم ہم پر ہے ختم شامِ غریبانِ لکھنو

کچھ تھھ کو خبر ہے ہم کیا گیا، اے شورشِ دوراں بھول گئے
وہ زلفِ پریشاں بھول گئے، وہ دیدہ گریاں بھول گئے
اے شوقِ نظارہ کیا کہئے ،نظروں میں کوئی صورت ہی نہیں
اے ذوق تصور کیا تیجئے، ہم صورتِ جاناں بھول گئے
اب گل سے نظر ملتی ہی نہیں، اب دل کی کلی کھلتی ہی نہیں
اف صلی بہاراں رخصت ہو، ہم لطفِ بہاراں بھول گئے
سب کا تو مداوا کر ڈالا، اپنا بی مداوا کرنہ سکے
سب کاتو گریباں می ڈالے، اپنا بی گریباں بھول گئے
یہ اپنی وفا کا عالم ہے، اب اُن کی جفا کو کیا کہئے
اے نشر زہر آگیں رکھ کر، نزدیکِ رگِ جاں بھول گئے

فرہنگ

تضور = (ند) خيال

I (الف) الفاظ ومعانى:

(ب) مرکبات:

زہرآ گیں = زہر مجرا شورشِ دوراں = دنیا کے ہنگا ہے شوق نظارہ = د کیھنے کا شوق ذوق تصور = خیال کا شوق فصلِ بہاراں = بہاروں کی فصل لطف بہاراں = بہاروں کا مزہ رگ جان = وہ بڑی رگ جس سے تمام رگوں میں خون پہنچتا ہے

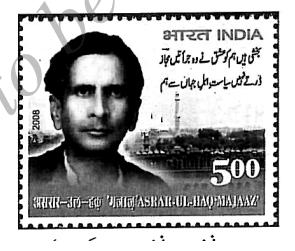
II (الف) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک ایک جملے میں لکھئے۔
ا) مجازغزل کے پہلے شعر میں کس سے مخاطب ہیں؟
۲) مجاز ذوق تصوّ رہے کس کو بھولنے کی بات کہدرہے ہیں؟
س) شاعرفصلِ بہاراں کو کیوں رخصت ہونے کے لئے کہدرہاہے؟
ه) شاعرا پنامداوا کیوں کرندسکا؟
(ب) ذیل کے اشعار کی تشریح کیجئے۔
۵) ایشوق نظاره کیا کہئے، نظروں میں کوئی صورت ہی نہیں
اے ذوق تصور کیا سیجئے ، ہم صورتِ جاناں بھول گئے
۲) سب کا تو مداوا کرڈالا،اپنا ہی مدوا کرنہ سکے سب کے تو گریباں ہی ڈالے،اپنا ہی گریباں بھول گئے
عب سے و ریبان ن واقعی، پیا می ریبان ہوں سے ۷) یہ اپنی وفا کا عالم ہے،اب ان کی جفا کو کیا کہئے
یہ چی ۔ اک نشر زہر آگیں رکھ کر ،نز دیک رگ جاں بھول گئے
III (الف) مندرجه ذیل مصرعوں کو کمل شیخیے۔
۸) کچھ تھے کو خبر ہے ہم کیا گیا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
9) اےرخصت ہوہم لطف بہاراں بھول گئے
۱۰) اک نزهرآ گین رکه کر، نز دیک بین بیمول گئے
۱۱) ابغلرماتی ہی نہیں،اب دل کیکھاتی ہی نہیں
(ب) ان الفاظ کو جملوں میں استعمال تیجئے۔ لطف خبر تصور نظارہ کلی صورت زلف
(ج) صیح اضداد کی نشاند ہی کیجئے۔ گ
گل x خوار، خار بہار x قضا، خزاں

وفا x جفا، جزا شورش x پریشاں، سکوت گریباں x دہن، دامن (د) اشعار کوغور سے برا مے کرکراروالے الفاظ کی فہرست بنایئے۔

ا) کچھ تجھ کو خبر ہے ہم کیا گیا، اے شورش دوراں بھول گئے
وہ زلفِ پریشاں بھول گئے، وہ دیدہ گریاں بھول گئے
اس اپنہ پتہ، بوٹا بوٹا، حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے، باغ تو سارا جانے ہے
اس بھاگ مسافر میرے وطن سے، میرے چن سے بھاگ
بھیتر بھیتر کھول کھلے ہیں، اندر اندر آگ
بھیتر بھیتر کھول کھلے ہیں، اندر اندر آگ

۱۵) کہتا ہے چھر کہ مجھ کو مار کر تو دیکھ تو، "میرے طوفاں یم ہدیم ، دریا بدریا، جُو بہ جُو"

اضافی معلومات: محکمهٔ ڈاک اہم اور نامور شخصیات کی تصاویروالی ڈاکٹکٹ جاری کرتا ہے۔ 2008ء میں تج آز کے نام کی بیڈاکٹکٹ جاری کی گئی تھی۔



222



(۳)غرول

-حيدالماس

مخلیق: جدیدغزل موضوعات اور لفظیات سے بآسانی پہچانی جاتی ہے۔ صنعتی نظام نے انسان کوایک مشین کی صورت میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس کے سینے میں دل تو دھڑ کتا ہے پروہ مہر ومحبت کے معنی بھول گیا ہے۔ جدید غزل میں تنہائی ایک اہم موضوع ہے۔ غزل کے پیرائے میں مخصوص الفاظ اور تراکیب کے ذریعہ زندگی اور زمانے کی حقیقتیں بیان کی جاتی ہیں۔ مندرجہ ذیل غزل میں بے حس اور بے مروت ساج کی باتیں کی گئی ہیں۔

تخلیق کار: نام عبدالحمید، قلمی نام حمیدالماس، 7 دسمبر 1935 و ضلع کلبرگی کے ایک مقام سگرشریف میں ان کی ولادت ہوئی۔ ابتدائی تعلیم سگر میں ہوئی۔ منشی کا امتحان پاس کیا۔ پچھ دنوں حیر آباد میں مقیم رہے۔ محکمہ محنت سے ان کی باضابط سرکاری ملازمت کا آغاز ہوا۔ ریاست کرنا ٹک کے مختلف شہروں میں ملازمت کرنے کے بعد بنگلوروآئے اور بحثیت ہیڈکوارٹر اسٹنٹ ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ حیر رآباد کے قیام کے دوران شاعری کی ابتداء ہوئی تھی۔ بیثون آخری دم تک برقر اررہا۔

۔ 1974ء میں حمید الماس کا پہلا مجموعہ کلام''پیچان کا در د'' شائع ہوا۔ اس کے علاوہ جوئے سبز ، نقشِ خرابی ، برف شجر آواز اور رنگِ تماشاان کے کلام کے مجموعے ہیں۔ان کا آخری شعری مجموعہ'' آخری ساعت سے پہلے''ان کی وفات کے بعد کرنا ٹک اُردوا کا ڈمی نے شائع کیا۔

حمیدالماس نے ہرصف بخن میں طبع آزمائی کی۔آزادظم، نثری نظم، مخضرنظم اورغزلوں کےعلاوہ ریڈیو کے لیے فیچر اورغنائے بھی لکھے۔ وہ ایک کامیاب مترجم تھے۔ انھوں نے بسویشور کے کنڑا وچنوں کا اُردو ترجمہ ''فرمودات' کے نام سے شائع کیا۔ جسے ساہتیہ اکاڈمی نے انعام سے نوازا۔ انہیں ریاست کرنا ٹک کا باوقاراعزاز ''داجیوا تسوا ایوارڈ'' بھی عطا کیا گیا۔ شاعری نثر اور تراجم پر مشتمل اُن کی گل تیرہ کتا ہیں شائع ہوئی ہیں۔ حمید الماس کی غزلوں اور نظموں میں درد کی دھیمی آئے کا احساس ہوتا ہے۔ 16 جولائی 2002ء کوان کا انقال ہوا۔

آخر تمھارے شہر سے ہم بھی نکل گئے شاید تعلقات کے موسم بدل گئے اتنی شدید شہر تمنا کی دھوپ تھی باہر گئے تو اپنے کون پا ہی جل گئے ہنگامہ زارِ عشق میں کیا کچھ نہیں ہوا پھولوں سے زم لوگ بھی پھر میں ڈھل گئے فرصت کہاں کہ یاد کا ملبہ کریدتے فرصت کہاں کہ یاد کا ملبہ کریدتے کچھ لوگ آندھیوں میں گرے اور سنجل گئے اندھیوں میں گرے اور سنجل گئے نظریں نہ چھونے پائی تھیں پیکر بدل گئے نظریں نہ چھونے پائی تھیں پیکر بدل گئے

ہم خوش ہیں دل میں بارِ رفاقت کئے ہوئے ورنہ یہ ماجرا تھا کہ سینے دہل گئے ۔۔ الماس شہرِ نور تھا قدموں کے آس پائ اچھا ہوا کہ برف کے تو دے بگھل گئے

فرہنگ

I (الف) الفاظ ومعنى:

 $\vec{y}
 \vec{y}
 \vec{y}$

رفاقت = (ع_مث) دوسی،وفاداری، خیرخوابی

پير = (ف-مذ) چېره شکل وصورت

الماس = (ف له نهرا،نهایت قیمتی جوهر

(ب) مركبات:

= خوا ہشوں کا شہر کنپ پا = پاؤں کا تلوا بارِرفانت = وفاداری کابوجھ

نریبِ نگاہ = نظر کا دھوکا شہر نور = نور کاشہر ۱۱ (الف) ایک جملے میں جواب لکھئے۔

- ا) حمیدالماس کے سی ایک شعری مجموعے کا نام بتا
 - ۲) شهرِتمنا کی دهوپ کیسی تھی؟

(ب) دویا تین جملوں میں جواب لکھئے۔

- ۵) عشق کے ہنگاموں کا انجام کیا ہوا؟
- ۲) دوستی کا بوجھ شاعر کو کیوں گواراہے؟
- ۲) دوسی کا بو جھ شاعر کو کیوں گوارا ہے؟
 ۷) ہے جسی کی برف پھلنے پر شاعر مطمئن کیوں ہے؟
 (ج) درج ذیل اشعار کی تشریح اپنے الفاظ میں سیجئے۔
 - ۸) ہنگامہ زارعشق میں کیا کچھ نہیں ہوا پھولوں سے زم لوگ بھی تیقر میں ڈھل گئے

9) فرصت کہاں کہ یاد کا ملبہ کریدتے
 کچھ لوگ آندھیوں میں گرے اور سنجل گئے

III (الف) ان مصرعول میں مناسب جوڑ لگا کرشعر کمل کیجئے۔

ا اتنی شدید شهرِ تمنا کی د صوب تھی اچھا ہوا کہ برف کے تو دے پکھل گئے

ال فرصت کہاں کے یا دکا ملبہ کریدتے شاید تعلقات کے موسم بدل گئے

۱۲) الماس شېرنور تفاقد موں کے آس پاس باہر گئے تو اپنے کون پاہی جل گئے

۱۳) آخرتمها رئے شہرہے ہم بھی نکل گئے کے کھوگآ ندھیوں میں گرےاور منتجل گئے

(ب) اضداد لکھئے۔

شهر، نرم، قصور، رفاقت، نور

(ج) اِس غزل کے حوالے سے مندرجہ ذیل تراکیب کے معنوں کی نشاندہی سیجئے۔

۱۲) تعلقات کے موسم بدلناسے مراد ہے۔ (اجنبی بن جانا، اجنبی سے دوستی کرنا)

1a) شهرتمنا کی دهوپ سے مراد ہے۔ (خواہشوں کی شدت، خواہشوں کا شهر)

١٦) برف کے تود ہے گھلنا سے مراد ہے۔ (غلط فہمی ہونا)

ا یادکاملبہ کریدنا سے مراد ہے۔ (ماضی کو یاد کرنا، ماضی کو بھلادینا)

222



(۴)غرال

خلیل مامون

تخلیق کار: نام ملیل الرحمٰن، قلمی نام خلیل مامون، 27 اگست 1948ء کوشہر بنگلور ومیں پیدا ہوئے۔ فلسفہ میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد الیکٹرا نک میڈیا اور اُر دو صحافت سے وابستہ ہوئے۔ کرنا ٹک پالس سرویس میں مختلف عہدوں پر فائز رہے، بطور آئی . جی. پی ملاز مت سے سبکدوش ہوئے۔ اردوزبان وادب کی خدمت بان کی زندگی کا مقصد رہا ہے۔ انہوں نے کرنا ٹک اردوا کا ڈمی کے فعال صدر کی حیثیت سے کام کیا۔ ادارہ اردو کی خدمت میں مصروف ہیں۔

خلیل مامون کی شاعری کی ابتداء 1971ء سے ہوئی، آب تک اُن کے چارشعری مجموعے''نشاطِ نم'' (غزلوں کا مجموعہ)'' آفاق کی طرف''جسم وجان سے دور،''بن باس کا جھوٹ' شائع ہوئے ہیں۔ اِن کے شعری مجموعہ'' آفاق کی طرف'' کوساہتیہ اکاڈمی نے سال 2011ء کے ایوارڈ سے نوازا ہے۔ اُن کی دونٹری کتابیں بھی اہمیت کی حامل ہیں۔خلیل مامون کا شاردَ و رِجدید کے اہم شاعروں میں ہوتا ہے۔

> آ کر قریب، دور بہت جانچکے ہیں ہم لگتا ہے اپنے آپ سے اُ کتا چکے ہیں ہم آتی نہیں ہے راس ہمیں منزلِ وفا اِس راہ میں فریب بہت کھا چکے ہیں ہم دروازہ سکوت کھلے کب خبر نہیں لفظ و خیال و خواب سے نگ آ چکے ہیں ہم برسیں گے نور کی طرح شب بھر زمین پر زخموں کے آسان میں لہرا چکے ہیں ہم

منزل نہیں کوئی نہ سہی رہ گذر تو ہے پہلے بھی اپنے قدموں کو بہلا چکے ہیں ہم مامون اینی آنکھوں میں آنسو نہیں کوئی شاید که نفسِ غم کا پتا یا کیے ہیں ہم

الفاظ ومعانى:

راس آنا = موافق هونا،ساز گار هونا نفسِ غم کی حقیقت درواز هٔ سکوت = خاموشی کادروازه (خاموشی کاخاتمه)

ره گذر = راسته

II (الف) ایک جملے میں جواب دیجئے۔

- ا) بهت زیاده قرب کا انجام کیا هوا؟
- ۲) کس چیز سے شاعر ننگ آچکا ہے؟
- ۳) قدموں کو بہلانے کی خاطر کونسا بہانہ بنایا گیاہے؟
 - ۴) شاعر کی آنگھوں میں آنسو کیوں نہیں ہیں؟
 - ۵) نور بن کر بر سنے کاحق شاعر کو کب ملا؟

(ب) مخضر جواب لکھئے۔

- ۲) شاعرکوا کتاب کااندازه کسے ہوا؟
- منزل وفائے متعلق کونی بات طے ہے؟
 - ۸) طویل خاموشی کی کیاوجہ بیان کی گئی ہے؟
 - ۹) نفسِ غم کا پتاسے کیا مراد ہے؟

(ج) درج ذیل اشعار کی تشریح اینے الفاظ میں سیجئے۔
۱۰) آتی نہیں ہے راس ہمیں منزلِ وفا 🔍 اِس راہ میں فریب بہت کھا چکے ہیں ہم
اا) منزل نہیں کوئی نہ ہمی رہ گذرتو ہے <u>پہلے بھی اپنے</u> قدموں کو بہلا چکے ہیں ہم
، پ، پ، الف) سابقے اور لاحقے الگ کیجئے۔ ۱۱۱ (الف) سابقے اور لاحقے الگ کیجئے۔
4 A V
(ب) مندرجه ذیل الفاظ کے اپنی پیند کے دودوقا فیے لکھئے۔
راه دور تنگ
شب وفا غم
(ج) ان الفاظ کوجملوں میں استعال سیجئے۔
اکتابهٔ سکوت، نور، منزل، شب
(د) درج ذیل اشعار میں کونٹی سنعتیں استعال ہوئی ہیں۔اُن کے نام لکھئے۔
" '
۱۲) میں بھٹکتا پھرتا ہوں دریہے، یوں ہی شہر شہر، نگر نگر
کہاں کھو گیا مرا قافلہ، کہاں رہ گئے مرے ہم سفر
۱۳) اس زندگی سے موت بھلی ہے ہزار بار
جیتے ہیں اور جینے کا کچھ مدعا تہیں
۱۲۷) تہذیب کی شمعیں روش کیں ،اونٹول کو چرانے والے نے
کانٹوں کو گلوں کی قیمت دی، ذر وں کے مقدر جیکائے
۱۵) برسیں گے نور کی طرح شب بھر زمین پر
زخموں کے آسان میں لہرا چکے ہیں ہم
۱۲) نارِ نمرود کو کیا گلزار
دوست کو یوں بچا دیا تو نے
•

سبق:19

رُباعیات

تخلیق: رُباعی مهرد ورکشعراء نے صنفِ رباعی میں طبع آزمائی کی ہے۔ لفظ رباعی ، ربع سے شتق ہے جس کے معنی چار کے ہیں۔ رباعی کودو بیت بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں دو بیت یعنی دوشعر ہوتے ہیں۔ اصطلاحِ شاعری میں رباعی سے مرادا لیی نظم ہے جو چار مصرعوں پر شتمل ہوتی ہے۔ رباعی اور قطعہ میں چار مصرعے ہوتے ہیں، کیکن رباعی کا پہلا ، دوسرااور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتا ہے۔ جبکہ تیسرا مصرعہ ردیف اور قافیہ کا پابند نہیں ہوتا ہے۔ عموماً سصنف میں عارفانہ، فلسفیانہ، ساجی ، اخلاقی ، اصلاحی اور مذہبی مضامین بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) متحظیم آبادی، نام سیدعلی محمر، قلمی نام شاد طیم آبادی، 1842ء کو پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ کم عمری سے ہی اُن کی شاعری کی ابتداء ہوئی مگر انھیں بہت جلد مقبولیت نصیب ہوئی۔ انھوں نے شاعری کی تمام اصناف میں طبع آن مائی کی۔ ان کی مثنوی ہے۔ ان کی کھی غزلیں اور آزمائی کی۔ ان کی مثنوی ہے۔ ان کی کھی غزلیں اور رُباعیات بھی مشہور ہیں۔ 1927ء میں وفات پائی۔ ذیل میں چندر ہائی گوشعراء کی رباعیات پیش ہیں۔

ہے دور کبھی دن کا کبھی بیاں شب ہے گردش کا زمانے کی یہی مطلب ہے ہم تم نہ رہیں گے ورنہ دنیا ساری تا حشر یوں ہی رہے گی جیسی اب ہے

(۲) تلوک چندنام ، محروم تحلص ۔ انھوں نے اردواور فارسی کے استاد کے طور پرخد مات انجام دیں۔ اِن کے کلام میں اخلاقی اور نیچرل مضامین کا کافی ذخیرہ ہے۔ برجنگی اورروانی اُن کے کلام کی خوبیاں ہیں۔ اُن کے شعری تصانیف میں سنج معانی، رباعیات محروم، کاروانِ وطن اور بہاطِ فلی کا شار ہوتا ہے۔

ندہب کی زباں پر ہے نکوئی کا پیام حسن عمل اور راست گوئی کا پیام ندہب کے نام پر بیہ لڑائی کیسی فدہب دیتا ہے صلح جُوئی کا پیام فدہب دیتا ہے صلح جُوئی کا پیام

(۳) نام لودی محمد شفیع خال بخلص بریکل اتسابی، یم جون 1928ء کوشلع گونڈہ کے ایک موضع میں پیدا ہوئے۔ عربی، فارسی کی تعلیم گاؤں میں حاصل کی۔ادیپ کامل کا امتحان پاس کیا۔ آگے چل کرقانون کی تعلیم بھی پائی۔انھوں نے نعت،غزل نظم، گیت، دو ہے اور رباعیات لکھیں۔ ہندی اور اُردو میں اِن کے قومی نظموں کے مجموعوں کے علاوہ

غزلوں اور نعتوں کے مجموعے بھی شائع ہوئے ہیں۔ آھیں بے شاراعز ازات سے نوازا گیا۔ وہ دلوں کوموہنے والی پیار کی بولی بولنے ہیں۔انسان کوانسان بنے رہنے کاسبق دیتے ہیں۔

اب غیر جو احمان کی تمہید کرے ہے تقدیر اسی بات کی تائید کرے ہے افلاس کی آنکھول سے چھلک جائیں گے آنسو کا ہے کو کوئی تذکرہ عید کرے ہے

(۴) نام نیج مجمز غوث اور قلمی نام اعجاز احسی، 1926 ء کواپنے آبائی وطن ہاس میں بیدا ہوئے۔ اِن کی ابتدائی تعلیم ہاس میں ہوئی۔ حصولِ تعلیم کی غرض سے آخیں میسور وجانا پڑا وہاں اِن کے شعری شوق کو جلانصیب ہوئی۔ وہ خوش مزاج انسان تھے۔ بہت جلد سنجیدہ شاعری سے ظریفانہ شاعری کی جانب راغبِ ہوئے۔ اِن کے کلام کا

مجموعہ''ذاکتے''کے نام سے ثالغ ہو چاہے۔اُن کے کلام میں سادگی کے ساتھ ساتھ طنزومزاح کا ذاکتہ بھی ہے۔
باپ، بیٹی کا ہمیشہ ہی سے ناشاد رہا
سہہ کر فرمائشیں داماد کی برباد رہا
یوں تو ہر شخص کی فطرت کو بدل سکتے ہیں
لیکن داماد کو اُلٹا بھی تو داماد رہا

فرہنگ

I الفاظ ومعانى:

II (الف) ایک جملے میں جواب دیجھے ل

- ا) زمانے کی گردش کا کیا مطلب ہے؟
- ۲) مذہب کی زبان پر کونسا پیغام ہوتا ہے؟
- ٣) افلاس کی آنگھوں سے آنسوکب چھلکتے ہیں؟

(ب) دویا تین جملوں میں جواب دیجئے۔

- ۴) شاد عظیم آبادی نے رباعی میں کونسی حقیقت بیان کی ہے؟
- ۵) تلوک چند محروم نے اپنی رباعی میں کس بات کا پیغام دیاہے؟
 - ۲) غیروں پراحسان کی تمہید کرنا کیوں درست نہیں؟

ے) اعجازاحسٰی نے ساج کی کس بُرائی کی جانب اشارہ کیا ہے؟
III (الف) قوسین میں دیئے گئے بے تر تیب حروف کو پچھاس طرح تر تیب دیجئے کہ وہ الٹااور
سيدها يكسال طور پر پرٹے ھے جائيں۔
(ب۔ ا۔ ش۔ ش۔ ا) (ن۔ ا۔ ن۔ د۔ ا) (م۔ د۔ ا۔ اد و)
(i
(ب) چاروں رُباعیوں کے وافی کی فہرست تیار کیجئے۔
IV پہلے دولفظوں کی مناسبت سے تیسر کے لفظ کا جوڑ لکھتے:
ا۔ عورتوں سے بات چیت : غزل :: چارمصرعوں والی نظم :
٢- برباد :: تاباد ::
۳- گردش : چگر :: افلاس:
سرگرمی:
مشهورر باعیات کوجلی حروف میں لکھ کراپنی جماعت میں آ ویزاں کیجئے۔
2

Model Question paper First Lang URDU (12U) X-Std.

وقت: 3 گھنٹے جملہ نشانات: 100

حصّه-الف (part-A)

11x1=11

درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھئے:

- 1. الله تعالى كى كوسى صداسے دنيا وجو دميں آئى ؟
- 2. حضور علي في نيس ناقه پر سوار موكر مج ادا كيا؟
 - 3. روزانه مصنف کے جاگنے کامعمول کیا تھا؟
- 4. پنڈت جواہرلال نہروکوئس زبان سے دلی لگاؤتھا؟
 - 5. عدالت کا کیااختیار ہوتاہے؟
 - 6. سقراط کوز ہر کا پیالہ کیوں بینا پڑا؟
 - 7. آنکھیں کس نے دان کی تھیں؟
 - 8. امیر خسر و کے پیر ومر شد کا نام کیا تھا؟
 - 9. ہوا چاروں طرف کیا پکارتی آئی؟
 - 10. شاعركوس نے يالاتھا؟
 - 11. حضرت فاطمة كانورعين س كوكها كياب؟

درج ذیل سوالات کے جواب دوتین جملوں میں لکھئے: 8x2=16

12. تاریخ عالم کی سب سے بڑی ناانصافیاں کیا کیا ہیں؟

13 اماں کی شکل اور قد کے بارے میں لکھئے۔

14. دنیا کے کونسے ممالک میں زعفران کی کاشت کی جاتی ہے؟

15. زعفران کے بودے کودائی بودا کہنے کی وجہ کیاہے؟

16. حضرت امام حسينٌ أمت كواسط كيا يجه كر كذرنا جائة تھ؟

17. ملک کی سرحدوں میں ہے آدی کی بہی کوشاعرنے کس طرح بیان کیا ہے؟

18. شاعرنے انسان کوانسان کا قاتل کیوں کہاہے؟

19. اعجاز سینی نے ساج کی کس بُرائی کی جانب اشارہ کیا ہے؟

بحواله ومتن جملول كي تشريح سيجيح:

20. '''اگر کسی نے اس ہانڈی کو ہاتھ بھی لگایا تو اچھانہیں ہوگا''

21. "اردومیری اورمیری دادی کی زبان ہے۔"

22. '' پھرسارا دیش ہمارے محلے جبیبا کیوں نہینے۔''

23. كسى ايك مصنف كاتعارف كرايي: (i) بطرس بخارى (ii) سيرسليمان ندوى

24. كسى ايك شاعر كى تعارف كرايئ: (i) فراق گور كھپورى (ii) مرزاغالب

1x3 = 3

1x3 = 3

3x3=9

3x3 = 9

مندرجهذيل اشعاري تشريح سيجيئ

25 ے بیش نے دیکھاہے، پیٹال ہے قطرے میں سمندر ہے، ذرح میں بیاباں ہے

26 کے پیر جنت مُبارک رہے زاہدوں کو کہ میں آپ کا سامنا چاہتا ہوں

27 کے سب کا تو مداوا کر ڈالا ،اپناہی مداوا کر نہ سکے سب کے تو گریباں ہی ڈالے،اپناہی گریباں بھول گئے

2x4=16

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب مطلوب ہیں:

28. حجة الوداع كے خطبه ميل حضور علي في في احسن معاشرت سے متعلق كياار شادفر مايا؟

29. امیر خسر و کی شاعرانہ اور فنکارانہ صلاحیتوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

4x1=4

30. ''حر'' یا''نعت'' کے کوئی حیارا شعارز بانی ککھئے۔

1x4=4

31. نظم" آمد بهار"يا" رشوت" كاخلاصه اسيخ الفاظ مين لكهي _

<u>حصّہ- ب (</u>Part-B<u>)</u>

فریل میں ہرسوال کے لئے چارمتبادل ہیں،سب سے مناسب جواب چن کر لکھے: 10x1=10

32. وہلم جس میں شعر کےاوزان معلوم ہوتے ہوں۔

ر) علم فلكيات

الف) علم نجوم ب) علم عروض جي علم کيميا

33. ایباجملہجس میں مسندالیہ اور مسند دونوں اسم ہوں ، کہلاتا ہے۔

د) جمله، فعليه

الف) مفرد جمله جمله جمله الف) مفرد جمله السميد

34. جمله وخريه كي نشاند هي سيجيح ـ الف) بيهنه کهوں تواور کيا کهوں؟ ب) ہوشیار! آگے کاراستہ پُر خطرہے۔ ح) اے خدا! ہمیں صراط ستقیم پر چلا۔ د) جوش پور مے مطراق کے ساتھ نظم پڑھے جارہے تھے۔ 35. پینژی ادب کی مقبول صنف ہے۔ الف) افسانه ب طنزومزاح ج) خودنوشت سواخ د) مضمون 36. اس شعر میں استعمال ہوئی صنعت ہے۔ یہ این مریم ہُو اکرے کوئی مرے دکھ کی دوا کرے کوئی ر سے دھاں دوہ ر سے دوں الف) صنعت ِ تضاد ب) صنعت ِ تلکیج ج) صنعت ِ تکرار 37. چار مصرعوں پر شتمال نظم کہلاتی ہے۔ ِ ر) صنعت ِ تشبيه الف) رباعی ب غزل 38. مفردلفظ ہے۔ ج) بیداری کی رسبیل تذکره الف) سحرخيز ب) دل شكنی 39. محاورہ''ترکی بیتر کی جواب دینا'' کے معنی ہیں۔ الف) آسان جواب دینا ب مشکل جواب دینا جی سخت جواب دینا 40. جمله ، فعليه وه جمله ہے، جس ميں مسنداليه اسم ہوتا ہے اور مسند ر) **فع**ل الف) مبتدا ب) فعلِ ناقص ج) خبر

		لفظ ہے۔	41. ان میں سےواحد
د) منازل	ج) اعمال	ب) باطل	الف) اوقات
4x1=4	_20	بت سے تیسر بے لفظ کا جوڑ اَ	پہلے دولفظوں کی مناسب
			42. زمين : آسال
		ر :: وفادار:	43. بيوفا : سابقه
		:: حبلد :	44. جَلد : فورأ
	شی از استان از	یحر : آداجعفری :: در	ا 45. بدایوں کےشام و
2x3=6		كمخضرجوابات لكصئه:	مندرجهذ مل سوالات.
	.0	کہتے ہیں؟ مع مثال لکھئے۔	46. جملهءانشائيه کسے
		یف کرتے ہوئے مثال دیجئے	47. صنعتِ تشبيه كي تعرا
A	<u>صّە-ج</u>	<u>></u>	
یتے ہوئے امتحان کی فیس حیار سو	بامتحان کی تیاری کاذ کر کر	کے نام ایک خط ^{ائح} ریجئے جس میر	48. اپنے والد/ والدہ _
5x1=5		رنے کی درخواست ہو۔	رو پیځروانه ک
10	ŗ		
ں طلب کی گئی ہو۔	کوئی وجہ بتا کر دودن کی چھٹم	، نام ایک خط تحریر شیجئے جس میں	اینے میر مدرس کے
5x1=5		'	49. کسی ایک عنوان پر
(iii) آڀکاپينديده کھيل	ii) قو مي ڀَجَهَ تي	·	" (i) تعلیم کی ان
	• • (**	,	

50. درج ذیل عبارت کوغورسے بڑھئے اور نیچ دئے گئے سوالات کے جوابات لکھئے: 3x1=3

اللہ کا دین ، دینِ فطرت ہے جو تمام ت^{علم} کی بنیا دیرِ قائم ہے۔ قر آنِ مجید آخری آسانی کتاب ہے ، جو حضرت محطیقی پر نازل ہوئی ۔ حضرت موسی پر ' تورات' ، حضرت داؤڈ پر محطیقی پر نازل ہوئی ۔ حضرت موسی پر ' تورات' ، حضرت داؤڈ پر ' نور' اور حضرت عیسی پر ' انجیل' ۔ ہر مسلمان پر میلازم ہے کہ وہ ان تمام کتابوں پر ایمان لائے۔اسلام میں قرآن کے بعدا حادیث کی بڑی اہمیت ہے۔

سوالات:

- ا۔ اللہ کا دین کس بنیا دیرِ قائم ہے؟
- 1۔ قرآن مجید کے علاوہ دوسری آسانی کتابیں کئی ہیں؟
 - ۳۔ اسلام میں قرآن کے بعد کس کی اہمیت زیادہ ہے؟

 $^{\diamond}$